بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہندو دھرم کی حقیقت

تالیف

پروفیسر رانا صابر شکیب وجدانی

نام کتاب ——— ہندو دھرم کی حقیقت

مؤلف ——— پروفیسر رانا صابر شکیبؔ

کمپوزنگ ——— محمد ندیم فریدیؔ

سن اشاعت ——— مئی 2012ء

تعداد ——— ایک ہزار

قیمت ———

ملنے کے پتے



فہرست عنوانات

انتساب

سب متلاشیانِ حق کے نام

تقریظ

از: علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مظہر فرید شاہ
نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال

ہندو دھرم قدیمی مذاہبِ عالم میں سے ایک ہے۔ جس نے بہت سے اُقوام کو اپنی طرف راغب کیا اور کئی تہذیبیں اس میں جذب اور کئی تمدنیں اس میں تحلیل ہو گئیں۔ ہندو دھرم اپنی تمام تر صلاحیتوں، لیاقتوں اور انجذابی کیفیتوں کے باوجود محویتِ اسلام کا باعث نہ بن سکا، بہت سی تہذیبوں کو بے نشان کرنے والا دھرم، اِسلام کی تہذیبی اُقدار کو متزلزل نہ کر سکا۔ مُستزاد یہ کہ ہندو دھرم کی بنیادی تعلیمات اِسلام کے مظہرِ اکمل و اتم سید المرسلین امام الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے مَولد و مسکن، آپ کے معجزات اور تہذیبی و تربیتی نصاب کی عظمت کے گن گاتی ہیں۔

ہندوؤں کی مقدس کتابوں ''ویدوں'' میں اِسلام کو نہایت ہی احترام و اِعزاز کے ساتھ پیش کیا گیا ہے جنہیں بہت سے صاحبانِ علم و حکمت اور نکتہ دان محققین نے آشکارا کیا ہے۔

محترم جناب پروفیسر رانا صابر حسین شکیب وجدانی صاحب کا شمار بھی ایسی ہی مُؤثق اور مُؤقر شخصیات میں ہوتا ہے۔ اُمید ہے کہ یہ تحریر جہاں اِعتدال پسند اور متوازن مزاج ہندوؤں کو اِسلام کے قریب لانے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوگی وہاں اَہل اِسلام کیلئے دینی تقویت کا موجب بھی بنے گی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ و بارک وسلم



بابِ اوّل

ہبوط آدم

خدا کے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق انسانِ اول آدم علیہ السلام کو جبرائیل علیہ السلام جنت سے اٹھا کر سرزمین ہند (سراندیپ سری لنکا) چھوڑ گئے، زمین پر ان کا پہلا قدم جس پہاڑ پر پڑا اسے کوہِ آدم کہتے ہیں جہاں آدم علیہ السلام کا پہلا قدم پڑا۔ پہاڑ نے اسے اپنے سینے پر ثبت کرلیا جواب تک مرجع خلاق ہے۔

خلیفۃ اللہ فی الارض کا پہلا قدم جب کوہِ آدم پر پڑا تو ان کا پہلا قدم پہاڑ پر ثبت ہو گیا لیکن ان کا سر ابھی آسمان پر ہی تھا چنانچہ بحکم الٰہی جبرائیل علیہ السلام نے ان کے سر پر اپنے پر پھیرے اور ان کا قد ساٹھ ستر ہاتھ یا ساٹھ ستر گز رہ گیا۔

صاحب معارج النبوت یعنی واعظ الکاشفیؒ کی بیان کردہ روایت کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کا پہلا قدم اس پہاڑ پر پڑا تھا جس کی چوٹی دنیا کی سب سے اونچی چوٹی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا پہلا قدم کوہ ہمالیہ کی سب سے اونچی چوٹی مونٹ ایورسٹ پر پڑا تھا جو دنیا میں آسمان سے سب سے زیادہ قریب ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کو سرزمین ہند مین اتارا گیا حضرت حوا علیہا السلام کو جدہ میں مور کو حبشہ میں اور سانپ کو اصفہان میں اتارا گیا۔ (جہاں سے دجال نکلے گا) فسانۂ آدم کے ولن عزازیل موسوم بہ ابلیس لعین کو بصرہ یا میہ میں اتارا گیا۔

خلیفہ اول کا قد ۶۰ گز یا ۱۸۰ فٹ یا ۷۰ گز تھا، زمین پر چلتے وقت آدم علیہ السلام کا ایک پاؤں زمین پر تین کوس پر پڑتا تھا دوسری روایت کے مطابق ان کا پاؤں تین شبانہ روز کی راہ کے برابر فاصلے پر پڑتا تھا۔ ایک روایت کے مطابق یہ فاصلہ ۵۰

فرسنگ تھا (ایک فرسنگ ۶ ہزار گز ۱۸ ہزار فٹ کا ہوتا ہے) (ایک کوس تین ہزار گز یا ۹ ہزار فٹ کا ہوتا ہے) جبکہ میل ۱۷۶۰ گز یا ۵۲۸۰ فٹ کا ہوتا ہے)

☆ ایک روایت کے مطابق آدم علیہ السلام ہند میں اترنے کے بعد احساس ندامت و پشیمانی میں تین سو سال تک سراندیپ کے پہاڑ یا ہمالیہ پر منہ رکھ کے روتے رہے۔ حضرت ابن عباس کی روایت کے مطابق دو سو سال تک روتے رہے ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام ایک دوسرے سے سو سال تک جدا رہے، سو سال تک روتے رہے اور ایک دوسرے کو تلاش کرتے رہے اس دوران نہ کچھ کھایا نہ پیا۔

☆ کوئی خطہ ارضی ایسا نہیں ہے جہاں آدم علیہ السلام کے پاؤں نہ پڑے ہوں اور کوئی ایسا علاقہ نہیں ہے جہاں آپ نے سجدے نہ کئے ہوں، جہاں جہاں آپ کے پاؤں پڑے شہر آباد ہوئے اور جہاں جہاں آپ نے سجدے کئے وہاں مسجدیں بنیں۔ اپنی خطا پر شرمندہ، معافی کے طلبگار دکھی دل کے ساتھ جگہ جگہ پھرتے رہے اور اپنی خطا کی معافی طلب کرتے رہے۔

☆ دونوں یعنی حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا علیہا السلام ایک دوسرے کو تلاش کرتے رہے۔

پہلا حج

سوسال یا تین سوسال بعد بحکم الٰہی حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور آدم علیہ السلام سے کہا کہ چلئے اللہ کے گھر کعبۃ اللہ کا حج کر لیجئے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کا طواف وحج کیا، جبرائیل علیہ السلام سے مناسک حج سیکھے پھر میدان عرفات میں گئے، آپ جبل رحمت پر مغموم بیٹھے تھے کہ آپ کو یاد آیا کہ جب انہوں نے آنکھ کھولی تھی تو ساق عرش پر لکھا ہوا تھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ضرور وہ اللہ کی محبوب ہستی ہوگی چنانچہ آپ نے روتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا یا الٰہی! بعزت محمد اغفر لی، محمد ﷺ کے وسیلے بخش دے، چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نے آ کر بخشش اور معافی کی خوشخبری سنائی، ایک روایت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے مخاطب ہوکر کہا کہ تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا تو عرض کیا کہ جب تو نے مجھے پیدا کیا، روح پھونکی اور میں نے آنکھ کھولی تو تیرے عرش پر یہ نام مبارک لکھا ہوا تھا میں نے خیال کیا کہ یہ نام ضرور تم کو پیارا ہوگا اسی لئے عرش پر لکھا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا، اے آدم! اگر میں نے محمد (ﷺ) کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔ میں نے تمہیں معاف کیا اگر تو جنت میں محمد ﷺ کا واسطہ دے کر معافی طلب کرتا تو میں تجھے جنت سے نہ نکالتا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے معافی کی نوید پائی، اس وقت حضرت حوا علیہا السلام جدہ کی طرف سے آتی ہوئی دکھائی دیں دونوں نے ایک دوسرے کو پہچانا، مل کر روئے، ایام جدائی کو یاد کیا اور پھر زمینی زندگی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس وصل اور پہچاننے کی وجہ سے اس جگہ کا نام عرفات اور اس دن کا

یوم عرفہ پڑا جو آج تک یوم حج ہے۔حج کے بعد آپ نے کہاں رہائش رکھی اور کس جگہ سے سفرِ حیات شروع کیا، روایات میں آتا ہے کہ آپ کا مسکن جنوبی ہند تھا وہیں سے آ کر آپ نے پہلا حج کیا بیت اللہ کی تعمیر کی اور پھر ہر سال سرزمین ہند سے آ کر حج بیت اللہ کرتے رہے مکہ معظّمہ میں آپ کی باقاعدہ سکونت کی روایت نہیں ملتی۔

تمکن فی الارض

معافی پانے اور جدائی ختم ہونے کے بعد زمین پر پہلے جوڑے کی ازدواجی زندگی کا آغاز ہوا، حضرت آدم وحوا علیہم السلام نے حج سے واپسی کے بعد ہندوستان میں باقاعدہ ازدواجی زندگی کا آغاز کیا۔سلسلہ تناسل وتوالد شروع ہوا، سب سے پہلے حمل میں پیدا ہونے والا قابیل اور اس کی بہن اقلیما تھے دوسرے حمل سے ہابیل اور اس کی بہن لبود پیدا ہوئے۔پھر قابیل اور ہابیل کا واقعہ پیش آیا، قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا جس پر حضرت آدم کو پہلا رنج اولاد کی طرف سے پہنچا۔حضرت جبرائیل تعزیت کیلئے آئے اور حضرت آدم علیہ السلام کو بشارت دی کہ انہیں ایک بہتر نعم البدل عطا کیا جائے گا جو نور محمدی ﷺ کا حامل ہوگا، چنانچہ شیث علیہ السلام پیدا ہوئے جن سے آدم علیہ السلام کو ساری اولاد سے زیادہ پیار تھا، روایت ہے کہ حضرت حوا علیہا السلام ۲۰ مرتبہ حاملہ ہوئیں جن میں سے ۱۹ مرتبہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوتی رہی۔لیکن تیسرے حمل میں صرف شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے، ان کی شادی کیلئے جنت سے پاکیزہ حور اتاری گئی اور نور محمدی شیث علیہ السلام سے ان کو منتقل ہوا، ان سے نور محمدی انوش علیہ السلام کو منتقل ہوا۔

بتایا گیا ہے کہ حضرت آدم وحوا علیہم السلام جب جنت سے اُترے تو ان کے جسم پر جنت کے پتوں کا لباس تھا زمین پر ہوا کی وجہ سے وہ پتے خشک ہو کر ملک ہند میں چاروں طرف پھیل گئے اور ان خشک پتوں کے اثرات ، دنیا کے درختوں اور پھولوں پھلوں میں سرایت کر گئے اس سے مشک عنبر، عود جیسی خوشبوئیں پیدا ہوئیں۔ حدیث شریف کے مطابق مشک شمالی ہند، کشمیر، سندھ اور تا تار کے علاقے میں ملتا ہے عنبر ایک سمندری جانور سے حاصل ہوتا ہے جو پہلے زمین کا جانور تھا اس نے ہند میں وہ جنتی پتے کھاتے تھے اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے اسے سمندر میں ڈال دیا تھا

☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے روئی لا کر دی جس کو کات کر حضرت حوا نے کپڑا بُنا اور لباس تیار کیا۔

☆ آدم علیہ السلام کیلئے آگ کا انتظام بھی کیا گیا، ایک سبز درخت سے آگ نکلتی تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے لوہے اور پتھر میں بند کر دیا۔

☆ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی مدد سے کھیتی باڑی کے آلات بنانا سیکھے، انہی سے کھیتی باڑی سیکھی فصل کاٹ کر گاہنے اور دانے الگ کرنا بھی سیکھا۔

☆ حضرت آدم علیہ السلام نے سردی گرمی اور بھوک کی شکایت کی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں دو گائیں ، ہتھوڑا ، اہرن اور لوہاری کا دوسرا سامان لا کر دیا۔

☆ تمکن ارضی کے شروع میں زمین پر آدم وحوا کے علاوہ کوئی انسان اور کعبہ کے علاوہ کوئی عبادت گاہ نہ تھی پھر توالد و تناسل کا سلسلہ شروع ہوا، اولاد

کے متعلق مختلف روایات ملتی ہیں، کہا گیا ہے کہ آپ کے ۳۹ بچے ۲۰ بیٹے اور ۱۹ بیٹیاں تھیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کب مبعوث ہوئے

ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب پانچ سو برس کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بطور نبی، رسول مبعوث کیا ان کے اور ان کی اولاد کیلئے ۵۰ وقت کی نمازیں تین ماہ کے روزے اور غسل جنابت فرض کیا گیا۔ مردار خون اور خنزیر اور شراب کو حرام قرار دیا گیا اور ۲۱ اوراق حروف تہجی عطا کئے گئے۔ چالیس صفحوں یا اوراق پر مشتمل کتاب حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ تفسیر کشاف کے مطابق ان پر دس صحیفے بھی نازل ہوئے جب قابیل راندۂ درگاہ ہو گیا تو وہ ہندوستان چھوڑ کر عدن چلا گیا، یمن میں وہ اور اس کی اولاد شیطان کے بہکانے سے آتش پرستی میں مشغول ہو گئی وہ سب سے پہلے آتش پرست تھے۔ بحکم الٰہی حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان سے یمن گئے اور انہیں دین اسلام کی تبلیغ کی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی، ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے ۲۰ بیٹے تھے جن میں سے شیث علیہ السلام نور محمدی کے حامل تھے انہی سے نسل آدم چلی قابیل سمیت باقی ۱۹ بیٹوں کے ہاں اولاد نہیں ہوئی، صرف شیث علیہ السلام سے نسل چلی، یہ روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی، امام بخاری کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کے وقت ان کی اولاد اور اولاد کی کل تعداد ۷۰ ہزار تھی جن میں سے ۳۹ آپ کے بیٹے اور بیٹیاں تھیں پہلے رسول آدم علیہ السلام تھے جن پر اللہ

تعالیٰ نے شریعت نازل کی۔طوفانِ نوح کے بعد تابوت آدم کو حضرت نوح نے دوبارہ سراندیپ میں دفن کیا۔دوسری روایت بیت المقدس میں دفن کرنے کی ہے۔

آدم علیہ السلام کی رہائش گاہ

اس بات کی کوئی مصدقہ خبر نہیں کہ آپ کی رہائش گاہ کہاں تھی آپ نے مکان تعمیر کیا تھا یا پہاڑوں جنگلوں اور غاروں میں رہتے تھے لیکن ایک روایت ضرور ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت سے خیمے لے کر زمین پر آئے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام نے گرمی کی شکایت کی تھی وہ خیمے سرزمین ہند میں ہی نصب کئے گئے، زیادہ مصدقہ روایت یہی ہے کہ آپ نے جنوبی ہند میں رہائش رکھی۔ویسے کشمیر اور پنجاب میں بھی ان کی رہائش کے متعلق روایات ملتی ہیں، ہند میں ہی آپ کی ازدواجی زندگی کا آغاز ہوا، ۱۸۰ فٹ یا ۲۴۰ فٹ اونچی عمارت تعمیر کرنے کا نہ تو سامان تھا اور نہ ہی وسائل اس لئے یہی روایت قرین قیاس ہے کہ آپ کی رہائش کیلئے جنت سے خیمے لائے گئے۔

آپ کہاں اُترے؟

ابن ابی حاتمؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب آپ کو جنت سے نکالا گیا تو آپ وحنا نامی مقام پر اُترے، جو کہ مکہ اور طائف کے درمیان ہے دوسری روایت کے مطابق یہ لفظ دجنا ہے جو موجودہ دکھنا یا دکن (ہند) ہے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کی واضح حدیث ہے کہ آپ سرزمین ہند میں اُترے، حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ہند میں اُترے اور حوا علیہا

السلام جدہ میں ابلیس دستمسان کے قریب اور سانپ اصفہان میں۔ سدیؒ کا کہنا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان میں اُترے، جب آدم علیہ السلام زمین پر اُترے تو ان کے ساتھ جنت سے حجر اسود اور جنت کے پتوں کی ایک مٹھی تھی، جس کو آپ نے سرزمین ہند میں بکھیر دیا جس سے خوبصورت درخت پیدا ہوئے، عبدالرزاق حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا تو انہیں تمام چیزوں کی کاریگری سکھا دی گئی اور جنت کے پھلوں کا توشہ بھی دیا گیا جو آپ نے زمین پر مختلف جگہوں میں بو دیئے۔

تعمیر کعبہ

ابن جریر حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! میرے عرش کی سیدھ میں زمین پر میرا گھر ہے اسے تعمیر کرو اور اس کا طواف کرو جیسے فرشتے عرش کا طواف کرتے ہیں چنانچہ آدم علیہ السلام اور اماں حوا علیہا السلام نے فرشتوں کی مدد سے کعبہ تعمیر کیا اور اس کا طواف کیا اور مناسک حج سیکھ کر ادا کیئے۔

ذریعہ معاش

ابتدائی ذریعہ معاش مویشی پالنا اور کھیتی باڑی تھا، ہندوستان کا وسیع سرسبز علاقہ جنتِ ارضی تھا وہ مویشی پالنے اور زراعت کے لئے موزوں ترین تھا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیل جوت کر حضرت آدم علیہ السلام کو ہل چلانا سکھایا، ہل اور پھالا بنانا بھی حضرت جبرائیل نے سکھایا، حضرت

جبرائیل جنت سے شجرِ ممنوعہ یعنی گندم کے درخت کے دانے لے کر آئے انہیں زمین میں کاشت کرنا سکھا دیا، فصل اُگی جب پکی تو اسے گاہنا اور دانے الگ کرنا بھی سکھایا گیا پھر گاہنے کے بعد گندم کے دانوں کو الگ کیا گیا پھر ان دانوں کو پتھر سے پیس کر آٹا بنانا اور اس سے روٹی کا پکانا بھی سکھایا، روٹی کے لئے تنور بنایا گیا جو جنوبی ہند کیرالا میں تھا اس تنور میں روٹیاں لگائی گئیں اور اس طرح خوراک کا اہتمام کیا گیا، یاد رہے یہ وہی تنور تھا جس سے پانی اُبلا تھا اور طوفانِ نوح آیا تھا، جس کی تفصیل آگے آئے گی۔ کثرت سے پھل بھی عطا کئے گئے۔ سبزیاں اور گوشت پکانے کا طریقہ بھی سکھایا گیا، پتھروں اور سرسبز درختوں سے آگ فراہم کی گئی جس سے روٹی کے علاوہ سالن پکانا بھی سکھایا گیا کیونکہ ۱۸۰ فٹ اونچے اور ۳۰ فٹ چوڑے جسموں کو خوراک فراہم کرنا کوئی معمولی کام نہ تھا، مویشی پالنے سے گوشت، دودھ، گھی اور مکھن کھیتی باڑی سے گندم دیگر اجناس اور سبزیاں حاصل ہوئیں پھر جنت سے لائے گئے پھلوں کے درختوں اور خودرو پودوں سے پھل بھی کثرت سے میسر تھے۔

پہلا لباس

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام جنت کے پتوں سے بدن ڈھانک کر زمین پر اُترے زمین پر اُترنے کے بعد ان کا لباس مینڈھے کی اون کا تھا دوسری روایات کے مطابق کھال کا لباس بھی پہنا، حضرت جبریل علیہ السلام روئی لے کر آئے جس سے کپڑا بنانا سکھایا اور کپڑے سے لباس بنانا سکھایا، حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے لئے ایک جبہ بنایا اور حضرت حوا کیلئے پورے جسم کو ڈھانپنے کیلئے ایک

قبا اور سر ڈھانپنے کیلئے ایک چادر تیار کی۔

زمین پر پہلا قتل

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آدم علیہ السلام زمین پر اُتارے جانے کے بعد تین سو سال تک روتے رہے بعض روایات میں ۴۰ سال تک روتے رہے جب زمین پر اُترے سو سال ہوئے تو بحکم الٰہی خانہ کعبہ کا حج کیا، میدان عرفات میں توبہ قبول ہوئی حضرت حوا سے ملاقات ہوئی تو الد کا سلسلہ شروع ہوا، پہلے حمل سے قابیل اور اس کی بہن اقلیما پیدا ہوئی، دوسرے حمل سے ہابیل اور اس کی بہن لبود پیدا ہوئی بعض روایات میں ہے کہ پہلی اولاد جنت میں ہوئی تھی جو قرین قیاس نہیں کیونکہ دانہ کھانے کے بعد تو فوری طور پر انہیں جنت سے نکال دیا گیا تھا اس لئے توالد و تناسل زمین پر شروع ہوا جنت میں نہیں۔ قابیل اپنی بہن سے خود شادی کرنا چاہتا تھا جو شریعت کے خلاف تھا اجازت نہ ملنے پر اس نے ہابیل کو قتل کر دیا اور آدم علیہ السلام کو چھوڑ کر یمن چلا گیا اور دین اسلام ترک کر کے آتش پرست ہو گیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کا عہد مبارک

حضرت آدم علیہ السلام نے کل ایک ہزار سال عمر پائی تورات میں ۹۳۰ سال لکھی ہے لیکن میثاق الست کے وقت حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی عمر میں سے ۴۰ سال حضرت داؤد علیہ السلام کو بخش دئے تھے اس طرح کل عمر ۹۳۰ + ۴۰ = ۹۷۰ سال بن گئی۔

زمین پر اُترنے سے پہلے جنت میں آپ ۳۰ سال یا دوسری روایت کے مطابق ۴۰ سال تک جنت میں رہے، اس طرح کل عمر ۹۳۰ + ۴۰ + ۳۰ = ۱۰۰۰ سال ہوگئی۔ تورات کی تاریخوں کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی ۹ نسلوں کو دیکھا جب نوح علیہ السلام کے والد لمک یا لامک پیدا ہوئے تو حضرت آدم علیہ السلام زندہ تھے اور جب لامک گیارہ سال کے ہوئے تو حضرت آدم علیہ السلام نے وفات پائی۔

حضرت لامک نے کل ۷۷۷ برس کی عمر پائی جن میں سے گیارہ سال حضرت آدم علیہ السلام کی زندگی میں گزارے اور طوفان نوح سے ۵ سال قبل وفات پائی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کے بعد ۷۶۶ سال بعد حضرت لامک کا انتقال ہوا، اس کے ۵ سال بعد طوفان نوح آیا۔ اس طرح آدم علیہ السلام سے لے کر طوفان نوح کی آمد تک ۹۳۰ + ۷۶۶ + ۵ = ۱۷۰۱ سال بنتے ہیں، اس لئے نسل انسانی کی پہلی دس پشتوں کا زمینی دور ہبوط آدم تا طوفان نوح ۱۷۰۱ سال پر محیط تھا۔

۹۳۰ سال کی عمر میں حضرت آدم علیہ السلام نے وفات پائی، باقی ۷۷۱ سالوں شیث علیہ السلام کا دور نبوت گزرا وہ حضرت آدم علیہ السلام کے ۱۱۲ سال بعد انتقال کر گئے۔ حضرت شیث علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت حنوک یعنی حضرت ادریس علیہ السلام نبی مبعوث ہوئے مگر ۳۶۵ سال کی عمر میں آسمان پر اٹھا لئے گئے، حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کے ۱۲۰ سال بعد حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوئے ۔آدم علیہ السلام اپنی اولاد کی ۹ پشتوں کے نبی رہے اس کے بعد شیث علیہ السلام اور ان کے بعد ادریس علیہ السلام نبی مبعوث ہوئے اور وہ اولاد آدم علیہ السلام کے نبی قرار پائے۔

پہلی دس پشتوں نے کہاں زندگی گزاری

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پہلی دس پشتوں نے طوفان نوح سے پیشتر کہاں زندگی گزاری، اس ۱۰۷۱ سالہ دور میں صرف قابیل نے عدن (یمن) میں زندگی گزاری ایک روایت کے مطابق قابیل کی اولاد ہوئی جس کے پاس بحکم الٰہی حضرت آدم علیہ السلام تبلیغ کیلئے یمن گئے مگر وہ کفر یا آتش پرستی سے باز نہ آئے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ قابیل کے ہاں اولاد نہیں ہوئی، آدم علیہ السلام کے کسی اور بیٹے سے بھی نسل نہیں چلی بلکہ ان کی ساری اولاد شیث علیہ السلام کی پشت سے چلی اور یہ دس کی دس نسلیں مسلمان تھیں، صرف قابیل کفر پر مرا۔

دوسری روایت یہ ہے کہ شیث علیہ السلام شام میں پیدا ہوئے تھے اس لئے انہیں شام سے انس تھا اسی لئے وہ شام آتے جاتے تھے مگر وفات ان کی بھی ہندوستان ہوئی اور وہیں ان کا مزار ہے ایک روایت یہ بھی ہے کہ شیث علیہ السلام کی اولاد میں سے مہلائل نے عراق میں سکونت اختیار کرلی تھی، وہاں انہوں نے بابل (باب ایل) (اللہ کا گھر) میں ایک شہر سوس کے نام سے آباد کیا تھا، وہاں وہ دنیا کے پہلے بادشاہ بھی بنے تھے اور وہ ساری دنیا کے حکمران تھے۔ اس وقت شیث علیہ السلام زندہ تھے اور وہ شیث علیہ السلام کو بھی عراق لے کر گئے تھے اور شیث علیہ السلام نے وہاں قیام بھی کیا تھا تو اس نے اپنے جد کو بادشاہ کیوں نہ بنایا خود کیسے بادشاہ بنے رہے، اس وقت کل آبادی لاکھ ڈیڑھ لاکھ تھی پھر وہ ہفت اقلیم کے بادشاہ کیسے ہو گئے جبکہ نسل آدم زیادہ تر پنجاب، کشمیر اور جنوبی ہند میں آباد تھی یہاں کی آبادی بھی زیادہ تھی پھر یہاں ہند میں

کیوں کسی نے سلطنت اور بادشاہت کی بنیاد کیوں نہ رکھی ۔ پھر مہلائل کی زندگی میں نسل آدم کے سردار تو حضرت شیث علیہ السلام تھے حضرت مہلائل عراق میں جا کر بادشاہ کیسے بن گئے اور اگر حضرت شیث علیہ السلام عراق گئے تھے تو انہیں کیوں بادشاہ نہ بنایا گیا۔

روایات کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام، حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام اور نوح علیہ السلام نے طوفان سے قبل ۱۷۰۱ ابتدائی سال ہند ہی میں گزارے ۔ حضرت آدم علیہ السلام ۹۳۰ سال تک زندہ رہے ان کی زندگی میں شیث علیہ السلام انوش قینان محلل ایل یارو یا یرد حنوک یعنی ادریس علیہ السلام اور متوشلح پیدا ہوئے اور متوشلح کے بیٹے لمک یا لامک گیارہ برس کے تھے، جب آدم علیہ السلام نے وفات پائی، غرض حضرت آدم علیہ السلام کی وفات تک ان کی ۹ نسلیں ہندوستان میں آباد تھیں حضرت نوح علیہ السلام بھی ہند میں ہی رہے وہیں سام حام اور یافث پیدا ہوئے، آدم علیہ السلام کی دسویں پشت میں نوح علیہ السلام نبی ہوئے وہ اور ان کی اولاد بھی ہند میں رہی، اس طرح بلا تامل یہ کہا جا سکتا ہے کہ نسل آدم کی زیادہ تر آبادی ہند میں آباد تھی، عراق یمن یا کہیں اور لوگ آباد بھی ہوئے تو بہت کم تعداد میں۔

غرض ساری ابتدائی نسل آدم علیہ السلام ہندوستان میں ہی رہی وہی نسل تھی وہی قبیلے تھے وہی اولاد آدم کی کُل دس نسلیں تھیں اور ان کی بیشتر آبادی بھی ہند میں آباد تھی مگر یہ اولاد آدم تھی ہندو نہ تھے۔ اور حضرت آدم تا نوح علیہ السلام چاروں نبی اسی نسل آدم کیلئے آئے تھے یہ دس نسلیں قریبی رشتہ دار تھیں، یہ لوگ ہند میں رہتے تھے صرف قابیل ہابیل کو قتل کرنے کے بعد تنہا یمن میں رہا، باقی نسل آدم ہندوستان مین

رہی کسی اور خطے میں ان دس پشتوں کا رہنا کہیں ثابت نہیں ہے۔البتہ یہ اولیں نسلیں دنیا بھر کی سیر کرتی رہیں لیکن ان کا تمدن ہند میں ہی رہا اس لئے نوح علیہ السلام کی امت بھی پہلی ۹ نسلوں کی اولاد تھی ،جن میں سے کچھ گمراہ ہوئے جن کیلئے نوح علیہ السلام مبعوث ہوئے تورات نے انہی کو ابتدائی نسل قرار دیا ہے اور یہ دس پشتیں حضرت آدم علیہ السلام ،حضرت شیث علیہ السلام ،حضرت انوش ،حضرت قینان ، حضرت محلل ایل،حضرت یارو یایُرد ،حضرت حنوک یعنی حضرت ادریس علیہ السلام حضرت متوشلح حضرت لمک یالامک اور حضرت نوح علیہ السلام سب کی سب مسلمان تھیں۔ان میں سے چار نبی ،مرسل اور باقی چھ اولیاء تھےاوران کا تمکن فی الارض بھی زیادہ تر ہند ہی میں رہا،انہی پہلی ۹ نسلوں کی اولاد حضرت نوح علیہ السلام کی امت تھی ، جو ادریس علیہ السلام کی وفات کے بعد شیطان کے بہکانے پر بت پرست مشرک ہو گئے تھے جن کی اصلاح کیلئے حضرت نوح علیہ السلام مبعوث ہوئے۔

اس دوران حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے شیث علیہ السلام کے سوا کسی اور کی نسل نہیں چلی اس لئے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے نور کی منتقلی پاک صلبوں سے پاک رحموں میں منتقلی کا اللہ تعالیٰ نے خود اہتمام کیا تھا،حضرت آدم علیہ السلام سے نور محمدی ﷺ ان کے بیٹے شیث علیہ السلام کو منتقل ہوا وہ نبی ہوئے ، ان سے نور محمد ﷺ حضرت انوش علیہ السلام ان سے قینان علیہ السلام ان سے محلل ایل ان سے یارو یا یرد ان سے حضرت ادریس علیہ السلام ان سے متوشلح ان سے لمک یا لامک اوران سے نوح علیہ السلام اوران سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل تک پہنچا اور ان سے حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچا۔حضرت نوح علیہ السلام ،شیث علیہ السلام کی

اولاد ہی کیلئے نبی، مرسل مقرر ہوئے جن میں سے ادریس علیہ السلام کے بعد بہت سے مشرک اور بت پرست بن گئے۔ یہاں تک کہ نوح علیہ السلام کے دور میں صرف ۸۰ مسلمان بچے باقی سب کے سب کافر ہوگئے جن پر طوفان کا عذاب آیا جن میں ۸۰ افراد کے علاوہ سب غرق ہو گئے اور ابتدائی دور کے تمام آثار بھی مٹ گئے یہ غرق ہونے والے حضرت آدم وشیث علیہ السلام ہی کی نسل میں سے تھے یہی اولین انسان تھے یہی قدیم انسان تھے یہ ہندو نہیں تھے کفار تھے۔ بعض نے اس بات سے اختلاف کیا ہے کہ نسل آدم صرف شیث علیہ السلام سے چلی کیونکہ قابیل کی بھی اولاد تھی جو کافر تھی اور آدم علیہ السلام کے باقی بیٹوں سے بھی اولاد ہوئی۔ واللہ اعلم بالصواب

ابن جریرؒ کا قول

ابن جریر کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کے بیس بیٹے تھے ہر حمل میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوتی رہی، صرف شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے اس لئے ان کی زوجیت کیلئے جنت سے حور لائی گئی اس طرح حضرت آدم علیہ السلام کے ۲۰ بیٹے اور ۱۹ بیٹیاں تھیں۔ ایک دوسری روایت کے مطابق ایک سو بیس بطنوں سے ۲۴۹ جڑواں بچے پیدا ہوئے تھے اور اپنی وفات تک حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد میں سے ایک لاکھ مرد عورت دیکھے جوان کے ساتھ ہند میں آباد تھے۔

سیدنا آدمؑ کی وفات اور سیدنا شیثؑ سے اہتمام عہد

حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کے وقت شیث علیہ السلام ۸ سو برس کے تھے، وفات سے قبل حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام سے تحریری

عہد لیا اور نور محمدی ﷺ کی امانت سونپتے ہوئے ان سے یہ حلفاً عہد نامہ لیا کہ اگر محمد ﷺ ان کی زندگی میں آئیں تو وہ (شیث علیہ السلام) ان کا اتباع کریں ان کی مدد کریں گے اور ان پر ایمان لائیں گے۔

یہ عہد نامہ تحریری تھا اسکو محفوظ کرنے کیلئے جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تابوت سکینہ لے کر آئے جس میں ایک چارٹ میں خاتم الانبیاء سمیت سب نبیوں کی تصویریں اور حالات زندگی درج تھے، حضرت شیث علیہ السلام سے لیا گیا عہد نامہ اس تابوت سکینہ میں رکھا گیا اور یہ تابوت سکینہ نسل در نسل حضرت ادریس علیہ السلام اور ان سے نوح علیہ السلام تک پہنچا پھر سلسلہ در سلسلہ یہ تابوت سکینہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام تک پہنچا اور سب انبیاء سے لئے گئے عہد نامے اس تابوت سکینہ میں رکھے گئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد یہ تابوت سکینہ متعصب یہودیوں نے غائب کر دیا اور اب تک ان کے قبضے میں ہے جسے امام مہدی علیہ السلام ان کے قبضے سے واپس لیں گے۔

دین صرف اسلام

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نوح علیہ السلام تک سب نبی رسول دین قیم، سیدھا رستہ دکھانے والے دین یعنی اسلام ہی کی تبلیغ کرتے رہے حتی کہ آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر یہ دین اسلام مکمل ہوا۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا قیامت کے قریب امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کانے دجال کو قتل کرنے کیلئے زمین پر اُتریں گے تو نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ آخری نبی ﷺ کے

اُمتی کی حیثیت سے اُتریں گے وہ مسیح الدجال (خنزیر) کو قتل کریں گے اور امام مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد ۴۰ برس تک دنیا پر حکومت کریں گے اور دین محمدی ﷺ پر عمل درآمد کرائیں گے اس دوران کوئی دوسرا دین باقی نہ رہے گا صرف دین اسلام اور شریعت محمدی ﷺ کا ڈنکا بجے گا۔

آدم علیہ السلام تا نوح علیہ السلام آسمانی کتابیں

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نوح علیہ السلام تک چار نبی مرسل اور چھ ولی گزرے۔روایات کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام پر آسمانی ہدایت کے چالیس ورق اور دس صحیفے اُترے (لیکن قرآن وحدیث سے اس کا اثبات نہیں ہوتا) شیث علیہ السلام پر ۵۰ صحیفے ، ادریس علیہ السلام پر ۳۰ صحیفے اور نوح علیہ السلام پر دو صحیفے (مشتمل بر احکام شریعت) اُترے ، حضرت نوح علیہ السلام پہلے صاحب شریعت رسول تھے اور ان کی اُمت پہلی صاحب شریعت اُمت تھی یہ آسمانی صحیفے یا کتابیں صحف اولیٰ یا زبر الاولین کہلاتے ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔بعض نے اس امر سے انکار کیا یہ کہ حضرت نوح علیہ السلام پہلے صاحب شریعت رسول تھے ان کا کہنا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پر بھی احکام شریعت اترتے تھے جس پر ان کی اولاد کاربند تھی اس کے بعد نوح علیہ السلام دوسرے صاحب شریعت نبی تھے۔

حضرت شیث علیہ السلام

ہابیل کے قتل کے بعد آدم علیہ السلام بہت رنجیدہ اور غم زدہ رہتے تھے ایک مدت تک وہ سوگ میں رہے چنانچہ آپ کی تسکین خاطر کیلئے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو

آپ کے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا فرزند عطا کرے گا جس کی پیشانی میں نور محمدی ﷺ چمکے گا اس کی نسل سے سردار نسل آدم محمد ﷺ پیدا ہوں گے حضرت شیث علیہ السلام حسن صورت اور سیرت میں آدم علیہ السلام کے مشابہ تھے اور ان کی محبوب ترین بیٹے تھے، حضرت آدم نے شیث علیہ السلام کو وصیت کی تھی کہ طوفان نوح کے وقت میری میت کو کشتی میں رکھنا یا اپنی اولاد کو وصیت کر جانا۔ حضرت شیث اپنے والد سے جنت کی لذتوں، وہاں کے حالات و واقعات اور احکامات الٰہی سے فیض یاب ہوتے رہے اور وفات کے وقت والد نے ان کو اپنا جانشین بھی مقرر کیا۔

حضرت شیث علیہ السلام کے دور میں دو قسم کے انسان تھے ایک گروہ آپ کی اتباع اور اطاعت کرتا تھا لیکن بعض مخالفین بھی تھے، حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس آسمانی صحیفے اُترے جن میں دین اسلام کی تمام قانونی، روحانی اور آئندہ پیش آنے والی باتیں تھیں۔ اس کے علاوہ ان میں مختلف علوم مثلاً علم الہٰیئت، ریاضی، اکسیر اور حکمت وغیرہ میں شامل تھے۔

ایک روایت ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت سرزمین شام میں ہوئی تھی اس لئے وہ ہند کے علاوہ شام میں بھی قیام کیا کرتے تھے، حضرت شیث علیہ السلام سے جو عہد نامہ لیا گیا اس کے الفاظ درج ذیل تھے کہ وہ ''نور محمدی ﷺ کی حفاظت کیلئے سعی بلیغ فرمائیں گے اور اس نور کو اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ کو منتقل کیا جائے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ۱۱۲ سال بعد آپ بھی انتقال کر گئے، پھر کچھ عرصہ بعد ان کے پوتے کے پوتے حضرت ادریس علیہ السلام نبی ہوئے۔

حضرت ادریس علیہ السلام

حضرت شیث علیہ السلام کے انتقال کے بعد ان کی اولاد حضرت انوش، قینان، محلل ایل اور یارو سمیت چار نسلیں خالی گزریں اور پانچویں پشت میں حضرت حنوک یعنی ادریس علیہ السلام نبی ہوئے ان پر ۳۰ آسمانی صحیفے نازل ہوئے، ۳۶۵ سال کے بعد انہیں آسمان پر اُٹھا لیا گیا حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کے بعد ان پر اترنے والے ۸۰ آسمانی صحیفے اور تابوت سکینہ نسل در نسل حضرت نوح علیہ السلام کو منتقل ہوئے۔ جن میں دین اسلام کی تعلیمات موجود تھیں، حضرت ادریس علیہ السلام علم فلکیات و نجوم کے بھی ماہر تھے، آپ کے زمانے میں قلم سے لکھنے کی ابتداء ہوئی اور لکھنے کا طریقہ رائج ہوا، علم رمل بھی آپ نے شروع کیا، آپ نے اپنے جدامجد سیدنا آدم علیہ السلام اور شیث علیہ السلام سے بھی فیض حاصل کیا۔ آپ کا نام حنوک تھا مگر کثرت درس و تدریس کی وجہ سے آپ کا نام ادریس پڑ گیا۔ آپ کپڑے سیتے تھے لیکن کسی سے کپڑے سینے کی اجرت نہ لیتے تھے، حضرت ادریس علیہ السلام نے عزرائیل سے پوچھا کہ تم لوگوں کی جان کس طرح قبض کرتے ہو تو حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ "جان قبض کرنا میرے ہاتھ میں ایسے ہے جیسے تمہارے دونوں ہاتھوں کے نیچے روٹی رکھی ہوتی ہے، جس کی اجل آتی ہے ہاتھ بڑھا کر جان قبض کر لیتا ہوں حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا کہ اچھا میری جان قبض کر لو اور دوبارہ جان ڈال دو انہوں نے ایسا کر دیا پھر کہا کہ مجھے دوزخ کی سیر کراؤ، اس کے بعد کہا کہ اب جنت کی سیر کراؤ، جنت میں پہنچ کر انہوں نے کہا کہ میں نے موت کا

ذائقہ چکھ لیا دوزخ سے گزر کر آ گیا جنت میں پہنچ گیا اب میں جنت سے واپس زمین پر نہیں جاؤں گا، چنانچہ بحکم الٰہی وہ اب تک جنت ہی میں ہیں۔

بت پرستی کا آغاز

حضرت ادریس علیہ السلام تو جنت کے باسی ہو گئے، زمین پر ان کی اولاد فراق میں بہت روتی تھی، ایک دن ابلیس ان کے پاس آیا اور کہا کہ میں تمہیں تمہارے باپ کی تصویر بنا دیتا ہوں تم اس کو دیکھ کر تسکین پاؤ اور پھر رفتہ رفتہ ابلیس نے ان کو تصویر یا بت کی پوجا پر لگا دیا کہ وہی خدا تھے اس طرح دنیا میں پہلی مرتبہ بت پرستی کا رواج شروع ہوا، جب بت پرستی اور شرک بہت زیادہ بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو رسول مبعوث فرمایا۔

حضرت نوح علیہ السلام

آپ حضرت لمک یا لامک کے بیٹے اور حضرت ادریس علیہ السلام کے پڑپوتے تھے، آپ کا نام شکر بتایا گیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مطابق آپ کا نام عبدالمالک یا عبدالاعلیٰ تھا لیکن چونکہ اپنی قوم کی حالت پر بہت نوحہ کرتے تھے اس لئے نوح کے نام سے مشہور ہوئے، وہ قوم کون سی تھی جس کی اصلاح کو نبی مقرر کیا گیا ۔کیا یہ ہندو قوم تھی؟ ہر گز نہیں بلکہ یہ آدم علیہ السلام حضرت شیث علیہ السلام، حضرت انوش، حضرت قینان، حضرت محلل ایل، حضرت یارو حضرت حنوک (ادریس)، متوشلح اور لامک کی اولاد تھی۔

آدم علیہ السلام کی وفات تک ان کی اولاد ایک لاکھ سے کم نفوس پر مشتمل تھی

جو طوفان نوح آنے تک تین چار گنا ہو گئی یہی قوم نوح علیہ السلام تھی انہی پر عذاب طوفان آیا تھا، یہ قوم ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ضرور رہتی تھی لیکن وہ ہندو قوم نہ تھی بلکہ وہ ابتدائی نسل آدم تھی، جو کفر و شرک اختیار کر چکی تھی۔ بت پرستی کا شکار ہو گئی تھی جس کو ۹۵۰ سال تک حضرت نوح علیہ السلام تبلیغ کرتے رہے مگر وہ راہ راست پر نہ آئی آخر طوفان کے عذاب میں ساری کی ساری ہلاک ہو گئی۔ اس ابتدائی دور کے دنیا میں کہیں آثار نہیں ملتے کیونکہ طوفان نے ہر شے کو ملیا میٹ کر دیا تھا۔

ایک روایت میں بتایا گیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام ۱۵۰ سال کی عمر میں نبی مرسل مبعوث ہوئے، ۵۰۰ برس کی عمر میں سام، حام اور یافث پیدا ہوئے، ۹۵۰ سال تک تبلیغ میں مصروف رہے صرف ۸۰ مرد عورتیں مسلمان ہوئے وہی کشتی میں سوار ہو کر زندہ بچے۔ باقی سب کے سب مشرک و کافر ہلاک ہو گئے۔ طوفان کے بعد بھی حضرت نوح علیہ السلام ۶۰ سال یا چھ سو سال زندہ رہے اس طرح ۱۶۶۰ سال یا ۱۷۰۰ سال کی عمر پائی، نبیوں میں آپ کی عمر سب سے زیادہ تھی لیکن تورات میں صرف ۹۵۰ سال کی عمر بتائی گئی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کے پاس تابوت سکینہ تھا، جس میں حضرت آدم علیہ السلام کے چالیس اوراق حضرت شیث علیہ السلام کے پچاس صحیفے، حضرت ادریس علیہ السلام کے ۳۰ صحیفے اور خود حضرت نوح علیہ السلام کے ۲ صحیفے یعنی کل ۸۲ آسمانی صحیفے محفوظ تھے، طوفان کے بعد بھی یہ صحیفے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بیٹوں کے پاس محفوظ رہے اگر حضرت آدم علیہ السلام کے دس صحیفے بھی ملا لئے جائیں تو نوح علیہ السلام ۹۲ صحیفوں کے وارث تھے جن کو قرآن نے صحف الاولیٰ اور زبر الاولین کا

نام دیا ہے اور قرآن میں کہا گیا ہے کہ ان صحف اولیٰ میں قرآن یعنی قرآنی مضامین تھے ۔ حضرت نوح علیہ السلام پہلے صاحب شریعت رسول تھے اور وہ پانچ بڑے رسولوں میں بھی شامل ہیں ۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نوح علیہ السلام تک دس پشتیں ہندوستان میں آباد رہیں ۔

طوفان نوح

حضرت نوح علیہ السلام مسلسل تبلیغ کرتے رہے مگر ۴۰ مرد اور ۴۰ عورتوں کے سوا کوئی مسلمان نہ ہوا تورات میں چھ سو سال کی عمر تک تبلیغ کا ذکر ہے مگر قرآن میں ساری عمر کا ذکر ہے بہرحال دن رات سمجھانے کے باوجود جب قوم راہ راست پر نہ آئی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ زمین پر کسی کافر کو زندہ نہ رہنے دے ۔ جواب میں اللہ تعالیٰ نے کشتی بنانے کا حکم دیا جب رب کا حکم آیا اور طوفان کی نشانی ظاہر کی یعنی گھر کے تنور سے پانی پھوٹنے لگا تو آپ نے سب مسلمانوں جانوروں پرندوں کو کشتی میں سوار ہونے کا حکم دیا، بتایا گیا ہے کہ تنور سے پانی اُبلنے کی اطلاع اُن کی اہلیہ نے دی تھی ۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ تنور کہاں تھا؟ وہ التنور تھا یعنی خاص تنور تھا جس سے حضرت نوح علیہ السلام واقف تھے ۔ حضرت نوح علیہ السلام اس وقت کہاں تھے جب طوفان شروع ہوا، وہ اپنے گھر کے قریب باہر تھے کہ ان کے اہل خانہ نے نشانی ظاہر ہونے کی اطلاع دی ،نوح علیہ السلام اپنے باپ دادا کی سرزمین ہندوستان میں تھے اور تنور بھی جنوبی ہند کے علاقے کیرالہ میں تھا ۔ اس کی تفصیل الگ پیش کی جائے گی،

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ تنور کوفہ میں تھا۔ حالانکہ حضرت نوح کے عراق میں رہنے کی کوئی روایت نہیں ملتی۔ کوفہ میں آپ کی رہائش نہ تھی بلکہ کوفہ تو ان کے بیٹے سام نے طوفان کے بعد بسایا تھا۔

کشتی ۲ رجب کو روانہ ہوئی اور دس محرم یعنی یوم عاشور کو جودی پہاڑ کی چوٹی پر رُکی، عجیب اتفاق ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بھی ۲ رجب کو مدینہ منورہ میں اپنے گھر سے نکلے، مکے پہنچے وہاں سے کوفہ روانہ ہوئے۔ ۲ محرم کو راستے میں میدان کربلا میں روکا گیا اور یوم عاشور کو میدان کربلا میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو شہید کر دیا گیا۔

یہاں یہ بات واضح کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اور آدم علیہ السلام میں دس قرنوں، دس پشتوں کا فرق تھا حضرت نوح علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کے ۱۲۶ سال بعد پیدا ہوئے اور بعض نے کہا ہے کہ ۱۴۶ سال بعد پیدا ہوئے اور آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نوح علیہ السلام تک دس پشتوں کے آباء اور مائیں مسلمان تھیں۔

ان میں سے ۴ نبی اور ۶ ولی تھے، مسلم شریف کی ایک حدیث شریف کے مطابق ''حضرت آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے درمیان دس قرنوں کا فاصلہ اور ان کے درمیان جتنے بھی لوگ پیدا ہوئے وہ سب اسلام پر تھے'' لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان دس نسلوں کی تمام اولادیں بھی مسلمان تھیں؟ اور اگر مسلمان تھیں، تو نوح علیہ السلام نے کافرکن کو کہا کہ یا اللہ کسی کافر کو زمین پر رہنے نہ دے اس سے یہ مفہوم واضح ہوتا ہے کہ آدم تا نوح علیہ السلام تمام دس پشتیں تو مسلمان تھیں لیکن آگے ان دس

پشتوں کی اولاد میں سے کچھ لوگ کافر بت پرست، مشرک بن گئے تھے جیسا کہ آدم علیہ السلام کا پہلا بیٹا قابیل دین اسلام سے پھر گیا تھا اسی لئے حضرت نوح علیہ السلام کو ان لوگوں کی اصلاح کیلئے رسول بنایا گیا جو کافر اور مشرک ہو گئے تھے، نوح علیہ السلام پہلے بڑے رسول تھے، صاحب شریعت تھے ان کو اسی وقت مبعوث فرمایا گیا جب زمین پر شرک اور بت پرستی عروج پر پہنچ چکی تھی یعنی ۸۰ افراد کے علاوہ ساری آبادی مشرک ہوگئی تھی یہ بت پرستی کہاں سے شروع ہوئی ؟ ظاہر ہے کہ ہندوستان میں جہاں نوح علیہ السلام رہتے تھے۔

بت پرستی کی ایک دوسری روایت یہ بھی ہے کہ جب آدم علیہ السلام نے رحلت فرمائی تو مسلمانوں نے کافروں یعنی بنو قابیل کو ان کی زیارت کرنے سے روک دیا وہ لوگ واپس چلے گئے پھر ابلیس نے ان کو آ کر کہا کہ میں تمہیں آدم علیہ السلام کی شبیہ تیار کر دیتا ہوں تا کہ تم اس کی زیارت بھی کرو اور اس کے گرد طواف بھی کرو۔ بنو قابیل نے اس کے مشورے پر داد دی، ابلیس نے ان کو پانچ بت تیار کر کے دیئے جن کے نام ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر رکھے۔ ان کا ذکر قرآن میں بھی آتا ہے ان بتوں کی تیاری کے بعد بنو قابیل بت پرستی اور شرک میں مبتلا ہو گئے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے ان کو بہت سمجھایا مگر وہ بت پرستی سے باز نہ آئے جب بت پرستی انتہاء کو پہنچ گئی تو نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا گیا مگر ان لوگوں نے نوح علیہ السلام کا انکار کر دیا۔ طوفان نوح میں یہ بت کہیں دب دبا کر رہ گئے مگر ابلیس نے کوشش کر کے ان بتوں کو اہل عرب کیلئے نکالا تھا۔ قبیلہ خضاعہ نے ود کو لے لیا قبیلہ صمیر نے نسر کو ہذیل نے سواع کی پوجا کی، قبیلہ کہلان نے یعوق کو اپنا خدا بنایا اور

انھم نے یغوث کو عبادت کیلئے منتخب کیا، اس طرح ہند کے بعد عرب میں بھی بت پرستی نے رواج پکڑا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے زمانے کے مشرکوں اور بت پرستوں کو طویل عرصہ تک تبلیغ کی، راہ راست پر لانے کی کوشش کی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے چنانچہ نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ یا اللہ کسی کافر کو زمین پر رہنے نہ دے چنانچہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم دیا اور خود بھی ہاتھ بٹایا جب کشتی تیار ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے حکم بھیجا کہ جب تمہارے گھر کے تنور سے پانی ابلنے لگے تو کشتی میں تمام مسلمانوں اور جانوروں پرندوں درندوں کا ایک ایک جوڑا بٹھا لینا۔ زمین اور سمندروں نے پانی اُگلا، ۴۰ روز مسلسل بارش ہوتی رہی حتی کہ پانی زمین کے بلند ترین پہاڑوں سے بھی ۱۲۰ گز اونچا ہو گیا اور دنیا کی ہر چیز غرق ہو گئی۔

حضرت نوح علیہ السلام کس قوم کے نبی تھے

روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام جس قوم کی طرف منسوب ہوئے وہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی دس پشتوں کی اولاد تھی، انہیں بنو راست بھی کہا جاتا ہے بعض کہتے ہیں کہ صائبین ان کی اُمت ہے جن کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے بعض کہتے ہیں جب نوح علیہ السلام جب ۶۰۰ برس کے تھے تو طوفان آیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "ہم نے غرق کر دیا ان کو جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو بے شک وہ لوگ دل کے اندھے تھے" اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے

لے کر نوح علیہ السلام تک ان کے تمام آباؤ اجداد سب اسلام پر تھے مگر ان کی اولا دوں میں سے اکثر کافر منکر اور بت پرست ہو گئے جو عذاب میں غرق ہوئے۔

سورۂ ہود میں ارشاد خداوندی ہے کہ "اور بے شک ہم نے بھیجا نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف انہوں نے کہا کہ اے قوم! میں تمہیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں کہ تم نہ عبادت کرو کسی کی سوائے اللہ کے۔۔ بے شک میں ڈرتا ہوں کہ تم پر عذاب کا دردناک دن نہ آجائے تو ان کی قوم کے سردار جنہوں نے کفر اختیار کیا تھا کہنے لگے کہ اے نوح! "ہم نہیں دیکھتے تمہیں مگر اپنے جیسا بشر اور ہم نہیں دیکھتے کہ پیروی کرتے ہوں تمہاری سوائے ان لوگوں کے جو ہم میں سے حقیر و ذلیل ہیں اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہیں ہم پر کوئی فضیلت حاصل ہے بلکہ ہم تو آپ کو جھوٹا خیال کرتے ہیں۔"

آپ نے فرمایا کہ "اے میری قوم! بھلا یہ بتاؤ کہ اگر میرے پاس روشن دلیل ہو اپنے رب کی طرف سے اور اس نے عطا فرمائی ہو مجھے خاص رحمت اپنی جناب سے، پھر پوشیدہ کر دی گئی ہو تم سے اس کی حقیقت تو کیا ہم جبراً مسلط کریں گے تم پر یہ دعوت حالانکہ تم اپنے لئے ناپسند کرتے ہو اور اے میری قوم! میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے، میں تمہیں خوش کرنے کیلئے ان لوگوں کو نکالنے والا نہیں ہوں، جو ایمان لے آئے ہیں بے شک میں اپنے رب سے ملاقات کرنے والا ہوں البتہ میں تمہیں دیکھتا ہوں ایسی قوم جو حقیقت سے ناواقف ہے اور اے میری قوم! کون مدد کر سکتا ہے میری اللہ کے مقابلے میں اگر میں اپنے پاس سے اہل ایمان کو نکال دوں۔۔۔۔"

اسی طرح کا مضمون سورۂ شوریٰ، عنکبوت، صافات، سورۂ نوح اور قمر میں مزید تفصیل سے آیا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم گمراہ ہو چکی تھی اور ہٹ دھرم تھی اسی لئے اس پر عذاب آیا۔ قرآن میں ہر اس قوم کی جگہ کا نام آیا جس پر عذاب آیا مگر قوم نوح کی جگہ اور علاقے کا ذکر نہیں۔ دوسری طرف صرف قوم صائبین (ستارہ پرست) ایسی ہے جن کے نبی کا ذکر نہیں آیا۔ حضرت ادریس علیہ السلام ماہر نجوم و فلکیات تھے انہی سے ان کی اولاد آگے ستارہ شناس اور ستارہ پرست ہو گئی اور یہی صائبین کہلاتے ہیں۔

طوفانِ نوح کے بعد

کشتی میں ۴۰ مرد ۴۰ عورتیں یعنی کل ۸۰ افراد تھے، کشتی عراق کے علاقے کردستان کے جودی پہاڑ (کوہ ارارت یا ارارط کے سلسلہ) کی چوٹی پر رُکی، پہاڑ سے اترنے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے پہاڑ کے دامن میں ایک بستی بسائی جسے مدینۃ الثمانین یعنی ۸۰ افراد کی بستی جن میں نوح علیہ السلام ان کے بیٹے اور ان کی بیویاں بھی تھیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ یہ جودی پہاڑ شام میں ہے بعض روایات میں ہے کہ یہ پہاڑی یمن کے علاقے میں تھی۔ ایک روایت کے مطابق یہ ثمانین مدینہ منورہ (یثرب) میں بسائی گئی تھی۔

طوفان نوح کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سام کو عراق، ایران، شام عرب مصر، اردن، یمن اور فلسطین دیئے۔ حام کو ہندوستان کے علاوہ افریقہ بھی دیا جہاں سیاہ فام نسل بستی ہے جو حام کی اولاد ہے۔ تیسرے بیٹے یافث کو

روسی ترکستان روس چین ، جاپان اور دیگر علاقے دیئے ، روسی ،چینی ،منگولی ، جاپانی یافث کی اولاد ہیں، یاجوج ماجوج بھی انہی کی اولاد میں سے ہیں۔

انسانی تاریخ وتمدن ہندوستان سے شروع ہوا اور زمین کے دوسرے خطوں تک پہنچا ، ہند اور عرب میں ہمیشہ رابطے رہے کیونکہ اہل عرب اہل ہند کو اپنے آباء تصور کرتے تھے۔تمدن کے علاوہ بت پرستی بھی ہند سے ساری دنیا میں پھیلی۔ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ حضرت امام باقر علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں میں یزید بن مہلب کا ذکر چھڑ گیا۔امام باقر جب نماز سے فارغ ہوئے تو اہل مجلس کو بتایا کہ یزید بن مہلب اس سرزمین (ہند) میں قتل ہوا، جس میں سب سے پہلے بت پرستی شروع ہوئی۔روایت ہے کہ مصریوں کو بت پرستی سکھانے کیلئے شیطان ان کا ایک وفد لے کر ہندوستان گیا تھا اور وہاں سے وہ لوگ بت لے کر مصر پہنچے۔ابتداء شیطان کی بنائی ہوئی تصویروں سے شروع ہوئی پھر انہی تصویروں کے بت بن گئے اور بت پرستی شروع ہوگئی۔

سورۂ صافات میں ہے کہ’’وجعلنا ذریتہ هم الباقین ‘‘اور ہم نے بنادیا فقط ان کی نسل کو باقی رہنے والا ‘‘اسی لئے حضرت نوح آدم ثانی ہیں اور انہی کی اولاد سے ساری نسل انسانی پھیلی اور دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلی ۔اور انہی کی نسل سے نبی پیغمبر پیدا ہوئے ،قرآن مجید میں ہے کہ’’ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ساڑھے نوسو سال قیام پذیر رہے لیکن اتنی طویل مدت کی تبلیغ اور جدوجہد بھی سودمند نہ ہوئی اور چند خوش نصیبوں کے علاوہ باقی سب حق وصداقت سے دور رہے۔

تنور کیا تھا اور کہاں تھا؟

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ التنور سے مراد ہندوستان میں ایک کنواں ہے حضرت خواجہ حسن بصری کی روایت میں ہے کہ تنور سے مراد اماں حوا علیہا السلام کا تنور تھا، جو پتھر کا بنا ہوا تھا اور اماں حوا اس میں روٹیاں پکایا کرتی تھیں"۔ یہ تنور حضرت نوح علیہ السلام کو وراثت میں ملا تھا اس سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ تنور کہاں تھا، یہ جنوبی ہندوستان میں نوح علیہ السلام کے گھر میں تھا مولانا محمد نعیم مرادآبادی نے بھی اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آدم کا یہ تنور ہند میں تھا۔

علامہ شوکانی نے لکھا ہے کہ تنور ایک مقام ہے جو ہند میں ہے شمس نوید عثمانی نے اپنی کتاب "اگراب بھی نہ جاگے تو" میں لکھا ہے کہ جنوبی ہند کے صوبہ کیرالہ میں ایک ریلوے سٹیشن کا نام تنور ہے یہ کیرالہ کے ضلع ملاپورم میں مغربی ساحل سمندر پر واقع ہے اسی علاقے میں حضرت آدم علیہ السلام رہے اور یہی ان کی ابتدائی نسل کا مسکن بتایا جاتا ہے یہ علاقہ دجنا دکھنا یا دکن کا علاقہ ہے مندرجہ بالا روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تنور آدم علیہ السلام کا تھا یہی گھر دسویں پشت میں حضرت نوح علیہ السلام کو منتقل ہوا جس میں یہ تنور تھا۔

اللہ تعالیٰ نے تنور سے پانی اُبلنے کو طوفان کی نشانی بتایا تھا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت آدم اور ان کی دس پشتیں جنوبی ہند میں رہیں، پنجاب اور کشمیر میں ان کے رہنے کی روایات ملتی ہیں، ان دس پشتوں کی اولادیں دوسری جگہوں پر بھی گئیں

لیکن ان کا مرکزی مسکن ہند ہی میں رہا اور جب طوفان آیا تو حضرت نوح علیہ السلام ہند ہی میں تھے۔تنور کے متعلق مزید روایات بھی ملی ہیں جن کے مطابق قرآنی آیت میں ''التنور'' سے مراد جمہور کے نزدیک سطح زمین ہے اور ''فار التنور'' سے مطلب زمین ہے جہاں سے پانی کے چشمے پھوٹے تھے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق تنور ایک کنواں ہے جو الجزیرہ میں واقع ہے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تفسیر میں ہے کہ تنور سے مراد صبح کا روشن ہونا ہے گویا یہ عذاب بھی دیگر عذابوں کی طرح صبح کی روشنی میں آیا۔

واللہ اعلم بالصواب

حضرت حام کی اولاد سیاہ فام ہونے کہ وجہ

اس سلسلہ میں دو روایات ہیں ایک تو منع کرنے کے باوجود حضرت حام نے کشتی میں بیوی سے صحبت کی، دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے حضرت نوح کی ستر پوشی نہیں کی تھی جس کی وجہ سے حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سے نکلا کہ تیرا نطفہ سیاہ ہو جائے، اس لئے ان کی نسل سیاہ فام ہے اور یہ بددعا بھی دی کہ تیری نسل ہمیشہ سام کی نسل کے تابع رہے، اس وجہ سے ہندوستان پر سام کی نسل نے قبضہ کر لیا اور حام کی نسل کے دراوڑوں کو اپنا غلام اور شودر بنا دیا۔

طوفان کے بعد حام ہندوستان میں آباد ہوئے، اور ان کی نسل یہاں بڑھی اور پھلی پھولی۔سام کی اولاد عراق سے پورے مشرق وسطیٰ اور یورپ تک پھیلی اور یافث کی اولاد ترکستان سے روس، چین، منگولیا، جاپان اور دیگر علاقوں میں پھیلی۔

ہندو کس کی اُمت ہیں

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہندو کس کی اُمت ہیں، ہندو حام کی اولاد ہیں بعد میں مشرق وُسطیٰ سے آنے والے سامیوں کے تابع ہو گئے، حضرت نوح علیہ السلام طوفان کے بعد عراق اور دوسرے علاقوں کی طرح ہندوستان میں بھی رہے، سام حام اور یافث کی اولاد کو دین اسلام کی تعلیم دیتے رہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس اپنے صحیفے بھی تھے جن میں احکام شریعت تھے اور آباؤ اجداد کے ۸۰ صحیفے بھی تھے، جو انہوں نے اپنے آبائی علاقے میں محفوظ کیئے۔ سام حام اور یافث کی اولاد تک ان آسمانی صحیفوں کی تعلیمات پہنچائیں۔ حام اوران کی اولاد بھی نوح علیہ السلام کی اُمت تھی ان کے پاس بھی آسمانی صحیفوں کی اسلامی تعلیمات موجود تھیں بلکہ آسمانی صحیفے ویدوں کی شکل میں ان کے پاس اب تک محفوظ ہیں جو پہلے نسل حام اور بعد میں نسل سام کے برہمنوں یعنی مذہبی رہنماؤں کو منتقل ہوئے جو اب تک محفوظ ہیں اوران میں ایک لفظ کا بھی ردو بدل نہیں ہوا۔

یہ سنسکرت زبان میں ہیں جو عام نہیں کیئے جاتے، انہیں صرف برہمن ہی پڑھ سکتے ہیں اوران کی تعلیم دے سکتے ہیں۔ ہند میں حام کی نسل تھی جب سام کی نسل مشرق وسطیٰ سے یہاں آ کر آباد ہوگئی تو وہ مقامی لوگوں یعنی حام کی اولاد پر حاوی اور حکمران ہو گئے اور مذہبی اجارہ داری بھی ان کے پاس آ گئی اور موجودہ برہمن سامی النسل ہیں، جن کے پاس مقدس مذہبی صحیفے یا ویدیں موجود ہیں لیکن وہ حام کی اولاد یعنی شودروں کو ویدوں اور مندروں کے قریب نہیں آنے دیتے کوئی شودر ویدسن لے تو

اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈال دیتے ہیں۔

آدم تا نوح علیہما السلام۔۔۔دیگر اہم واقعات

۱۔ اہل کتاب یعنی یہودیوں کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام ۶ سو سال کے ہوئے تو طوفان آیا اور بعد میں ۳۵۰ سال تک وہ زندہ رہے اور تبلیغ کرتے رہے لیکن قرآن و حدیث کے مطابق نوح علیہ السلام ۹۵۰ سال تک زندہ رہے، تبلیغ کرتے رہے اور آخر میں طوفان آیا اور طوفان کے ۶۰ سال بعد بھی زندہ رہے۔

۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قبر انور کے بارے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قبر مسجد حرام میں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ان کی قبر ہند میں پنجاب کے شہر گجرات سے ۲۵ میل دور کشمیر کی سرحد پر بڑیلہ شریف میں ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ ان کا مزار شہر بقاع میں اس جگہ ہے جسے بکرک نوح کہا جاتا ہے، بعض نے بیت المقدس لکھا ہے۔

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز جنت سے نکالا گیا اور آپ اس روز سرزمین ہند میں اُترے۔

۴۔ چالیس سال تک حضرت آدم علیہ السلام مٹی کے پتلے کی شکل میں رہے اور ۴۳ سال چار ماہ جنت میں رہے۔

۵۔ کعبہ شریف کی تعمیر اول حضرت آدم و حوا علیہما السلام نے کی، دوسری بار شیث علیہ السلام نے تعمیر کی۔ آدم تا نوح سب نے بیت اللہ کا طواف و حج کیا۔

۶۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پہلا لباس مینڈے کی اون سے بنایا۔

۷۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عربی سمیت اپنی اولاد کو ہزار زبانیں سکھائیں۔

۸۔ قابیل کھیتی باڑی کرتا تھا، اس نے زرعی اجناس قربانی کیلئے پیش کیں جبکہ ہابیل مویشی پالتے تھے، انہوں نے موٹا جوان بکرا قربانی کیلئے ذبح کیا، ہابیل کی قربانی قبول ہوئی، قابیل کی نامنظور۔

۹۔ ایک روایت کے مطابق قابیل نے شام میں جولان کی پہاڑیوں پر ہابیل کو قتل کیا مگر دوسری اور صحیح روایت ہے کہ یہ واقعہ منیٰ کے مقام پر پیش آیا۔

۱۰۔ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت لمک یا لامک تک اپنی ۹ پشتوں کو دیکھا حضرت نوح علیہ السلام ان کی وفات کے بعد پیدا ہوئے۔

۱۱۔ حضرت نوح علیہ السلام طوفان کے بعد بھی زندہ رہے تینوں بیٹوں کو دینی ورثہ سے نوازا اور مرتے وقت سام علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا جو نور محمدیؐ کے امین تھے۔

۱۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کی ذہانت تمام بنی آدم کی ذہانت کے برابر تھی اور حسن رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آپ کا حسن بھی سب سے زیادہ تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صورت پر بنایا۔

۱۳۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۰۴ صحائف اُتارے جن میں سے ۵۰ شیث علیہ السلام پر اُترے۔

۱۴۔ حضرت آدم علیہ السلام کے مدفن کے بارے میں اختلاف ہے لیکن مشہور یہی ہے کہ آپ کا جسم اطہر اسی پہاڑ کے دامن میں دفن کیا گیا ہے جہاں زمین پر

آپ کو اُتارا گیا تھا۔

۱۵۔ حضرت نوح علیہ السلام نے حضرت آدم کے تابوت کو کشتی میں رکھا، ایک روایت کے مطابق طوفان کے بعد بیت المقدس میں اور دوسری روایت میں دوبارہ ہند میں دفن کیا۔ اماں حوا کی قبر بھی جدہ میں ہے جہاں آپ کو اُتارا گیا تھا۔

۱۶۔ حضرت شیث علیہ السلام نے وفات پائی تو ان کی قبر انور بھی ہند میں بنائی گئی ان کے جانشین انوش تھے۔ انوش کے بیٹے قینان اور پوتے محلل ایل تھے۔

۱۷۔ اہل فارس کا کہنا ہے کہ حضرت محلل ایل سات اقلیم کے بادشاہ تھے، انہوں نے عراق میں اپنی سلطنت قائم کی وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے زمین سے درخت کاٹ کر شہر اور بلند قلعے تعمیر کئے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رہائش اور فوجی مقاصد کے لئے قلعے محلل ایل کے زمانے میں تعمیر ہونا شروع ہو گئے تھے مگر کسی دیگر روایت سے اس کی تائید نہیں ہوتی، نہ آثار ملتے ہیں۔

۱۸۔ حضرت محلل ایل کے متعلق یہ روایت بھی ہے کہ بابل (باب ایل) (اللہ کا گھر) شہر انہوں نے بسایا تھا اور سوس اقصیٰ کی بنیادیں انہوں نے رکھی تھیں۔

۱۹۔ انہوں نے ابلیس اور شیاطین کو زمین کے اطراف اور پہاڑی دروں کی طرف مار بھگایا اور لاتعداد باغی کافر جنوں کو ہلاک کیا ان کے سر پر تاج ہوتا تھا وہ لوگوں سے خطاب بھی کرتے تھے، ان کی حکومت چالیس سال رہی دیگر ذرائع سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی۔

۲۰۔ حضرت حنوک یعنی ادریس علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے درس و

تدریس کا آغاز کیا، قلم سے لکھنے کا آغاز کیا اور ترویج علم کیلئے کوشاں رہے۔

۲۱۔ حضرت ادریس علیہ السلام علم رمل اور ستارہ شناسی کے بھی ماہر تسلیم کئے جاتے ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ سے علم رمل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک نبی ریت پر خط کھینچا کرتے تھے جس شخص کا خط ان کے خط کے موافق پڑتا اُسے چھپی ہوئی چیزوں کا علم ہو جاتا''۔

۲۲۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام سے لے کر نوح علیہ السلام تک دس قرنوں کا فاصلہ ہے اور اس عرصے کے دوران جتنے لوگ پیدا ہوئے تمام اسلام پر تھے۔

۲۳۔ قرآن مجید کی سورۂ عنکبوت میں ہے کہ ''بے شک ہم نے نوح علیہ السلام کو بھیجا ان کی قوم کی طرف تو وہ ٹھہرے رہے ان میں پچاس کم ہزار سال آخر کار گھیر لیا ،طوفان نے ان کو اس حال میں کہ وہ ظالم تھے پس ہم نے نجات دی نوح علیہ السلام اور کشتی والوں کو اور بنایا ہم نے اس کشتی کو ایک نشانی سارے جہانوں کیلئے ۔۔۔۔'' اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ۹۵۰ سال تک تبلیغ کرتے رہے پھر طوفان آیا لیکن یہ بات طے ہے کہ آپ طوفان کے بعد زندہ رہے۔

۲۴۔ قرآن مجید سے تو صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ آپ بعثت کے بعد ۹۵۰ سال کی عمر تک مسلسل تبلیغ کرتے رہے اور ایک دوسری روایت کے مطابق طوفان کے بعد آپ ۶۰ سال تک زندہ رہے۔

خلاصۂ کلام

سابقہ بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ

۱۔ آدم علیہ السلام سے نوح علیہ السلام تک دس نسلیں تمام کی تمام مسلمان تھیں مگر ان کی اولادوں میں سے بعد میں لوگ بت پرست اور مشرک ہو گئے۔

۲۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی وفات اور حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت کے درمیانی عرصے میں شیطان نے عیاری سے ان کی اولاد میں بت پرستی اور شرک پھیلا دیا حتی کہ نوح علیہ السلام کے ساتھ صرف ۸۰ مسلمان رہ گئے باقی سب کافر ہو گئے۔

۳۔ یہ کافر مشرک بت پرست زیادہ تر ہندوستان کے رہنے والے تھے اور حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ۹ نسلوں کے آخری لوگ تھے جن کی ہدایت کیلئے نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا گیا۔

۴۔ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس تابوت سکینہ بھی تھا جس میں انبیاء کے عہد نامے ان کی تصویریں اور حالات زندگی بھی تھے اس تابوت میں شیث علیہ السلام ادریس علیہ السلام اور خود نوح علیہ السلام پر اترنے والے ۸۲ صحیفے اور آدم علیہ السلام پر اُترنے والے ۴۰ اوراق بھی تھے۔

۵۔ عرب یہودی، عیسائی یورپی، عراقی، شامی، فلسطینی، یونانی، ایرانی سام کی اولاد ہیں۔ ہند اور افریقہ کے کالے حام کی نسل ہیں اور ترکستان، روس، چین ،منگولیا، جاپانی اور دیگر یافث کی اولاد ہیں۔

۶۔ حضرت حام کو نوح علیہ السلام نے براعظم افریقہ اور ہندوستان کے علاقے دیئے جو اس وقت آپس میں جڑے ہوئے تھے۔ حضرت حام نے اپنی رہائش ہند میں رکھی، ہندوؤں کا پہلا اوتار کرشن حضرت حام ہی کی اولاد میں سے حکمران تھا جس کا دارالحکومت دوارکا تھا۔

۷۔ حضرت آدم علیہ السلام کی جنت میں زبان عربی تھی اس لئے دنیا کی پہلی زبان بھی عربی تھی لیکن زمین پر اترنے کے بعد آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو ایک ہزار زبانیں سکھائیں جو دنیا کے مختلف علاقوں میں بولی جاتی ہیں، پہلی دس پشتوں کی زبان زیادہ تر عربی اور دین اسلام تھا۔ طوفان کے بعد بابل عراق میں مختلف زبانیں گھل مل گئیں اور ہر علاقے اور ملک کی زبان مختلف ہوتی چلی گئی یہ رنگ، نسل اور زبان کا فرق بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے وہ ہر رنگ و نسل و زبان کے لوگوں کی حقیقت و زبان کو جانتا ہے۔

۹۔ طوفان کے بعد ہند میں حضرت حام اور ان کی اولاد کی قدیم ترین زبان سنسکرت بنی پھر جیسے جیسے آبادی بڑھتی اور پھیلتی گئی، مختلف قبائل اور علاقوں کے لوگوں کی زبان مختلف ہوتی چلی گئی حتیٰ کہ ہر سو میل بعد زبان بدل جاتی ہے ان زبانوں میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان پنجابی تھی، ہندو قدیم ترین مذہب کے وارث ہیں جن کے پاس شیث علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے ۸۲ صحیفے اور آدم علیہ السلام کے اوراق اب تک اصل شکل میں موجود ہیں، جو ناڈیوں کی شکل میں ہیں جسے وہ اپنی زبان میں ویدیا بید کہتے ہیں۔

۱۰۔ سام حام اور یافث تینوں بھائی اور ان کی اولادیں اگرچہ مختلف علاقوں میں پھیل گئیں لیکن ان میں باہمی میل جول، رشتے داریاں، تجارتی میل جول اور سیر وسیاحت کے تعلقات موجود رہے۔ ہند کے لوگ سام اور یافث کی اولادوں کے علاقوں میں آتے جاتے رہے اور سام اور یافث کی اولاد بھی اپنے اجداد کی دوسری نسلوں سے ملتے جلتے رہے اور یہ ہر ایک دوسرے کے علاقوں میں جا کر بستے رہے جیسے مشرق وسطیٰ کے سامی ہندوستان میں آ کر آباد ہو گئے اور حام کی اولاد کے زط یا جاٹ (راجپوت) یمن اور عرب ریاستوں میں جا کر آباد ہو گئے اور اب تک وہاں موجود ہیں۔اسی طرح سام کی اولاد میں سے بہت سے لوگ واپس آ کر ہندوستان پر قابض ہو گئے اور حامی نسل کے لوگ ان کے ماتحت ہو گئے، عرب قافلے تجارت کے لئے ہند آتے جاتے رہے ہند سے لوگ یمن اور عرب علاقوں میں جاتے رہے اور اس طرح حام اور سام کی نسلیں آپس میں ری مکس ہو گئیں۔ اس لئے ہندوستان میں دنیا کی ہر نسل کے لوگ موجود ہیں۔ حام، سام اور یافث کی اولادیں حج بیت اللہ کیلئے مکہ آتی جاتی رہیں، خاص طور پر ہندوستان کو اپنے اجداد کا وطن سمجھتے ہوئے دوسرے ملکوں کے لوگ ہندوستان آتے تھے حتیٰ کہ سب کے آخر میں انگریز بھی ہند کو سونے کی چڑیا سمجھتے ہوئے لوٹنے آ گئے۔

آریہ قوم چند ہزار سال پہلے وسطی ایشیاء سے وسطی پنجاب اور گنگا جمنا کے دوابہ کے علاقے میں آ کر بستے چلے گئے اس طرح ہند کے اصل حکمران یہ ہو گئے اور اصل دراوڑ شودر کہلائے۔ یافث کی اولاد روسی علاقے اور منگولیا سے ہندوستان آئی اور حکمران رہی۔ اہل عرب کہتے ہیں کہ ہندوستان سے ان کا تعلق صرف چند ہزار سال کا نہیں بلکہ پیدائش سے لے کر یہ ملک ان کا پدری وطن ہے عربوں کا یہ دعویٰ درست ہے کیونکہ ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو ساری نسل انسانی کا پدری وطن ہندوستان ہے۔

دوسرا باب

طوفان نوح کے بعد ابراہیم علیہ السلام تک

ابن جریر، ابن ابی حاتم اور حاکم کے مطابق ہندوستان کی اس سرزمین جس میں حضرت آدم علیہ السلام اترے اور مقیم رہے اس کا نام ''دجنا'' ہے یہ دجنا ہندی کا دکھنا یا دکن ہے جو جنوبی ہند میں واقع ہے۔ زمانہ قدیم سے عرب ملکوں میں اجناس، خوشبوئیں اور مصالحے اس جنوبی ہند سے جاتی رہی ہیں یہ چیزیں بحری راستے سے دوارکا اور بمبئی وغیرہ سے اور زمین راستے سے سندھ اور پنجاب سے عرب جاتی تھیں۔ ان میں جنت کے پھل کیلے، سیب، آم، امرود، لیموں، چھوہارے وغیرہ شامل ہیں۔ ہند کا علاقہ اجناس پھولوں پھلوں کے لحاظ سے زرخیز اور جنت ارضی تھا۔

آدم علیہ السلام سے لے کر نوح علیہ السلام تک دس نسلیں ہندوستان میں رہیں، طوفان نوح بھی ہندوستان سے شروع ہوا، طوفان کے بعد یہ علاقے حام اور اس کی اولاد کے حصے میں آئے، نوح علیہ السلام نے بقیہ زندگی یہیں گزاری، دوسرے بیٹوں کے علاقوں میں بھی جاتے رہے۔ حج کیلئے مکہ بھی آتے جاتے رہے لیکن زیادہ عرصہ ہندوستان میں رہے، وہیں وفات پائی اور وہیں ان کا مدفن ہے جس کا ذکر آگے آئے گا حضرت حام کی اولاد بھی ہند میں رہی۔ پورے ہندوستان اور افریقہ میں پھیل گئی اس نے ہند میں ابتدائی تمدن کی بنیاد رکھی۔ موہنجوداڑو اور ہڑپہ کی تہذیبیں اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ بابل، موہنجوداڑو اور ہڑپہ کی تہذیبیں ایک ہی دور کی ہیں اور ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔ ہندو حام کو شام بولتے ہیں ان کے تمدن اور تہذیب کی بنیاد وہی دینی تعلیمات تھیں جو نوح علیہ السلام نے انہیں دی تھیں، ان کے پاس جو

آسمانی کتابیں یا صحیفے تھے، وہ بھی نوح علیہ السلام کے توسط سے ان تک پہنچے، اسی لئے وہ نوح علیہ السلام کی اُمت ہیں لیکن ان کو پتہ نہیں کہ ان کا نبی کون تھا۔

حضرت نوح علیہ السلام کے فراہم کردہ صحیفے یا آسمانی کتابیں اب تک ہندوؤں نے محفوظ رکھی ہیں۔ حام اور سام کی نسل نے یہ صحیفے زبانی یاد کئے اور یہ سینہ بہ سینہ نسل در نسل منتقل ہوتے رہے۔ اور اب تک وہ یاد کئے جاتے ہیں کتابی شکل میں بھی آ گئے ہیں، لیکن اصل صحیفے ناڈیوں کی شکل میں موجود ہیں جن کو چھیڑا نہیں گیا۔

ان کو ہندو وید یا بید کہتے ہیں اور برہمنوں کے سوا ان کو کوئی پڑھ نہیں سکتا، ان ویدوں میں قدیم ترین علم موجود ہے اور قرآن مجید میں آیا ہے کہ "یہ قرآن مجید زبر الاولین میں موجود ہے" یہ زبر الاولین ویدوں کی شکل میں اب تک ہندوؤں کے پاس موجود ہیں مگر وہ ان کی تعلیمات کو عام نہیں کرتے نہ کسی کو پڑھنے دیتے ہیں۔ ان کو ہندو رگ وید (جو سب سے بنیادی اور بڑی وید ہے) یجر وید، سام وید اور اتھر وید کہتے ہیں حام اور سام علیہ السلام کی نسل میں سے ایک خاص طبقہ (برہمن) ہمیشہ سے ان ویدوں کا حافظ چلا آ رہا ہے یہی ویدیں وہ صحیفے ہیں جن کو قرآن مجید نے زبر الاولین، بیّنات اور صحف الاولیٰ کہا ہے۔

یہ نسل انسانی کے پہلے دور کے صحیفے ہیں، جن کے تحفظ کا اللہ تعالیٰ نے یہ اہتمام کیا ہے کہ ان میں سے ایک حرف بھی تبدیل نہیں ہوا۔ ہندو ان کو مقدس متبرک اور آسمانی کہتے ہیں کہ وہ بھگوان یعنی خدا تعالیٰ کا قدیم اور اولین کلام ہے۔ وہ صحیح کہتے ہیں لیکن ان کو ان کا صحیح ادراک اور شعور نہیں ہے، جس دن ان کو ان کا ادراک ہو گیا اُس دن وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آخری رسول محمد رسول اللہ ﷺ کے دل سے

شیدائی ہو جائیں گے، پہلے یہ ویدیں برہمنوں کے ایک خاص طبقہ کے نسلا درنسل حافظے میں محفوظ رہیں۔ سب سے پہلے ایک انگریز میکس مُلر نے بڑی مشکل اور سخت محنت کر کے برہمنوں کی منت سماجت کر کے ویدوں کو اُنکے حافظوں سے سن کر اسے تحریری و کتابی شکل دی۔ کیونکہ برہمن اور پنڈت نہیں چاہتے تھے کہ ویدوں کو ان کے علاوہ کوئی دوسرا سنے یا کتابی شکل دے مگر بڑی مشکل سے ویدوں کے کچھ حصوں کو کتابی شکل میں لانے میں کامیاب ہو گئے۔

دراصل یہی صحف اُولیٰ جو آدم علیہ السلام، شیث علیہ السلام، ادریس علیہ السلام اور نوح علیہ السلام پر ہدایت انسانی کیلئے اُترے اور طوفان کے بعد نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سام، حام اور یافث اور ان کی نسل کو منتقل کیئے۔ حام اور سام کی نسل نے نسل درنسل ان کی حفاظت کی اور ان میں کسی قسم کی تحریف نہیں ہونے دی۔ ویدوں کی شکل میں یہ صحف اُولیٰ اب بھی اصل حالت میں موجود ہیں۔

کیا ہی اچھا ہو کہ کوئی ان کو آسان اُردو میں ترجمہ کر کے کتابی شکل میں پیش کر دے تا کہ نسل انسانی اس سے فیض یاب ہو سکے کیونکہ یہ صحیفے اور جن پر یہ صحیفے اُترے سب کی نظر میں قابل احترام ہیں اور یہ سب کیلئے فائدہ مند بھی ہیں، پوری انسانیت کی وراثت ہیں صرف چند ہندوؤں کی ذاتی وراثت نہیں ہیں، یہ پیدا کرنے والے کی وراثت ہیں اس پر مسلمانوں، یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر انسانوں کا مشترکہ حق ہے، اب ہم ان ویدوں کے احکام وعلوم کا ایک مختصر جائزہ پیش کرتے ہیں

وید یا بید

وید یا بید کے معنیٰ ہیں جاننا، سمجھنا، علم حاصل کرنا، ہندو ان کو کلام الٰہی کہتے ہیں لیکن ان کو یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ کلام الٰہی کس پر نازل ہوا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وید شروتی گیان (سنا ہوا علم یا سنا جانے والا علم) ہے کیونکہ وید کتابی شکل میں نہ تھے اور شروع سے اہل علم کے حافظوں میں محفوظ تھے۔ تمام ہندو مانتے ہیں کہ وید ایک تھا جس کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، یہ چار حصے درج ذیل ہیں۔

رگ وید — جو بڑا اور اصل وید ہے

یجر وید

سام وید — یہ رگ وید ہی کے حصے ہیں

اتھر وید

ہندو کہتے ہیں کہ

۱۔ وید دیودانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کلام الٰہی ہیں۔

۲۔ وید برہم کا نج گیان۔۔۔۔۔(خدا کا ذاتی علم ہیں)

وید دو طرح کے ہیں

۱۔ وید منتر شروتی ۔۔۔۔۔۔۔ (محکمات کا علم)

۲۔ وید تنتر شروتی ۔۔۔۔۔۔۔ (متشابہات کا علم)

۳۔ وید آدھ گرنتھ ۔۔۔۔۔۔ (خدا کا قدیم کلام یعنی اولین صحائف ہیں)

میکس مُلر نے لکھا ہے کہ یہ وید

”آرین انسان (قدیم انسان) سے وابستہ سب سے پہلے بولے اور پڑھے جانے والے آسمانی الفاظ ہیں، ان کا تعلق دنیا اور ہندوستان کی تاریخ سے ہے یہ پچھلی نسلوں کی یادگار ہیں“

راسخ العقیدہ ہندو مانتے ہیں کہ وید غیر انسانی کلام ہیں، کلام الٰہی ہیں ان میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز اور مرزا مظہر جانِ جاناں نے وید کو الہامی کتاب مانتے ہوئے، ہندوؤں کو اہل کتاب کا مرتبہ دیا ہے دیگر اکابرین نے بھی ویدوں میں دیئے گئے کلام کو خدا کا کلام مانا ہے یہ تو سب جانتے ہیں کہ وید خدا کا قدیم ترین کلام ہے لیکن یہ کلام اب تک عوام کے سامنے نہیں آیا، یہ قدیم کلام سنسکرت میں ہے جس سے 99% ہندو بھی ناواقف ہیں وہ ویدوں کو مقدس مانتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ ان میں کیا لکھا ہے کیونکہ برہمنوں نے ویدوں کے کلام کو کبھی عوام میں عام نہیں ہونے دیا۔

اب یہاں ویدوں کا کچھ کلام بطور ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ یہ واقعی الٰہی کلام ہے انسانی کلام نہیں اس کا موازنہ قرآن سے کر کے سمجھا جا سکتا ہے، یہاں ان ویدوں کا اردو ترجمہ دے رہا ہوں اگر کسی نے وید اور قرآن کا موازنہ کرنا ہے تو کتاب ”اگر اب بھی نہ جاگے تو“ ملاحظہ کرے جو شمس نوید عثمانی کی تصنیف ہے۔ چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

☆ اس دنیا بنانے والے کے لئے تعریف ہے جو دینے والا اور رحیم ہے (رگ وید)

☆ ہم کو ہمارے فائدے کیلئے سیدھے راستہ پر لگا۔(یجر وید)

☆ وہ عظیم ایشور زمین وآسمان کا مالک ہے۔(رگ وید)

☆ پرماتما سب پرجا(مخلوق) کو بناتا ہے۔(اتھر وید)

☆ پرماتما ایک ہے وہ مہربان خیرات کرنے والے آدمی کو رزق دیتا ہے۔ (رگ وید)

☆ پرماتما کھاتا نہیں ہے دوسروں کو کھلانے کا انتظام کرتا ہے۔(رگ وید)

☆ اس پرمیشور کی کوئی مورتی نہیں بن سکتی۔(یجر وید)

☆ سب سمتیں اُسی کی ہیں۔(رگ وید)

☆ دنیا کا خالق مشرق، مغرب اوپر نیچے سب جگہ ہے۔(رگ وید)

☆ خدا کی آنکھ ہر طرف ہے خدا کا منہ ہر طرف ہے۔(رگ وید)

☆ وہ ہم سے قریب ترین اور محافظ ہے۔(رگ وید)

☆ جو دو آدمی خفیہ بات کرتے ہیں، تیسرا ایشور ان سب کو جانتا ہے(اتھر وید)

☆ جو زمین اور آسمان میں یا اس کے اوپر ہے اسے ایشور دیکھتا ہے۔ (اتھر وید)

☆ کل جانداروں کے اوپر قدرت رکھنے والے خدا نے دن اور رات کا سلسلہ قائم کیا۔(رگ وید)

☆ نہ زمین اور آسمان اس خدا کے محیط ہونے کی حد کو پا سکتے ہیں نہ آسمان کے کرے نہ آسمان سے برسنے والا مینہ، سوائے اُس خدا کے کوئی اور دوسرا اس خلقت پر قدرت نہیں رکھتا(رگ وید)

☆ انسان کو چاہئے کہ سچائی کے راستے پر عاجزی سے چلے۔(رگ وید)

☆ خالق نے سورج اور چاند کی مثل سابق خلقتوں کے رچا(رگ وید)

☆ قابل پرستش زمین وآسمان کو سچے راستوں پر چلانے والے پرمیشور سے عاجزی سے ہاتھ اوپر اٹھا کر دعا کرو۔(رگ وید)

☆ خدا درحقیقت بہت بڑا ہے۔(اتھروید)

☆ خدا کے قوانین کوئی بدل نہیں سکتا۔(اتھروید)

☆ خدا نے حق وباطل کی کیفیت کو سمجھ کر حق کو باطل سے جدا کر دیا اور حکم دیا کہ اے لوگو! حق پر ایمان لاؤ، باطل پر مت ایمان لاؤ۔(یجروید)

☆ اے خدا! زمین وآسمان تیرے رُعب سے کانپتے ہیں تو بدکار کو اپنے قہر سے مارتا ہے اور نیکی کرنے والے کیلئے روحانیت کی عظمت قائم کرتا ہے۔(رگ وید)

☆ اے پرمیشور تو سب سے اول ہے اور سب سے زیادہ عالم ہے(رگ وید)

☆ تو ہی عمل کر تو ہی اس کا پھل بھوگ۔(یجروید)

☆ اے لازوال قادر مطلق تو اس قدر بیش قیمت ہے کہ میں تجھ کو کسی قیمت پر نہ چھوڑوں نہ ہزار کیلئے نہ اربوں کیلئے نہ سینکڑوں دنیوی نعمتوں کیلئے۔(رگ وید)

☆ جو اپنی کمائی اکیلا کھاتا ہے وہ گناہ کھاتا ہے۔(رگ وید)

☆ جو ترس کے قابل یتیم روٹی کے طالب کو روٹی ہوتے ہوئے بھی مدد نہیں دیتا اور دل سخت کر کے خود کھاتا رہتا ہے اس کو مصیبت آنے پر کوئی راحت نصیب نہیں ہوتی۔(رگ وید)

غور سے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وید کے یہ سب مضامین قرآن مجید میں دئے گئے مضامین سے ملتے جلتے ہیں۔

قرآن میں آسمانی کتابوں اور صحیفوں کا ذکر

قرآن مجید میں صحف اُولیٰ اور زبرالاولین کا ذکر ہے۔

☆ ''اور وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے رب کی طرف سے ہمارے پاس کوئی غیر معمولی ثبوت کیوں نہیں لاتا؟ کیا ان کے پاس صحف اولیٰ میں جو کچھ بھی ہے (اس کی شکل میں) واضح دلیل نہیں آگئی۔ (سورۂ طہٰ ۱۳۳)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اولین صحیفے غائب نہیں ہو گئے بلکہ آج بھی دنیا میں موجود ہیں جسے قرآن دلیل کے طور پر پیش کر رہا ہے۔

☆ ''بے شک زُبرالاولین میں یہ (قرآن) ہے۔ (سورۂ شعراء)

زبر کے لفظی معنی ہیں بکھرے ہوئے اوراق اور زبرالاولین کا مطلب ہے (سب سے پہلے بکھرے ہوئے اوراق) جسے ہندو آدھ گیان یا آدھ گرنتھ کہتے ہیں جس کا مطلب ہے قدیم یا اولین بکھرے ہوئے اوراق۔

☆ ''اور ہم نے آپ سے پہلے مرد (رجال) ہی رسول بنا کر بھیجے تھے، جن پر ہم وحی کرتے تھے، اگر تم کو معلوم نہیں تو اہل ذکر سے پوچھ لو، ان کو ہم نے بیّنات اور زُبر کے ساتھ بھیجا تھا، تا کہ لوگوں پر واضح ہو سکے کہ ان پر کیا اُترا تھا اور تا کہ وہ غور و فکر کر سکیں۔ (سورۂ نحل۔ ۴۳،۴۴)

بیّنات سے مراد صاف صاف سمجھ میں آنے والے بیانات یعنی محکمات اور

زبر سے مراد متشابہات یا تمثیلی انداز میں بیان کیئے گئے واقعات جیسا کہ رگ وید میں ہے کہ ''میں واقعات کو حمد کے پیرائے میں تمثیلی زبان میں بیان کرتا ہوں''

ویداولین زبر ہیں اوراولین محکمات ہیں، ویدوں میں صرف آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام کا تذکرہ ملتا ہے اور آسمانوں کے رسول اول احمد ﷺ کے حالات و واقعات اور بعثت کی پیش گوئیاں ملتی ہیں۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام اور طوفان نوح کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' ۔۔۔۔۔۔ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرر ہے ہیں اس سے پہلے نہ تم ان کو جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم ۔۔۔ (سورۂ ہود)

احادیث میں آسمانی صحیفوں کا ذکر

قرآن مجید نے چار کتابوں تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید کے علاوہ صحف اُولی، صحف ابراہیم وموسیٰ علیہم السلام کا ذکر کیا ہے۔حدیث شریف میں حضور نبی کریم ﷺ نے ۱۰۴ صحیفوں کا ذکر کیا ہے، حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کل کتنے صحیفے اُترے تو آپ ﷺ نے جوابا فرمایا،''۱۰۴ صحائف اُترے'' جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

50 صحیفے	حضرت شیث علیہ السلام پر
30 صحیفے	حضرت ادریس علیہ السلام پر
2 صحیفے	حضرت نوح علیہ السلام پر

10 صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر

10 صحیفے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر

2 صحیفے حضرت داؤد علیہ السلام پر

کل 104 صحیفے

اس کے علاوہ تفسیر کشاف اور معارج النبوت میں بتایا گیا ہے کہ دس صحیفے آدم علیہ السلام پر بھی اُترے اس کے علاوہ ان پر ۴۰ متفرق اوراق بھی اُترے تھے، حدیث میں ان کا ذکر نہیں اہل علم مزید تحقیق کر سکتے ہیں۔

اولین میں پہلی دس انسانی نسلیں شامل ہیں جن میں چار رسول اور نبی گزرے یعنی حضرت آدم علیہ السلام، حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ادریس، حضرت نوح علیہم السلام، چنانچہ ان پر اترنے والے کل ۸۲ صحیفے ہیں۔

50 صحیفے حضرت شیث علیہ السلام پر

30 صحیفے حضرت ادریس علیہ السلام پر

2 صحیفے حضرت نوح علیہ السلام پر

نسل انسانی کے اولین صحیفے یہی ۸۲ صحف اُولیٰ اور زبر الاولین کہلاتے ہیں ویسے اُمت محمدی ﷺ کیلئے تو تمام ۱۰۴ صحائف صحف اُولیٰ ہیں۔

نوح علیہ السلام طوفان کے بعد اپنے بیٹوں سام، حام اور یافث اور ان کی اولادوں کے نبی تھے، یہ ۸۲ صحیفے اور حضرت آدم پر اترنے والے چالیس اوراق تابوت سکینہ میں محفوظ تھے اور انہوں نے یہ صحیفے سام، حام اور یافث کی اولاد کو منتقل کئے۔ حام اور اس کی اولاد ہند میں آباد ہوئی، اس کے پاس بھی یہ ۸۲ صحیفے موجود تھے

اور خاص مذہبی خاندانوں کے حافظے میں نسل در نسل موجود رہے حتی کہ وہ کتابی شکل میں سامنے آئے یہی ۸۲ آسمانی صحیفے موجودہ ہندوؤں کو وراثت میں ملے، حضرت حام اور ان کی نسل نے ان کی بھرپور حفاظت کی اور وہ اب تک ویدوں کی شکل میں محفوظ ہیں۔

ویدیں ہی اولین کے ۸۲ صحیفے ہیں گویا رگ وید، یجر وید، سام وید اور اتھر وید آسمانی صحائف پر مبنی خدا کا کلام ہیں جس کا کچھ حصہ پہلے اوراق میں دیا جا چکا ہے۔

ہندوؤں کی باقی کتابیں اُپنشد اور پران وغیرہ ویدوں کی تفسیریں ہیں، ان کے علاوہ ہندوں کی مقدس کتابوں میں بھگوت گیتا اور شری کرشن چندر کی ۹۰ پیشین گوئیاں ہیں جن میں سے ایک پیشن گوئی کراچی کے رسالے راجپوت کے ذریعے مجھ تک پہنچی۔ باقی ۸۹ پیشین گوئیاں اگر کسی کے پاس ہوں تو میری پیاس بجھانے کیلئے مجھے ارسال کریں، میں اس کا بے حد شکر گزار رہوں گا۔

ویدوں کے کچھ حصوں کا علم بھی مجھ تک مختلف کتابوں کے ذریعے پہنچا جن کا ذکر کتاب کے آخر میں کتابیات میں کیا جائے گا اگر کسی کے پاس چاروں ویدوں کا اردو ترجمہ موجود ہو تو مجھے عنایت فرمائے تاکہ ریسرچ پایہ تکمیل تک پہنچ سکے۔

شری کرشن کے بارے میں بہت سے مسلمان علماء نے بھی نبی ہونے کا گمان کیا ہے لیکن کسی کے پاس ٹھوس دلائل موجود نہیں، میں نے راجپوت نامی رسالے میں شری کرشن کی یہ پیشین گوئی پڑھی تھی کہ "دنیا میں صرف تین شام (مقناطیسی روحانی کشش رکھنے والے) ہیں ایک تو آدم علیہ السلام تھے، دوسرا میں (کرشن) ہوں اور تیسرے وہ ہیں جو سرزمین عرب میں پیدا ہوں گے ان کے نام کے ساتھ دو میم ہوں گے اور ان کی اہلیہ میری بیوی سے زیادہ باصلاحیت اور اعلیٰ خوبیوں کی مالک ہوگی"

اگر یہ پیشین گوئی صحیح ہے اور ثابت ہے کہ یہ پیشین گوئی سری کرشن ہی کی ہے تو مجھے یہ ماننے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ شری کرشن بنی تھے کیونکہ یہ پیشین گوئی نبی کے سوا کوئی کر ہی نہیں سکتا، کوئی نبی ہی ہزاروں سال پہلے یہ بات کہہ سکتا ہے، کسی عام شخص کیلئے یہ بات ممکن ہی نہیں۔

شری کرشن اپنی اس پیشین گوئی کے علاوہ بھگوت گیتا میں دی گئی تعلیمات سے بھی صاف ظاہر ہورہے ہیں کہ وہ اوتار یا نبی تھے انسان تھے مگر ہندوؤں نے باقی اُمتوں کی طرح اُن کو بھگوان قرار دے دیا جیسے یہودیوں نے عزیر علیہ السلام کو خدا اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دے دیا حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ انسان تھے خدا نہ تھے نہ خدا کے بیٹے تھے۔

شری کرشن کو نبی مانا جاسکتا ہے لیکن بھگوان نہیں ان کا زمانہ ۵ ہزار قبل مسیح بتایا جاتا ہے ان کا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کا زمانہ ہے وہ حام علیہ السلام کی تیسری چوتھی نسل میں سے تھے یہی ان کا دور بنتا ہے۔ دوارکا ان کا دارالحکومت تھا اور کورو پانڈو دونوں ان کے رشتے دار تھے مگر وہ پانڈوؤں کے ساتھ تھے جو حق پر تھے، وقت کے بادشاہ تھے رنگ کے کالے تھے کہ حضرت حام کی اولاد تھے۔

نوح علیہ السلام کی اولاد میں نبوت کا وعدہ کیا گیا تھا اس لئے ہوسکتا ہے کہ کرشن حام کی اولاد میں سے نبی ہوئے ہوں جیسے سام کی اولاد میں سے ہود علیہ السلام نبی تھے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد صحف اُولیٰ کی محافظ تھی، اب تو بھید کھل چکا ہے اب تو ہندوؤں کو چاہئے کہ وہ بغیر کسی تحریف کے

ویدوں یعنی صحف اولیٰ کی تعلیمات پر عمل کریں اور نبی آخرالزماں ﷺ کو مان لیں جس کی ویدوں میں تلقین کی گئی ہے۔ ویدوں کا سنسکرت سے اردو میں ترجمہ کر کے انہیں عام کریں تا کہ دنیا بھر کے لوگوں کو پتہ چلے کہ صحف اولیٰ کیا تھے جن میں خدا کی وحدانیت کی تعلیم دی گئی، بھگوت گیتا میں وحدانیت کی تبلیغ کی گئی ہے، لیکن بھگوان کے کلام کو شری کرشن کا کلام بنا دیا گیا ہے اور انہیں بھگوان بنا دیا گیا ہے، اللہ ان کو ہدایت دے۔

ہندومت ویدوں کے آئینے میں

ہندو خود اعتراف کرتے ہیں کہ وید اور بھگوت گیتا بھگوان کا کلام ہے، ہندوؤں کے خواص اس کے قائل ہیں کہ یہ بھگوان کا کلام ہے لیکن بے علم عوام کہتے ہیں کہ کرشن جی خود ہی بھگوان تھے حالانکہ وہ انسان تھے ان کے بیوی بچے بھی تھے اور وہ انسانی حاجتیں بھی رکھتے تھے۔

ویدوں میں کیا ہے؟ خدا کی وحدانیت، ارواح کے آسمانی پیغمبر اول یعنی حقیقت احمدیہ کی تفصیلات، خاتم الانبیاء کے حالات زندگی، روحانی کمالات، معجزے اور آپ ﷺ کے بارے میں پیشین گوئیاں اور دین اسلام کی بنیادی تعلیمات ہی ملتی ہیں جو ۸۲ آسمانی صحیفوں میں موجود تھیں۔ ان میں قصہ آدم وحوا علیہما السلام اور ابلیس موجود ہے، منو یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی تعلیمات موجود ہیں۔ طوفان سے قبل والی اُمت تو غرق ہو گئی مگر ان کے بیٹوں سام، حام اور یافث اور ان کی اولادوں پر مشتمل اُمت موجود ہے۔ ہندوؤں کو حام علیہ السلام کے ذریعے جو تعلیمات وصول

ہوئیں وہ نوح علیہ السلام اور ان سے پہلے پیغمبروں ہی کی تعلیمات تھیں۔ ہندو اپنی ویدوں کا دیانتداری سے مطالعہ کریں جن میں سب آسمانی تعلیمات و ہدایات موجود ہیں۔

ویدک مت

ہندو اپنے دھرم کو آریہ دھرم، سناتن دھرم، ویدک مت کہتے ہیں۔آریہ سے کیا مراد ہے، آریہ کے معنی ہیں بڑا بزرگ شریف، قابل عزت، قابل پرستش، لائق تعظیم تو آریہ دھرم کے معنی بڑے بزرگ، قابل پرستش لائق تعظیم لوگوں کا لایا ہوا دھرم (یعنی اسلام)۔ کیونکہ آدم تا نوح سب کا دین دھرم اسلام تھا۔

آریاورت کے معنی ہیں، آریاؤں کے رہنے کا مقام یعنی حضرت آدم علیہ السلام تا نوح علیہ السلام دس بڑے بزرگوں کے رہنے کا مقام۔ یہ مقام وہ پاک زمین جو شرقی سمندر سے لے کر مغربی سمندر کے درمیان ہے، یار لوگوں نے آریا کو وسط ایشیاء کے رہنے والی قوم قرار دے دیا ہے۔آدم علیہ السلام تا نوح علیہ السلام اور ان کی اولاد قابل تعظیم یعنی آریا تھی۔ حام کے علاوہ سام کی اولاد اور یافث کی اولاد بھی قابل تعظیم تھی کہ موجودہ تمام انسانی نسل ان تینوں بھائیوں ہی کی اولاد ہے۔ یہ قدیم نسل ہے اور یہ ساری آریہ نسل ہے۔آریا دھرم کے معنی قدیم مذہب ہے جو حضرت آدم علیہ السلام شیث علیہ السلام ادریس علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کا لایا ہوا دین دھرم یعنی اسلام ہے ان کی طرف اترنے والے صحیفوں کو وید کہتے ہیں۔

سناتن دھرم۔۔۔۔کا مطلب بھی قدیم انسانی مذہب، سیدھا راستہ دکھانے والا دھرم

آسمانی صحیفوں میں دیا گیا قدیم دھرم جو حضرت آدم، حضرت شیث، حضرت ادریس اور حضرت نوح علیہم السلام لائے تھے۔

اللہ نے قرآن میں صاف فرمایا ہے کہ اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے، قدیم ترین دین بھی اسلام ہے جو آدم وشیث وادریس ونوح علیہم السلام پر نازل کیا گیا۔ باقی نبیوں اور نبی آخرالزماں ﷺ نے بھی دین اسلام ہی کی تعلیم دی۔ خدا نے دوسرا کوئی دین بنایا ہی نہیں، اس لئے آدم علیہ السلام سے لے کر آخری نبی ﷺ تک سب نے اسلام ہی کی تبلیغ کی اور تعلیم دی۔ اسلام ہی دین فطرت ہے اسلام ہی پہلا یا اولین دین ہے اور اسلام ہی آخری دین ہے جس کی تکمیل محمد ﷺ پر ہوئی اس لئے ہندوؤں سمیت تمام انسانوں کو اس تکمیل شدہ دین کی طرف آ جانا چاہئے کہ اب کوئی اور دین باقی نہیں اگر کوئی ہے بھی تو اس کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

ویدوں میں توحید

☆ ہم سب سے آگے خدا ہی کی عبادت کرتے ہیں (رگ وید)

☆ اے سراپا علم سب کو روشن کرنے والے پرمیشور ہم کو ہدایت اور مغفرت کے لئے صراط مستقیم پر لے چل (یجر وید)

☆ ہم سے ٹیڑھ گمراہی اور گناہ کو دور کر ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور حمد پیش کرتے ہیں (یجر وید)

☆ خدا ایک ہی ہے دوسرا نہیں ہے، نہیں ہے ہرگز نہیں ہے (رگ وید)

☆ وہ ایک ہی ہے دوسرے کی شرکت کے بغیر (رگ وید)

☆ وہ تمام جاندار اور بے جان دنیا کا شان وشوکت کے ساتھ اکیلا حکمران ہے وہ جو انسانوں اور جانوروں سب کا رب ہے، اسے چھوڑ کر ہم کس کی حمد کرتے ہیں اور نذرانے چڑھاتے ہیں (رگ وید)

☆ اسی (خدا) سے آسمانوں میں مضبوطی اور زمین میں استحکام ہے اُس کی وجہ سے اُجالوں کی بادشاہت ہے، آسمان محراب کی شکل میں ٹکا ہوا ہے فضا کے پیمانے بھی اسی کیلئے ہیں، اسے چھوڑ کر ہم کس خدا کی حمد کرتے ہیں اور نذرانے چڑھاتے ہیں (رگ وید)

☆ اس ہستی کی کوئی مورتی یا تصویر نہیں ہے اُس کا نام سراپا حمد ہے (یجر وید)

☆ جو لوگ باطل وجود والے دیوی دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں وہ جہالت کے اندھا کر دینے والے گہرے اندھیرے میں ڈوب جاتے ہیں۔ (یجر وید)

☆ خدا کے سوا کسی کو مت پوجو (رگ وید)

☆ ایشور ہی اول ہے اور تمام مخلوقات کا اکیلا مالک ہے وہ زمینوں آسمانوں کا مالک ہے اسے چھوڑ کر تم کون سے خدا کو پوج رہے ہو۔ (رگ وید)

☆ وہ جن کی عقل پر مادی خواہشات کے پردے پڑے ہوں وہ نقلی خداؤں کو پوجتے ہیں (بھگوت گیتا)

☆ جو آدمی اپنے اعمال میں سے ذاتی غرض نکال کر انہیں پرماتما کی نذر کر دیتا ہے وہ پاپ سے ایسے آزاد ہو جاتا ہے جیسے کنول کا پتا پانی میں رہتے ہوئے بھی تر نہیں ہوتا (بھگوت گیتا)

☆ انسان کی آتما کو پرماتما کے ساتھ جوڑنے کا نام یوگ ہے۔ (بھگوت گیتا)

☆ پرماتما کی لطافت انتہا درجے کی ہے وہ بے حد لطیف ہے اور لطیف ہونے کی وجہ سے پرماتما کو جاننا بہت مشکل ہے (بھگوت گیتا)

☆ خدا محض ایک ہے دوسرا کوئی نہیں ہے۔ (چندوگیا اپنشد)

☆ اس کا نہ باپ ہے نہ ماں نہ ہی اس کا کوئی حاکم ہے (اپنشد)

☆ وہ جسم سے پاک ہے اور پاک ذات ہے (یجر وید)

☆ جو فطری چیزوں کو پوجتے ہیں وہ اندھیرے میں داخل ہیں (یجر وید)

☆ وہ مزید اندھیرے میں ڈوبے ہوئے ہیں جو سمبھوتی (ہاتھ سے بنائی چیز) کو پوجتے ہیں۔ (یجر وید)

☆ اس کے سوا کسی کو پوجا نہ کرو تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ (رگ وید)

☆ ہمیں سیدھے راستے پر چلا اور ہمارے گناہ معاف فرما۔ (یجر وید)

اسم ذات اللہ

اسم ''اللہ'' مختلف قوموں میں مختلف انداز میں پکارا اور لکھا گیا جن میں ایل، ایلیا، الوہ، الوہیم، الہٰ، لاہ، الاہوت، ال+الاہ جن سب کا مطلب اللہ یا الہٰ یا معبود ہے۔

ہندوؤں میں اَلا بھی ہے ایشور بھی ہے، پرمیشور بھی ہے، مہا آتما بھی ہے، صفاتی ناموں میں برہما کا مطلب ہے خالق، پیدا کرنے والا، وشنو کا مطلب ہے پالنے والا، رب، جیسے صفاتی نام بھی ہیں لیکن ذاتی نام الہ ہی ہے۔ ایشور، نظام کائنات چلانے والا، خدا سے جڑنے کیلئے اوم کا ذکر (یعنی سب کچھ وہ) جو خدا سے رابطے اور تعلق پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے مگر خدا سے جڑنے کیلئے گرو، استاد یا مرشد کی ضرورت ہے اس کے بغیر خدا سے جڑا نہیں جا سکتا اور انسان کو نروان حاصل نہیں ہو سکتا

ہندوؤں کی متبرک کتابیں یا مقدس صحیفے

اب تک کی بحث اور حالات و واقعات کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ موجودہ ہندو حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت ہیں کیونکہ طوفانِ نوح علیہ السلام کے بعد حضرت حام کا ہندوستان میں آباد ہونا اور یہاں سے ان کی نسل کا چلنا ثابت ہوتا ہے کیونکہ طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی نسل ان کے تین بیٹوں سام، حام اور یافث سے چلی، بعض کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام کے بیٹوں کے سوا ان کے کسی ساتھی کی نسل نہیں چلی جبکہ قرآن اس کی نفی کرتا ہے۔

ہندوستان میں صرف ان کے بیٹے حام کی نسل چلی جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت

حام کی اولاد یا نسل حضرت نوح علیہ السلام کی بد دعا کی وجہ سے کالی نسل ہے جن میں ہندوستان کے قدیم دراوڑی قبائل شامل ہیں اور براعظم افریقہ کی کالی نسل شامل ہے اس کالی نسل میں سے بھی لازماً انبیاء آئے ہونگے کیونکہ کوئی قریہ یا بستی ایسی نہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کیلئے پیغمبر نہ بھیجے ہوں۔ حام علیہ السلام اگر نبی نہ بھی تھے تو بھی ولی ضرور ہوں گے، حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی زندگی میں 82 آسمانی صحیفوں کی تعلیمات اور شریعت کے طریقے سکھائے جن پر حضرت حام اور ان کی اولاد کاربند ہوئے کیونکہ تاریخ بتاتی ہے کہ ان آسمانی صحیفوں کی نسلِ حام نے حفاظت کی اور ان میں کوئی تحریف نہیں ہونے دی اور ان کی حفاظت کا ذمہ ان کی نسل ہی کے ذمہ تھا جس نے نسل در نسل ان صحیفوں کو حفظ بھی کیا ان پر عمل بھی کیا اور ان کی تعلیمات کو عام بھی کیا طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی میں اور حضرت حام کی زندگی میں ان کی نسل اسلام پر قائم رہی اسے ہی ہندوسناتن دھرم (قدیم سیدھے راستے کا دین) کہتے رہیں۔ احکام شریعت، سیاست، معیشت، معاشرت اور تعلیم پر اس کے اثرات زیادہ نہیں تو کم از کم تین چار نسل تک اثر ضرور رہا ہونگے کیونکہ حضرت حام ہی کی نسل میں کرشن بھی ہوئے جن کے بارے میں شواہد بتاتے ہیں کہ وہ نبی تھے اگر ان کی ۹۰ پیش گوئیاں مل جائیں تو وہ اس کا واضح ثبوت ہیں۔

ان کی صرف ایک پیش گوئی پر میں ان کو نبی ماننے کیلئے تیار ہوں جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ ایسی پیش گوئی کسی نبی کے بغیر کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ انہوں نے پہلا شام (مقناطیسی کشش رکھنے والا، دلوں کو کھینچنے والا) حضرت آدم علیہ السلام کو قرار دیا اور لاریب وہ نبی مرسل تھے۔ دوسرا شام خود کو قرار دیا اور تیسرا شام حضرت محمد ﷺ

کو قرار دیا جوان کے ہزاروں سال بعد دنیا میں تشریف لائے۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر پہلے نبی آدم علیہ السلام پہلے شام ہے دوسرا بھی کوئی نبی (کرشن) ہی شام ہو سکتا ہے کیونکہ سب سے آخری شام بھی خاتم النبیین ہے، ویسے تو تصوف یعنی اللہ سے جوڑنے کی مقناطیسی کشش کی باتیں باقی نبیوں نے بھی کی ہیں لیکن بندے کو رب سے ملانے کی جو طریقت سرکار دو عالم ﷺ نے دی ہے وہ کسی اور نبی نے نہیں دی۔

کرشن دوسرے شام ہو سکتے ہیں آدم علیہ السلام پہلے شام ہو سکتے ہیں لیکن وہ ابتدائی شام ہیں جیسے دین کی تکمیل سرکار ختمی مرتبت پر ہوئی ویسے ہی شامیت مقناطیسیت، بندوں کو رب سے جوڑنے کی طریقت وتصوف کی تکمیل بھی سرکار ختمی مرتبت پر ہی ہوتی ہے کہ ان جیسا نہ کوئی نبی ہے نہ کوئی ولی نہ کوئی صاحب طریقت اور ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ اور اشیاء کی حقیقت بھی کسی پر واضح نہیں تھی، وہی انسانیت کا نکتہ عروج ہیں، انہی پر سب مرتبے ختم ہو جاتے ہیں اب بھی ہندو یوگی تپسیا کرتے ہیں ،یوگ میں مہارت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، کرشن کے بتائے ہوئے یوگ کے طریقوں پر عمل کرتے ہیں ان میں سے جب کسی کی کوشش مقبول ہوتی ہے یا جسے اللہ تعالیٰ یوگ عطا کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنے محبوب ﷺ کا دیوانہ بنا دیتا ہے، اسے سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت ہوتی ہے اور وہ اپنی قوم میں بلند مقام حاصل کرتا ہے، اور وہ ہندوازم کی ذات پات شرک وبت پرستی غرور وتکبر سے پاک ہو جاتا ہے یہ یاد رہے کہ ہندو یوگی ویدوں میں سے جو منتر (وظیفے) پڑھتے اس میں وہ اسم اللہ ذات کے علاوہ اسم محمد ﷺ کے انوار کو دل میں اُجاگر کرتے ہیں اور وہ مکتی یا نجات پا جاتے ہیں، سرکار نبی کریم ﷺ سے فیض پانے والوں میں خود کرشن رام، گرونانک، تلسی داس

، ویاس، بھگت کبیر اور روحانی مقام پانے والے تمام گرو شامل ہیں، خرابی یہ رہی کہ ہندوؤں نے انہی گروؤں کو ہی شیطان کے کہنے پر انکے بت بنا کر پوجا کے لائق خدا بنا لیا حالانکہ انسان انسان ہی ہے وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ بن جائے، خدا کا محبوب (ﷺ) اور پسندیدہ بھی کیوں نہ بن جائے رہتا انسان ہی ہے، خدا نہیں بن جاتا، وہ خدا کا مقرب بن جاتا ہے مگر خدا نہیں بنتا اور نہ کہلاتا ہے۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان ہونا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

انسان کا بڑا مقام ہے انسان ہی کو اس نے اپنا محبوبؐ بنایا اور فرشتوں کے سردار جبرائیل نے ان کے پاؤں چومے، خدا انسان کا راز ہے اور انسان خدا کا راز ہے، انسان کا بڑا مقام ہے اس کو زیب نہیں دیتا اس کا مقام اور مرتبہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ خدا کے علاوہ کسی اور کی پوجا کرے جب انسان خدا کی عبادت اور یوگ میں حد سے گزر جاتا ہے تو خدا اس کو اپنا مقرب بنا لیتا ہے اور جو مالک کا مقرب ہو دنیا کی کوئی طاقت بھلا اس کا کیا مقابلہ کر سکتی ہے یہی بھید انبیاء و مرسلین سمجھاتے رہے مگر اب تک بھی انسان نہیں سمجھا حالانکہ خدا خود کہتا ہے کہ اگر انسان یہ جان لے کہ خدا کے نزدیک اس کا مرتبہ کیا ہے تو وہ کہتا پھرے انا الحق انا الحق مگر یہ انا الحق بھی ایک راز ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ انا الحق کہنے والا انسان خدا یا بھگوان بن گیا، خدا ایک ہے وحدہٗ لاشریک ہے کوئی انسان خدا نہیں بن سکتا مگر خدا کا محبوب اور مقرب بن سکتا ہے کاش یہ راز انسان کی سمجھ میں آجائے کہ انسان رہتا انسان ہی ہے مگر جب وہ خدا کا محبوب بنتا ہے تو خدا اس کی آنکھ بن جاتا ہے اس کی زبان بن جاتا

ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہے۔

تو من شدم من تو شدی من تن شدم تو جاں شدی

انسان نے اسی مقام پر دھوکہ کھایا ہے جو بھی خدا کا مقرب محبوب اور ہم راز ہوا اسے خدا بنا ڈالا حالانکہ یہ مقام آدمی ہے مقام خدا نہیں۔ مقام آدمی وہ ہے کہ جہاں خدا کے علاوہ ہر چیز آدمی کی تابع فرمان بن جاتی ہے اسی مقام پر کسی نے کرشن کو بھگوان بنا دیا کسی نے رام چندر کو خدا جانا اور کسی نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنا دیا، (نعوذ باللہ من ذالک)

ویدوں میں بھی یہی تعلیمات ہیں، بھگوت گیتا بھی یہی بتاتی ہے وید یں ۸۲ آسمانی صحیفے ہیں جو حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام پر اُترے ان صحیفوں کی نوح علیہ السلام نے اپنی زندگی میں ہندوستان کے لوگوں کو تعلیم دی مگر وہ نہ مانے تو عذابِ طوفان آیا، طوفان کے بعد بھی حضرت نوح علیہ السلام اپنی رسالت اور خدا کی توحید کی تبلیغ کرتے رہے ان کے تینوں بیٹوں سام، حام اور یافث کی اولادیں کچھ نسلوں تک عمل کرتی رہیں پھر شیطان نے انہیں بہکا دیا کیونکہ شیطان کا شروع ہی سے یہ طریقہ رہا ہے کہ جب کوئی نبی آتا تو امت کو اسے یہ کہہ کر ماننے سے روکتا تھا کہ یہ تو تمہارے جیسا ہی بشر ہے یہ نبی کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ وہ نبی بشر ہونے کے باوجود نبی ہوتا تھا اور اعلیٰ مقام کا انسان اور خدا کا مقرب ہوتا تھا جب وہ نبی انتقال کر جاتا تو پھر لوگوں کو راستہ دکھانے والے کی طلب ہوتی تو شیطان ان سے کہتا کہ وہ نبی جو تمہیں تبلیغ کرتا رہا وہ نبی نہیں تھا وہ تو خود خدا تھا تم نے افسوس اس کو مانا ہی نہیں۔ اب میں تم کو اس کی تصویر یا بت بنا کر دیتا ہوں اب تم سکون

پانا چاہتے ہو، مکتی ونجات حاصل کرنی ہے تو اس کے بت کی پوجا کرو یہ وہ شیطانی عمل تھا جس کی انسانی نسل نوح علیہ السلام کے زمانے سے لے کر ہر دور میں گرویدہ ہوکر گمراہ ہوتی رہی۔ شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے اس نے اصل خدا کی پوجا سے ہٹا کر انسانوں کو ہر دور کے نبیوں اور ولیوں کے بتوں ہی کی پوجا کرنے پر مجبور کردیا اور اب تک انسان چاند ستاروں پر پہنچ جانے کے باوجود اس دھوکے سے نجات نہیں پاسکا۔

ہاں تو ذکر ہو رہا تھا ہندوؤں کی مقدس کتابوں ویدوں کا اگر ہندو اپنی ان کتابوں کا ہی مطالعہ کریں تو اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی مورتیوں کی پوجا کرنے سے نجات پاسکتے ہیں۔ وماعلینا الا البلاغ

کیونکہ ویدیں انہیں خدائے واحد کی پوجا کا درس دیتی ہیں، نبیوں رسولوں اور اوتاروں کی عظمت کا درس دیتی ہیں انہیں یوگ یعنی خدا سے جڑ جانے کا سبق سکھاتی ہیں مگر وہ ہیں کہ اب تک اکیسویں صدی میں بھی جب انسانی دماغ عروج کو چھو رہا ہے اپنے ویدوں کو اور ان کی تعلیمات کو چھوڑ کر خود سے حقیر بے جان چیزوں کی پوجا کر رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس اولین صحیفے اولین ہدایت یعنی ویدیں موجود ہیں۔ ان کے پاس وہ صحیفے ہیں جو ناڈیوں کی صورت میں اصل حالت میں اب بھی ویسے کے ویسے موجود ہیں جیسے وہ ابھی اترے ہوں۔ ان کا مطالعہ کریں ان کی تعلیم عام کریں پھر ان کو سیدھا راستہ خود بخود معلوم ہوجائے گا۔

حام کی اولاد پر سام کی اولاد کا غلبہ

حضرت نوح علیہ السلام کی تعلیمات اور ۸۲ آسمانی صحیفے ہندوستان کی ابتدائی نسل کے لئے ہدایت کا سامان ہے، حام علیہ السلام کے دوسرے بھائیوں سام علیہ السلام اور یافث علیہ السلام کو والد سے یہ وراثت ملی ۔ گویا تینوں بھائیوں کی اولادوں کیلئے ہدایت کا سر چشمہ صحف الاولین ہیں ۔ حام علیہ السلام کی اولاد ہندوستان میں دوارکا جنوبی ہند پنجاب، کشمیر اور دوسرے علاقوں میں بسی انہیں کی اولادوں میں سے کورو اور پانڈو ہوئے ، کرشن نے کوروں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ پانڈوؤں کے ساتھ ناانصافی نہ کریں اپنی سلطنت میں سے ان کا جائز حق دے دیں مگر وریودھن نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا چنانچہ کورو دوارکا پہنچے کہ پانڈو ہم سے لڑنا چاہتے ہیں ان کے خلاف جنگ میں ہمارا ساتھ دیا جائے کیونکہ آپ ہمارے رشتے دار ہیں جس پر کرشن جی نے کہا کہ رشتے دار تو میرے پانڈو بھی ہیں ان سے ناانصافی نہ کرو۔ بھائی بندوں کو ان کا حق دے دو مگر کوروؤں نے انکار کر دیا اور مطالبہ کیا کہ ہمارا ساتھ دیا جائے کرشن جی نے کہا کہ ایسے کرو کہ ایک پارٹی مجھے لے لے اور ایک پارٹی میری فوج لے لے، کوروؤں نے مطالبہ کہ آپ اپنی فوج ہمارے ساتھ بھیج دیں چنانچہ انہوں نے فوج بھیج دی اور خود وہ پاؤنڈوں کی طرف سے جنگ میں شامل ہوئے کوروں نے مادی فورسز کا سہارا لیا اور پانڈو کرشن جی کو پا کر خوش تھے یہ دنیا کی پہلی جنگ عظیم تھی جو کرۂ ارض پر لڑی گئی اسی لئے ہندو اسے مہابھارت کہتے ہیں۔

ہمارے رسول ﷺ سید دو عالم نے ایک صحابی کے سوال کے جواب میں بتایا تھا کہ دنیا میں پانچ بڑی عالمگیر جنگیں لڑی جائیں گی جن میں سے دو ہمارے دور سے قبل لڑی گئیں اور تین بعد میں لڑی جائیں گی ان بعد میں لڑی جانے والی جنگوں میں جنگ عظیم اول 1914) جنگ عظیم دوم 1939 لڑی جا چکی ہیں اور تیسری اور آخری جنگ عظیم حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دور میں دمشق کے قریب لڑی جائے گی جس میں کفار کے لشکر کی تعداد ۹ لاکھ ۶۰ ہزار ہوگی جن کے مقابلے میں مسلمانوں کی قلیل تعداد فتح یاب ہو جائے گی پھر دجال نکلے گا وہ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا اور اس طرح یہ جنگ عظیم اسلام کی فتح پر منتج ہوگی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے غزوۂ ہند کی پیش گوئی بھی کی ہے جس میں مسلمان فتح یاب ہوں گے اور پورے ہندوستان پر اسلام کا پرچم لہرائے گا تمام ہندو مفتوح اور مسلمان ہو جائیں گے اس کے بعد ہندوستان سے لشکر دمشق پہنچے گا جو آخری جنگ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ساتھ دے گا اس تیسری اور آخری جنگ عظیم کے بعد کوئی جنگ نہیں ہوگی بلکہ روئے زمین پر اسلام کا غلبہ ہو جائے گا۔

حام کی اولاد میں بت پرستی

حضرت نوح علیہ السلام کی وفات کے بعد آہستہ آہستہ ہندوستان میں بت پرستی کا رواج پھر ہو گیا، طوفان سے پہلے بھی ہند میں ہی بت پرستی شروع ہوئی جس کے خاتمے کے لئے طوفانِ نوح آیا مگر طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام اور حام علیہ السلام کی وفات کے بعد پھر لوگ گمراہ ہو گئے اور آہستہ آہستہ ہندوستان میں بت گری

اور بت پرستی ستارہ شناسی اور ستارہ پرستی شروع ہوگئی اور اب تک یہ قوم اس جنجال سے باہر نہیں نکل سکی اگر کرشن جی نبی تھے تو انہوں نے بھی اسلام ہی تبلیغ کی اور اپنے آباؤ اجداد کے دین کو پھیلایا ہوگا اور رام چندر جی نے بھی سناتن دھرم یعنی اسلام ہی کی تبلیغ کی اور لوگوں کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کی مگر یہ قوم کبھی نہیں سدھری بلکہ دوسرے مذاہب کو بھی اپنے اندر ضم کرنے میں کامیاب رہی البتہ اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے ہندوستان میں غلبہ بھی پایا اور اپنی الگ اور جداگانہ حیثیت بھی برقرار رکھی اور اب تک رکھے ہوئے ہے اور ابھی اسلام اور ہندومت میں آخری جنگ ہونے والی ہے اس کے بعد ہندوستان سے بت پرستی کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہوجائے گا۔

جب ہندوستان میں حضرت حام کی نسل بگڑی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر وسط ایشیا ایران، ترکستان اور یونان کی سامی نسل مسلط کردی ہے ہندو خود کو آریا یعنی سب سے قدیم قوم کہتے ہیں اور دوسری قوموں کو ملیچھ عجمی اور گھٹیا نسل سمجھتے ہیں۔ آریا کا ایک مطلب قدیم انسانی نسل بھی ہے اس لئے ہندو اپنے سے بڑا کسی کو نہیں سمجھتے کیونکہ موجودہ ہندو حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت حام کے اولاد ہیں لیکن ان کو یہ شاید معلوم نہیں کہ سام حام کا بڑا بھائی اور نوح علیہ السلام کا بڑا بیٹا تھا اللہ تعالیٰ نے سام کی نسل کو حام کی نسل پر بزرگی دی اور حضرت نوح علیہ السلام کے بعد سام کی نسل کو شرف نبوت اور عظمت سے ہمکنار کیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے حضرت حام کو بددعا دی تھی کہ تری نسل سام کی نسل کی خادم رہے گی چنانچہ عراق، ایران، ترکی، یونان اور مشرق وسطیٰ سے سام کی آریا نسل شمالی ہند پر قابض ہوگئی اور اس نے حام کی کالی نسل کو پہاڑوں اور صحراؤں کی طرف مار بھگایا اور خود راجے مہاراجے بن گئے۔ حام

کی کالی نسل ہندوستان میں بھی غلام ہوگئی اور اب تک خانہ بدوش شودر کہلاتے ہیں۔ اور سام کی سفید نسل غالب آگئی مگر سام اور حام کی نسل کا مذہبی ورثہ آسمانی صحیفے مشترکہ تھے اس لئے سام کی نسل بھی ہندوستان کے ماحول میں رچ بس گئی اور مذہبی لحاظ سے اس نے بھی بت پرستی اختیار کرلی۔

حام کی کالی نسل شودر بن گئی اور سام کی گوری نسل حکمران اور مذہبی ٹھیکیدار ٹھہری لیکن خاندانی تفاخر، نسلی اعلیٰ پن کے لحاظ سے وہ بھی خود کو اعلیٰ اور دوسروں کو ملیچھ سمجھتے رہے۔ سام کی نسل آریا کہلائی لیکن ہندوؤں کا مذہب قدیم آریائی مذہب سناتن دھرم ہی رہا۔ اس میں تحریفیں ہوئیں لیکن اتنے زمانے گزرنے کے باوجود ویدوں میں کوئی تحریف نہیں ہوئی حام کی اولاد کے بعد سامی برہمن یعنی دھرم کے ٹھیکیدار ویدوں کے حافظ اور محافظ بنے۔ مگر رفتہ رفتہ یہی نسل ہی بت پرستی اوہام پرستی فطرت پرستی کا شکار ہوکر گمراہ ہوگئی۔ یہ ہے حامی اور سامی نسل کی تکلیف دہ تاریخ کہ وہ ایک خدا کو ماننے کے باوجود نوح علیہ السلام کی امت ہونے کے باوجود اور عظیم لوگوں کی اولاد ہونے کے باوجود بت پرستی اور فطرت پرستی کے گھٹیا شیطانی جال میں پھنس گئی۔

ایک طرف وہ خود کو اعلیٰ ترین نسل سمجھتے ہیں جیسا کہ عرب خود کو سمجھتے تھے اور دوسری طرف وہ اب تک بت پرستی کے جنجال میں پھنسے ہوئے حالانکہ ان کے بڑوں نوح علیہ السلام، حام علیہ السلام، کرشن جی مہاراج، رام چندر جی نے تو انہیں توحید اور عظمت انسانیت ہی کا درس دیا مگر وہ اس درس کو بھول کر اب تک شیطان کے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں مگر اب وہ وقت قریب ہے کہ یہ قوم دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کے بعد پوری دنیا کی امام بن جائیں گے۔ یہودیوں کا خاتمہ ہوجائے گا عیسائی بھی مسلمان ہوجائیں گے اور

حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں پورے کرۂ ارض پر صرف محمد رسول اللہ کا دین غالب آجائے گا۔لاریب فیہ

حقیقت محمدیہ ﷺ

تخلیق کائنات کی اصل حقیقت محمدیہ ﷺ ہے لولاک لما خلقت الا فلاک

حقیقت محمدیہ ﷺ حضرت آدم سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک سب امتوں کو ان کے نبیوں کے ذریعے پہنچی ہے یہ ممکن نہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد اور امت کو حقیقت محمدیہ ﷺ سے آگاہ نہ کیا ہو یا شیث علیہ السلام، ادریس علیہ السلام اور نوح علیہ السلام نے آگاہ نہ کیا ہو کیوں کہ انسانوں کے باپ آدم علیہ السلام کی تخلیق ہی حضرت محمد ﷺ کے ظہور کے لئے ہوئی ، حضرت آدم علیہ السلام کے پیکر خاکی میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنی روح پھونکی تو پہلا انسان معرض وجود میں آیا اور نور محمد حضرت آدم کی پیشانی میں رکھا گیا پھر یہ نور آدم علیہ السلام سے شیث علیہ السلام کو منتقل ہوا ان سے نسل در نسل نوح علیہ السلام کو منتقل ہوا۔حضرت نوح علیہ السلام سے سام علیہ السلام کو یہ نور بخشا گیا ان سے نسل در نسل ابراہیم علیہ السلام کو یہ نور منتقل ہوا جس کے صدقے نار نمرود گلزار بن گئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ نور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتقل ہوا اور پھر یہ نور محمدی نسل در نسل حضرت عبداللہ علیہ السلام تک پہنچا اور ظہور محمدی مکہ میں ہوا۔

حقیقت محمدیہ یا حقیقت احمدیہ کیا چیز ہے؟ اس کا ذرا تفصیل سے مطالعہ ضروری ہے حقیقت محمدیہ یا احمدیہ ہر آسمانی کتاب اور صحیفے میں بیان ہوئی اور حضرت

نوح علیہ السلام اور حام علیہ السلام کے واسطے سے حقیقت محمد یہ ویدوں میں بھی آئی اور اب تک موجود ہے۔

پیدا ہونے سے پہلے آسمانوں میں حضور نبی کریم ﷺ کا نام احمد تھا اور پیدا ہونے کے بعد زمین پر خدا نے آپ کا نام محمد ﷺ رکھا (احمد کا مطلب ہے اللہ کی بہت زیادہ حمد کرنے والا اور محمد ﷺ کا مطلب سب سے زیادہ تعریف کیا گیا ہے) حدیث قدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے یہ زمین و آسمان کس کیلئے بنائے، کس کی خاطر بنائے، محمد ﷺ کے ظہور کیلئے اور کب بنائے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اللہ تعالیٰ تنہا تھا اکیلا تھا کسی شے کا وجود نہ تھا ابھی کوئی شے پیدا نہیں کی تھی وہ خود کہتا ہے کہ میں ایک مخفی خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے سب سے پہلے نورِ محمد ﷺ کو تخلیق کیا وہ اکیلا تھا تنہا تھا کوئی شے نہ تھی اس کا عرش خانہ کعبہ کی موجودہ جگہ پانی پر تھا اللہ تعالیٰ نے اپنا نور جمال پانی میں دیکھا تو خود اس کا شیدا ہو گیا اس نے پانی میں نظر آنے والے نور کو مخاطب کرتے ہوئے پہلا حرف ''کن'' کہا کہ ''کن محمدؐ'' اور اپنے دست قدرت سے اسے پانی سے نکال کر سینے سے لگا لیا اور چودہ ہزار سال تک اپنے سے جدا نہ کیا۔۔۔۔ یہ واقعہ زمین و آسمان کی تخلیق سے ۳۱ ارب ۶۰ کروڑ سال قبل کا ہے۔۔ پھر اس نور کو خاص فانوس میں سامنے رکھا پھر خواہش ہوئی کہ اس نورِ محمدی ﷺ کے ظہور کے لئے اور اسکی عظمت منوانے کیلئے زمین و آسمان اور دیگر مخلوقات پیدا کی جائیں چنانچہ ۳۱ ارب ۶۰ ہزار سال بعد اللہ تعالیٰ نے ہر چیز نورِ محمدی سے پیدا کرنا شروع کی۔ جہاں اللہ تعالیٰ کا پانی پر عرش تھا وہاں سے تحت الثریٰ تک پتھر کی بنیاد بنائی گئی اور پھر اس سے زمین کو پھیلایا گیا اس لئے مکہ یا کعبۃ اللہ ہر چیز کی

ماں (اُم القریٰ) ہے اور نبی کریم ﷺ نبی اُمی ﷺ ہیں یعنی ہر چیز کی اصل ہر چیز کی جڑ ہر چیز سے اول ہیں اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ "میں اس وقت بھی خاتم النبیین لکھ دیا گیا تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے" حضور نبی کریم ﷺ آدم کی تخلیق سے قبل ہی تمام ارواح کے نبیؐ تھے اس لحاظ سے سب سے اول نبی آپ ہیں، آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام امتوں کو یہ بتایا گیا تھا کہ آخری رسول وہی ہوگا جو آسمانی دنیا کا پہلا رسول احمد تھا جو تمام انسانوں کی روحوں کا رسول رہ چکا تھا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی نے اپنی امتوں کو یہ بتایا تھا کہ آسمانی دنیا کا نبی آخری رسول کی حیثیت سے دنیا میں آئے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد (ﷺ) نام لے کر بتایا تھا کہ وہی احمد میرے بعد آخری نبی بن کر آنے والا ہے۔

ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں بھی حقیقت احمد یہ کا ذکر یوں ہے کہ "وہ تمام علوم کا سرچشمہ (احمد ﷺ) عظیم ترین شخصیت ہے وہ روشن سورج کی طرح اندھیروں کو مٹانے والا ہے، اسی (سراج منیر) کو جان لینے کے بعد ہی موت کو جیتا جا سکتا ہے نجات کا اور کوئی راستہ نہیں" (یجر وید)

"احمد (ﷺ) نے سب سے پہلی قربانی دی اور سورج جیسا ہو گیا" (رگ وید)

سنسکرت میں د کی جگہ ت استعمال ہوتی ہے اس لئے ویدوں میں احمد کی جگہ احمت لفظ استعمال ہوا ہے۔ بدھ مت میں بدھا، پیغمبر کے ہم معنی ہے گوتم بدھ نے اپنے چیلے نندا کو مخاطب کر کے بتایا تھا کہ میں نہ تو پہلا بدھا ہوں اور نہ آخری بدھا ہوں۔ جاپان میں پہلے "بدھا" کا نام امیتابھ ملتا ہے، جاپان میں اس کا تلفظ ایمد (AMID) یعنی احمد

ہے۔ امیتا بھ لفظ امت اور آبھ کا مرکب ہے امت (احمد) ہے آبھا کے معنی نور کے ہیں یعنی نور احمد یعنی پہلا آسمانی پیغمبر نور احمد تھا۔

عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ میں اللہ کے نزدیک ایک نبی تھا جب آدم علیہ السلام اپنے مٹی کے بدن میں تھے، آسمانوں یا جنت میں کسی اور کو نبوت نہیں ملی بلکہ پہلے انسان حضرت آدم کو بھی نبوت زمین پر اترنے کے بعد ملی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا کیا۔

اتھرو وید میں کہا گیا کہ ''احمد (ﷺ) وہ ہیں جو لوٹتے ہیں تو روشن طاقت ور ہیرا ثابت ہوتے ہیں، مخلوقات اور دولت کی حفاظت ہر پہلو سے کرتے ہیں اور بہترین نجات دہندہ ہیں'' وہی سراج منیر ہیں وہی رحمت عالمین ہیں وہی زمین کے خزانوں کے مالک ہیں وہی سب کے نجات دہندہ ہیں، اولین و آخرین سب ان کے محتاج ہیں، وہی ہر شے کی تخلیق کا وسیلہ ہیں، بدھ مت اور ہندوازم تسلیم کرتے ہیں کہ پہلی تخلیق نور احمد (ﷺ) ہے۔ تمام روحوں کو ایک ہی روحِ محمدی کے نور سے تخلیق کیا گیا، یہ روح اول ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام صفات سے متصف کیا اور اسی پاک ترین روح سے تمام انسانی روحیں پیدا ہوئیں۔ اللہ سب روحوں کا خالق ہے اور آپ ﷺ سب روحوں کے رسول ﷺ ہیں، اسی لئے ہر روح آپ ﷺ سے انس رکھتی ہیں۔ مختصر یہ کہ نور احمدی کی حقیقت یہ ہے کہ وہ ہر تخلیق کی بنیاد ہے اور تمام ارواح بھی اسی نور سے بنی ہیں۔ اور آسمانوں میں آپ تمام روحوں کے رسول اول تھے، تمام روحوں کا ایک رسول اس طرح اللہ تعالیٰ نے سب پر واضح کر دیا تھا کہ یہ رسول کسی غیر قوم کا نہیں بلکہ وہی رسول ہے جو عالم بالا میں سب روحوں کا رسول تھا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تخلیق اول یا نور اول یا روح اول آپ ؐ ہیں اور باقی سب تخلیقات اور ارواح کے انوار آپ کے نور سے بنے ہیں، حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے اول کس چیز کو پیدا کیا جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا کیا۔ وہ نور قدرت الٰہی سے عظمت اور بزرگی الٰہی کا مشاہدہ کرتا اور تسبیح وطواف اور سجدہ الٰہی میں مصروف رہتا پھر اللہ تعالیٰ نے اس نور کو چار قسم کر کے ایک قسم سے عرش پیدا کیا۔ دوسری قسم سے قلم، تیسری سے بہشت، چوتھی قسم سے عالم ارواح اور ساری مخلوق کو تخلیق کیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر میرے نور کو چار حصوں میں تقسیم کیا، ایک سے عقل، دوسرے سے شرم اور تیسرے سے عشق پیدا کیا اور قسم اول سے عزیز ومکرم تو میرے تئیں پیدا کیا کہ میں رسول اس کا ہوں۔۔۔۔

یہ طویل حدیث ہے لیکن اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سب مخلوقات اللہ نے حضور ﷺ کے نور سے پیدا کیں روحیں بھی ان کے نور سے پیدا کیں اس لئے کہ ہر روح کو ان سے عشق ہے۔

تخلیق اول، نور احمدی اور آسمانی رسول اول سے ہندو کاہنوں نے لاتعداد دیو مالائیں کھڑی کر دی ہیں لیکن وہ ان دیو مالاؤں کی اصل حقیقت کو نہیں سمجھتے پہلی تخلیق کے علاوہ پہلے عبادت گزار بھی آپ (اسی لئے آپ کو اول العابدین بھی کہا گیا ہے) اور اس کو ثبوت بنایا گیا اور اللہ نے فرمایا ہے کہ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر رحمٰن کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے جانتا سب سے پہلے اس کی پوجا کرتا، میں جانتا ہوں کہ اللہ کی کوئی اولاد نہیں، نیز جتنا قرب مجھے اللہ سے حاصل ہے وہ کسی دوسرے کو

نہیں ہے، میں ہر اک سے پہلے اسکی عبادت کرنے والا ہوں اگر اس کی کوئی اولاد ہوتی تو کم از کم میں تو ضرور جانتا ہوتا، یا سب سے پہلے میں اولاد ہونے کا دعویٰ کرتا۔

اگنی کا بھید

رگ وید کا پہلا منتر اگنی کی حمد وثناء سے شروع ہوتا ہے کہ (ساری عبادتیں اور تعریفیں اگنی ہی کیلئے ہیں) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگنی سے مراد اللہ تعالیٰ ہیں، آریہ سماجی اور سناتن دھرمی دونوں فرقے متفق ہیں کہ لفظ اگنی دراصل ''اگرنی'' ہے جس کا مطلب ہے اول مگر اگنی کا لفظ خدا کے علاوہ انسان کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلا

''ہم اگنی کو دوت پیغمبر چنتے ہیں۔''

''اگنی وہ انسان ہے جو عبادت گزاروں سے خوش ہوتا ہے۔''

اس سے کیا مراد ہے وہ کونسا انسان ہے بات یوں واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اول و آخر ہے ہی، ہمارے رسول ﷺ بھی اول و آخر ہیں۔ اول اس لئے کہ تخلیق میں اول ہیں اور نبیؐ آخر ہیں۔

یہ حقیقت تمام مذاہب میں موجود تھی مگر شرک پھیلنے پر یہی حقیقت دیومالا بن گئی، ہندوؤں یہودیوں اور عیسائیوں نے یہ عقیدہ گھڑ لیا کہ خدا خود بشر کا روپ دھار کر پیغمبر بن کر آتا ہے۔ یہودیوں نے عزیر علیہ السلام کو عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اور ہندوؤں نے رام اور کرشن کو خدا بنا لیا۔ اگنی (اول ہونا) اللہ کی صفت ہے اور بحیثیت تخلیق اول حضور نبی کریم اگنی (عبد اول) ہیں۔ ویدوں میں کہا گیا ہے کہ اگنی کا راز کھلنے پر ہندو قوم اقوام عالم کی امام بنے گی۔

ویدوں میں یہ اشارہ بھی ہے کہ ریگستانی اُمت کے لوگ یعنی مسلمان اس راز کی تحقیق کریں گے اور اس کے راز کو ظاہر کریں گے۔ اگر ہندو ویدوں اور قرآن کا تقابلی جائزہ لیں تو یہ راز ان کو خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ اگنی سے مراد احمدؐ ہے سب سے پہلے آسمانوں والا رسول احمد ﷺ اور سب سے آخر میں آنے والا آخری رسول محمد ﷺ ہی اگنی ہے کیونکہ وہی اول ہے وہی آخر ہے ان کو نبی اول و آخر کی معلومات آسمانی صحیفوں سے ملی ہیں وہ اپنے صحیفوں اور آخری کتاب قرآن مجید کا موازنہ کرلیں ان پر حقیقت کھل جائے گی یہ الگ بات ہے کہ تعصب کی بنیاد پر وہ آنکھیں بند کرلیں

اور یہ بھی ذہن نشین کرنے کی بات ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام بھی دین اسلام لائے، شیث علیہ السلام کا دین بھی اسلام تھا ادریس علیہ السلام نے بھی اسلام ہی کی تبلیغ کی اور ان کے منو یعنی نوح علیہ السلام اور ان کے بیٹے حام اور دوسرے بیٹے سام بھی اسلام پر ہی تھے اور آخری نبی حضرت محمد و احمد و محمود ﷺ کا دین بھی اسلام ہی ہے پھر وہ کس نبی، کس دین کی تلاش میں ہیں، اور کس نجات دہندہ کی تلاش میں ہیں؟

البیرونی نے کہا تھا کہ بت پرستی ہندو عوام کا مذہب ہے خواص غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے، مرزا مظہر جان جاناں نے بھی ہندوؤں کے اصل مذہب کو توحید ہی گردانا ہے اور ہندوؤں کے سب اوتاروں نے بھی انہیں توحید ہی کی تعلیم دی اور انہیں نبیٔ اعظم ﷺ کی محبت سے روشناس کرایا کیونکہ اپنے اپنے دور میں ہر نبی نے دو کام ہی کیئے۔

ا۔توحید کی تبلیغ ۲۔رسول آخر ﷺ کی محبت واتباع کی تعلیم

یہ الگ بات ہے کہ ان نبیوں کی اُمتوں نے اپنی کتابوں میں تحریفیں کر لیں، توحید کے عقیدے کو بھی مسخ کیا اور نبی آخر الزماں ﷺ کے ذکر میں بھی تحریف کی۔ یہودیوں نے یہی کیا، عیسائیوں نے یہی کیا، صائبین یعنی ہندوؤں نے بھی یہی کیا، ہندوؤں نے بھی اپنے نبیوں کی تعلیمات کو بگاڑ دیا اور بت پرستی اور اوہام پرستی میں اُلجھ گئے۔

سناتن دھرم۔۔۔۔معنی ہیں سدا سے سیدھا چلا آیا ہوا دین یا دھرم

شاشوت دھرم۔۔۔معنی ہیں آسمان سے زمین تک سیدھا چلا آیا دین یا دھرم

سودھرم (گیتا)، سوبھاوینت کرم گیتا۔۔کا مطلب ہے دین فطرت یعنی دین اسلام

اسم ذات اللہ ہندوؤں میں بھی ہے وہ اسے اُلا کہتے ہیں، اس کا رواج کم کر کے اب وہ بھگوان یا ایشور کہتے ہیں مراد اللہ ہی ہے۔

رگ وید میں: خدا کا نام ایلیہ استعمال ہوا ہے،

ایلیہ: (قابل ستائش ہستی)

ویدوں میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ایک ہی خدا پیدا کرتا پالتا اور مارتا ہے۔

لفظ رام کی حقیقت

لفظ رام کا مطلب۔۔محیط کل (خدا)

رام کا مطلب۔۔۔کافۃ للناس ، (سب انسانوں کو گھیرنے والا۔رسول خدا)

رام کا مطلب۔۔۔۔سب میں سمایا ہوا، سب میں رہنے والا (خدا)

رام کا مطلب۔۔۔سب سے محبوب (رسول خدا)

رام چندر۔۔۔وشنو کا ساتواں اوتار پیغمبر (انسان)

رگ وید میں لفظ رام ایک مرتبہ استعمال ہوا ہے جاہ و جلال والی ہستی کیلئے۔۔۔لیکن رامائن کی کہانی کا اس سے کوئی تعلق نہیں، یہ جاہ و جلال والی ہستی یا ہستیاں کون ہیں، ان کا پتہ چلنے پر لفظ رام کی حقیقت کھل جائے گی، ویدوں میں رام کو تینوں جہانوں کا گرو کہا گیا ہے۔۔۔۔تین جہان کون سے ہیں؟

۱۔ ایک جہان ابتدائے آفرینش کا جہان ہے جب نور محمدی ﷺ پیدا کیا گیا یہ زمین و آسمان اور آدم کی پیدائش سے قبل کا دور ہے، اس دور میں نبی کریم ﷺ کا نام، بہت زیادہ تعریف کرنے والا (احمد) تھا اس جہان میں آپؐ سب سے اول تھے، خدا تھا یا آپ تھے۔

۲۔ دوسرا جہان: تخلیق آدم کے بعد زمین پر شروع ہونے والا دور اس دور میں جو سب سے چھوٹا دور ہے آپ ﷺ پیدا ہوئے تو آپ کا نام محمد ﷺ (جس کی بہت زیادہ تعریف کی جائے) اس جہان میں آپ ﷺ نبی آخر الزمان ہیں۔

۳۔ تیسرا جہان: قیامت کے بعد روز محشر آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز کیا جائے گا، اللہ کے عرش پر ایک دوسری کرسی رکھی جائے گی اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو

اس پر تشریف رکھنے کو کہیں گے یہ وہ مقام اور جہان
ہے جہاں سب اگلے پچھلے آپ کے مقام کو جان لیں
گے کہ اللہ کے نزدیک کسی اور کو آپ سا مقام حاصل
نہیں یہ جہان مقام محمود کا ہوگا جسے سب تسلیم کریں
گے۔

غور کیا جائے تو حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کوئی بھی اس مقام پر فائز نہیں ہوگا یہ مقام صرف اور صرف آپ ﷺ کو حاصل ہو گا تو اس طرح پیدائش سے پہلے جہان میں بھی آپ ﷺ عظیم تھے، پیدائش کے بعد دوسرے جہان میں بھی آپ ﷺ عظیم اور قیامت کے بعد ہر چیز کے ختم ہو جانے کے بعد بھی حشر میں آپ ﷺ عظیم ہونگے اور عظیم ترین مقام، مقام محمود پر فائز ہوں گے۔

کیا ویدوں کے مطابق تینوں جہانوں کا گرو حضرت محمد ﷺ کے علاوہ کوئی اور ہے، اگر نہیں ہے اور ہرگز نہیں ہے تو ہندو کس رام کے نام کو جپ رہے ہیں، وہ رام، رام چندر جی نہیں ہیں بلکہ کائنات کی اصل حقیقت اور تخلیق کی اصل حقیقت، حقیقت احمدیہ و محمدیہ ہے۔ ہندوؤں سمیت سب کو روز حشر پتہ چل جائے گا کہ اصل رام کون ہے جب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے کہ اللہ سے ہماری سفارش کریں تو آپ فرمائیں گے کہ نہ بھئی مجھ سے تو دانہ کھانے کی بھول ہوگئی تھی آج مجھے اللہ کے جلال سے ڈر لگتا ہے تم لوگ نوح (منو) علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور فریاد کریں گے کہ آج ہماری دستگیری کریں گے تو وہ کہیں گے کہ مجھ سے تو بھول ہوگئی تھی تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس

چلے جاؤ، جب لوگ حضرت ابراہیم کے پاس حاضر ہونگے تو وہ کہیں گے کہ اللہ کا غضب آج عروج پر ہے، مجھ سے بھی جھوٹ بولنے کی بھول ہوگئی تھی تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، لوگ ان کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ نہ بھئی مجھ سے تو ایک آدمی کے قتل کی بھول ہوگئی تھی تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، جب لوگ پسینے میں شرابور دھوپ اور پیاس کے ستائے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے تم کیوں بھول رہے ہو کہ آج کوئی رب کے سامنے سفارش کرسکتا ہے تو صرف اس کے محبوبؐ کی ذات ہے جاؤ ان کے قدموں میں چلے جاؤ، لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر آہ وزاری اور فریاد کریں تو آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں آپ ﷺ کا دل پسیج جائے گا آپ ﷺ عرش الٰہی کے سامنے جا کر سجدہ ریز ہو جائیں گے اور اللہ کی ایسی حمد وثناء کریں گے کہ اللہ کی رحمت جوش میں آ جائے گی اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یا محمد ﷺ کھڑے ہو جایئے، مانگئے جو مانگو گے دیا جائے گا، سوال کیجئے آپؐ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ آپ ﷺ باب شفاعت کھولنے کی درخواست کریں گے چنانچہ پھر حساب کتاب شروع ہوگا اور جنتی جنت میں جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں جائیں گے ورنہ رب کے حضور کھڑے کھڑے ایسا حشر ہوتا کہ سبھی پناہ مانگتے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ روز محشر جب کسی کی نہ سنی جائے گی آپؐ کی سنی جائے گی جب کسی کو نجات نہیں ملے گی اس روز آپؐ کے صدقے میں سب کو نجات ملے گی کوئی بھی حتیٰ کہ کوئی نبی بھی نجات نہیں پائے گا جب تک آپ سفارش نہیں کریں گے کیا اب بھی کسی کو سمجھ نہیں آیا کہ تینوں جہانوں کا گرو کون ہے وہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

۱۔ وہ پہلے جہان میں بھی سب سے پہلے تھے اور سب کیلئے رحمت تھے۔

۲۔ وہ دوسرے جہان (دنیا) میں آخری نبی تھے اور سب کیلئے رحمت تھے۔

۳۔ وہ آخری جہان (حشر) میں سب کے شفیع اول ہونگے رحمت ہونگے اور سب انہی کے صدقے نجات پائیں گے۔

اب تو ہندوؤں کو بھی سمجھ آجانی چاہئے کہ ان کے دھرم کی حقیقت کیا ہے ویسے وہ نہ سمجھنا چاہیں تو نہ سمجھیں لیکن آخر کار وہ اسی مقام پر آئیں گے، سرکارؐ کے قدموں میں سر رکھیں گے اور نجات پائیں گے اور دنیا و آخرت میں اعلیٰ مقام پائیں گے۔ وہی اصل رام ہیں یقین نہیں آتا تو وید کے الفاظ دیکھ لیں۔

رام کہانی

وید منتروں میں رام کی شخصیت کی کہانی درج ذیل ہے جو رامائن کی کہانی سے یکسر مختلف ہے۔ رگ وید میں ہے، ترجمہ ملاحظہ کریں۔

"اُس ۔۔۔ ناقابل شکست ۔۔۔ زمینی جنگل ۔۔۔ ناف سے متعلق ۔۔۔ پردیسی رام یا پرلوک رام یعنی روحانی رام (کی کہانی) ۔۔۔ بیان کروں ۔۔۔ رشی (ن) ۔۔۔ ایک جزیرہ جہاں غیر آریہ (ملیچھ) رہتے تھے (ن) یعنی مکہ ۔۔۔ کا بیٹا سپوت"

ترجمہ: "اس ناقابل شکست رشی، ناف زمین مکہ کے سپوت روحانی شخصیت رام کا بیان کروں گا۔"

باقی رہے رام چندر جی تو ان کا نام تو اصل رام یعنی محمد ﷺ کے نام پر رکھا گیا

وہ انسان تھے، خدا نہیں تھے ہندو کہتے ہیں کہ وہ ہندوؤں کے ساتویں اوتار تھے پیغمبر تھے اس پر شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں، ہم مان لیتے ہیں وہ اوتار اور پیغمبر ہو سکتے ہیں لیکن وہ تینوں جہانوں کے گرو نہیں تھے کیونکہ کوئی پیغمبر شان میں پیغمبر آخر سے بڑا نہیں ہے کسی ہندو یوگی میں طاقت ہو تو وہ رام چندر جی سے بذریعہ کشف خود پوچھ سکتا ہے۔

ایودھیا کا راز

یہ لفظ اَ +یُدھ سے مل کر بنا ہے جس کے معنی بنتے ہیں وہ جگہ جہاں جنگ نہیں ہو سکتی جہاں جنگ کرنا حرام ہے یعنی (بیت الحرام) شری رام کے پیدا ہونے کی جگہ ایودھیا بتائی گئی ہے یعنی بیت الحرام اللہ کا گھر یعنی کعبہ شریف۔ مکہ میں کون پیدا ہوا؟ حضرت محمد ﷺ رام چندر جی تو ہندوستان میں دہلی کے قریبی علاقے میں پیدا ہوئے تھے، رام چندر جی اور ہیں اصل رام اور ہیں۔ اصل رام کے نام پر نام رکھا گیا ہے۔

سیتا کے سنسکرت میں معنی ہیں ''راجہ کی نجی زمین'' یعنی کعبہ اُم القریٰ بستیوں کی ماں۔ سیتا کا دوسرا مطلب ہے (کھیت میں ہل سے بنائی گئی، پہلی لکیر) یعنی زمین پر وجود میں آنے والا پہلا مقام یعنی کعبہ+یہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا عرش تھا اس لئے یہ رام اور ستیا کی کہانی حقیقت محمد یہ کی کہانی ہے جو مکہ میں پیدا ہوئے۔۔ ہندو دیو مالاؤں میں اصل کہانی کچھ اور ہے جو ہندوؤں کو بھی معلوم نہیں۔ وہ رام چندر کو رام سیتا کو اسکی بیوی اور ایودھیا شہر جو ہندوستان میں ہے کو اُن کی جنم بھوجی سمجھتے ہیں۔

شری کرشن جی کی حقیقت

ویدوں میں شری کرشن کا نام جگہ جگہ ہے اور ویدوں میں ان کو اگنی کہا گیا ہے یعنی احمد، بنگال کے چنڈی داس نے اپنے کیرتن میں شری کرشن کو جنت اور پاتال (دوزخ) پیدا کئے جانے کی وجہ قرار دیا ہے اور وہ احمد ﷺ کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ یہ بات ان کے علاوہ کسی سے منسوب کی ہی نہیں جا سکتی، حقیقت یہ ہے کہ حضرت آدم اور نوح علیہ السلام کے ذریعے حقیقت محمد یہ ان کی اُمتوں کو پہنچی مگر انہوں نے اس کہانی کو نیا رنگ دے دیا۔ان کا کرشن اور رام اور بن گیا، وہ بھی صرف نام رکھ لینے سے وہ خدا کہلائے حالانکہ وہ خدا نہیں تھے، دونوں انسان تھے اور دونوں اپنے وقت کے حاکم تھے اور روحانی پیشوا اوتار بھی ہو سکتے ہیں اب تک کی بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہندوؤں کی کہانی کی اصل حقیقت کچھ اور ہے مگر انہوں نے کرشن اور رام نام رکھ کر ان کی دنیوی زندگی کے قصوں کو دیو مالا کا نام دے دیا ہے اور ان کا اصل مذہب انہی دیو مالاؤں کی بھول بھلیوں میں گم ہو کر رہ گیا ہے گویا حقیقت خرافات میں کھو گئی۔کرشن اور رام دونوں انسان تھے، ان کو بھگوان یا خدا کا درجہ دینا ایسا ہی ہے جیسے یہودیوں نے عزیر علیہ السلام کو خدا اور عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا ڈالا۔

ویدوں میں ذکر محمد ﷺ

ہندومت کی مقدس کتابوں ویدوں میں ذکر محمد ﷺ جا بجا آیا ہے، آپ خود بھی پڑھئے اور سر دھنئے اور اللہ کرے ہندوؤں تک بھی اصل حقیقت پہنچے اور وہ شمع محمدی کے پروانے بن جائیں۔انہوں نے بننا ضرور ہے کیونکہ ان کے مسلمان ہونے

کی پیش گوئی ہے اور اسلام کی مدد کیلئے نئی قوم کے آنے کی خبر ہے۔اب بلا تبصرہ ویدوں میں ذکر مصطفی ﷺ پڑھیئے اور سر دھنیئے ،لیکن اتھروید کے ان چودہ منتروں کو پڑھنے سے پہلے اشنس کے معنی سمجھ لیجئے تا کہ کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

نر: کے معنی ہیں مرد ،رجل مذکر

اشنس: کے معنیٰ بہت زیادہ بلکہ سب سے زیادہ تعریف کیا گیا یا سب سے زیادہ تعریف کی گئی ہستی یعنی محمد ﷺ

۱۔ لوگو! احترام سے سنو، نراشنس کی تعریف کی جائے گی ہم اس مہاجر کو ۶۰ ہزار ۹۰ دشمنوں کے درمیان محفوظ رکھیں گے(۶۰۰۹۰ مکہ کی آبادی) (اتھروید)

۲۔ اس کی سواری اونٹ ہوگا اور اس کی بارہ بیویاں ہوں گی اس کا درجہ اتنا بلند اور اس کی سواری (براق) اتنی تیز ہوگی کہ وہ آسمان کو چھو آئے گی، پھر اتر آئے گی۔

۳۔ اس نے ''مامح'' رشی کو سو اشرفیاں (مہاجرین حبشہ) دس ہار (عشرہ مبشرہ) تین سو گھوڑے (اصحاب بدر) اور دس ہزار گائیں (فتح مکہ کے وقت کے دس ہزار صحابہ کرام) عطا کیں۔

۴۔ تبلیغ کرا ے احمد ﷺ تبلیغ کر جیسے چڑیاں پکے ہوئے پھل والے درخت پر چہچہاتی ہیں، تیری زبان اور تیرے دونوں ہونٹ قینچی کے دونوں پھلوں کی طرح چلتے ہیں۔

۵۔ حمد کرنے والے اپنی حمدوں کے ساتھ یا نمازی اپنی نمازوں کے ساتھ طاقتور سانڈھ کی طرح جنگ میں جاتے ہیں اور ان کی اولاد اپنے گھروں میں یوں مامون رہتی ہے جیسے گائے اپنے ٹھکانوں میں۔

۶۔ اے احمد ﷺ ! اس کلام حکیم کو مضبوطی سے پکڑا کہ یہ گایوں اور مال میں اضافے کی اساس ہے اور اسے متقیوں تک پہنچا جیسے بہادر نشانے پر تیر مارتا ہے۔

۷۔ وہ دنیا کا سردار جو دیوتا ہے سب سے افضل انسان ہے سارے لوگوں (الناس) کا رہنما اور سب قوموں میں معروف ہے۔ اس کی اعلیٰ ترین تعریف و ثنا گاؤ۔

۸۔ اس شہرت یافتہ شخص نے گھر (بیت اللہ) کی تعمیر کے دوران حکومت یا عدالت ہاتھ میں لیتے ہی (قبائل کی جنگ ختم کرادی) ہر جانب امن و شانتی قائم کر دی ہر شوہر گھر جا کر اپنی بیوی سے اس کا ذکر کر رہا تھا۔

۹۔ اس شہرت یافتہ شخص کی حکومت میں ایک بیوی اپنے شوہر سے پوچھتی ہے کہ میں آپ کیلئے کیا لاؤں؟ دہی لسی؟ یا کوئی نشاط انگیز مشروط؟ (خوشحال کی طرف اشارہ)

۱۰۔ ایک پکا ہوا پھل (شجر طیبہ) جو زمین سے نکل کر آسمان تک جاتا ہے اس شہرت یافتہ شخص کی حکومت میں انسان تقویٰ اور خیر کے اندر ترقی کرتا ہے (نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے اور نیکیاں آسمان تک جاتی ہیں)

۱۱۔ اللہ نے احمد ﷺ کو جگایا کہ اٹھ! اور یہاں وہاں لوگوں کے پاس جا اور میری بڑائی کر، (یا یھا المدثر ○ قم فانذر ○ و ربك فكبر)۔ یقیناً میں ہی غالب ہوں میں تجھے ساری نعمتیں دوں گا۔

۱۲۔ یہاں اے گایو! یہاں اے گھوڑو! ترقی کرو اور بڑھو کیونکہ فقیروں کا سہارا اور ہزاروں کا دان کرنے والا یہاں بیٹھا ہے (حضور ﷺ کی سخاوت کا بیان)

۱۳۔ نہیں اے غالب رب! یہ گائیں ہلاک نہ ہوں اوران کا چرواہا ہلاک نہ ہو اوراے غالب رب! ان کے دشمن اورڈاکوان پرغلبہ نہ پائیں (یہ آپ اورآپ ؐ کی امت کیلئے دعا ہے)

۱۴۔ ہم تعریفی کلمات اورنہایت عمدہ کلام سے بڑے ادب کے ساتھ ایک بہادر کے گن گاتے ہیں (حضور ﷺ سے زیادہ بہادر کوئی نہیں) تو خوشی سے ہمارے گیت قبول فرما، تاکہ ہم کبھی بھی ہلاکت یا خسارے میں نہ رہیں)۔

ہندوان منتروں کو بڑے ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں اوران کے وسیلے سے ثواب اوریوگ پاتے ہیں۔۔اوراپنا مطلب ومقصد پاتے ہیں۔۔۔مزید تفصیل کیلئے ابن الاکبر الاعظمی کی کتاب ''محمد ﷺ ، ہندو کتابوں میں'' کا مطالعہ کریں۔

اتھرویدکے اس سوکت کو کستاپ سوکت کہا جاتا ہے، کستاپ (پیٹ کے اندر موجود غدودوں اورگلٹیوں کو کہتے ہیں) کستاپ کا معنی (گناہوں سے پاک کرنے والا دکھوں کودور کرنے والا) اورحضور ﷺ سے بڑا گناہ اوردکھ دور کرنے والا کون ہے۔

رگ وید۔۔۔منڈل ایک۔۔۔۔سوکت نمبر ۱۳۔۔۔منتر ۳ سنئے اورسر دھنئے'' اے محبوبؐ نراشنس! میٹھی زبان اورقربانیوں والے میں تیری قربانیوں کا وسیلہ پکڑتا ہوں (ہندو اپنی پوجا میں یہ منتر پڑھتے ہیں) (ہم عظیم نراشنس کی جو بہت بڑا رہنما ہے تعریف وثنا کرتے ہیں۔اے کرم والے! تو ظاہر ہو تاکہ ہمیں گناہوں سے پاک کرے اورکٹھن راستے سے ہمارا رتھ پار کرے) (رگ وید)

(اس سورچی نراشنس کے چہرے سے نور پھوٹتا ہے)

(اس نراشنس کے ساتھی (صحابہ) اللہ کی بہت زیادہ حمد کرنے والے اورنمازی ہوں

گے جنگ کے دوران بھی حمد اور نماز کی پابندی کریں گے۔(رگ وید)

کلکی اوتار(سب کا رسولؐ)

ہندو کتب میں آپؐ کو کلکی اوتار کہا گیا ہے۔

آپ ﷺ کو سب سے بڑا اور آخری رسول ﷺ کہا گیا ہے ہندو پرانوں میں ایک بھوشیہ (پیشین گوئی) پوران ہے۔

بھوشیہ پوران کی فصل پرتی سرگ میں بتایا گیا ہے کہ۔۔۔ جو رسولؐ کل جگ (نوح علیہ السلام سے ظہور امام مہدی علیہ السلام تک کا دور) میں پیدا ہوگا اس کا نام (سروانما) ہوگا انما اس شخص کو کہتے ہیں جس کی تعریف وثنا کی جائے"سرو" کا معنی سب سے زیادہ گویا سروانما (جس کی سب سے زیادہ تعریف کی جائے) اور یہ محمد ﷺ کا ہم معنیٰ ہے۔

والدین کا نام

کلکی اوتار کی والدہ کا نام سومتی (آمنہ) ہوگا، آپ ﷺ کے والد کا نام ویشنو ویش (عبداللہ) ہوگا، ویش بمعنی بندہ و یشنو معنی خدا، اللہ (اللہ کا بندہ) (بھاگوت پوران)

جائے پیدائش اور خاندان

بھاگوت پران میں کہا گیا ہے کہ

کلکی اوتار(شنبل گرام) مکہ میں ویشنو ویش (عبداللہ) کے گھران کے برہمن مہنت

(دینی پیشوا) حضرت عبدالمطلب کے گھر پیدا ہوگا۔شنبل گرام کے معنی امن والا شہر کے ہیں۔

تاریخ پیدائش

کلکی پوران ادھیائے ۲ میں ہے کہ

"کلکی اوتار بیساکھ کی ۱۲ تاریخ کو پیدا ہونگے ،صدی ساتویں ہوگی۔ ہندی کیلنڈر کے مطابق نبی اکرم ﷺ ۱۲ بیساکھ ۶۲۸ بکرمی کو پیدا ہوئے ۔اس دن عربی چاند کے کیلنڈر کے حساب سے ۱۲ ماہ ربیع الاول سنہ اعام الفیل کا دوسرا شنبہ یعنی پیر کا دن تھا۔یہ دن ہندو کیلنڈر اور عقیدے کے مطابق سب سے مقدس دن ہے۔

کلکی پوران ادھیائے ۲ کے اگلے اشلوک میں بتایا گیا ہے کہ

☆ کلکی اوتار گھوڑے اور اونٹ کی سواری کرے گا۔

☆ اپنے ساتھ تلوار رکھے گا جس سے دین کے دشمنوں کو تباہ کرے گا۔

کلکی پوران اور بھاگوت پران میں مزید ہے کہ

☆ کلکی اوتار کے والد اس کی پیدائش سے پہلے انتقال کر جائیں گے۔

☆ والدہ پیدائش کے تھوڑے ہی عرصے میں انتقال کر جائیں گی۔

☆ کلکی اوتار سالمل دیپ (جزیرۂ عرب) کی ملکہ سے شادی کرے گا اور شادی کا یہ کام اس کے ایک چچا اور تین چچا زاد بھائی انجام دیں گے۔

☆ کلکی اوتار ایک پہاڑ کی گھپا (غار) میں جائے گا اور وہاں پرشورام (جبرائیل) سے علم حاصل کرے گا۔

(یہاں یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ یہ کلام شری رام چندر کے زمانے سے پہلے کا ہے جس میں جبرائیلؑ کو پرشورام کہا گیا ہے اور رام کا لفظ خدا اور آخری رسولؐ کیلئے استعمال ہوا ہے۔)

☆ کلکی اوتار اپنے دین کی دعوت اپنے شہر شنبل گرام (مکہ مکرمہ) میں شروع کرے گا جو سالمل دیپ (جزیرۂ عرب) میں ہے۔

☆ اس شہر کے لوگ کلکی اوتار کو تکلیف پہنچائیں گے اور آپؐ شمال کی جانب دوسرے شہر کی طرف ہجرت کر جائیں گے۔

☆ کلکی اوتار پھر ایک عرصے کے بعد تلوار لئے ہوئے اپنے شہر کو واپس آئے گا اسے فتح کرے گا اور اس کے بعد سارا ملک فتح ہو جائے گا۔

پہلا بدھا

ڈاکٹر رادھا شنن اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ''جاپان میں پہلے بدھا کا نام امیتابھ (امیت+آبھا) ملتا ہے امیت سے مراد احمدؐ ہے اور آبھا کے معنی نور کے ہیں اس طرح امیتابھ کے معنی ہوئے نورِ احمدؐ، گویا بدھ ازم میں بھی یہ حقیقت ملتی ہے کہ پہلا پیغمبر (نور احمد) تھا جو عالم ارواح میں احمدؐ کے نام سے سب ارواح کا نبی تھا۔

واقعہ معراج اور براق

بھاگوت پوران، ادھیائے پوران کے اشلوکوں میں بتایا گیا ہے کہ

☆ کلکی اوتار کو ایک اڑنے والا گھوڑا دیا جائے گا جو بجلی سے بھی تیز ہوگا اور وہ اس پر سوار ہو کر زمین کی اور ساتوں آسمانوں کی سیر کرے گا۔

''ویدک دھرم اور نبی اکرم ﷺ'' کے مصنف، سلام اللہ صدیقی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اورنگ آباد کے علاقے الور کے غار میں متعدد دیوستان ہیں، دیوستان نمبر ۱۶ میں جس کا نام رنگ محل ہے ہر اوتار کی مورت کے ساتھ اس کی سواری دی گئی ہے کلکی اوتار کی تصویر تو نہیں ہے لیکن ان کی دو سواریاں چھت پر تراشیدہ ہیں جو براق کے مشابہ ہیں۔ کلکی اوتار بھاگوت پران اور ادھیائے پوران میں لکھا ہے کہ

☆ جنگ کے اندر فرشتوں کے ذریعے کلکی اوتار کی مدد کی جائے گی۔

☆ کلکی اوتار اپنے چار مددگاروں کے ذریعے شیطانوں کو کچلے گا۔

☆ ان پورانوں میں کلکی اوتار کو جگت پتی (دنیا کا سردار) کہا گیا ہے۔

☆ بڑے بڑے پیغمبر چوبیس ہیں (جن کا قرآن میں ذکر ہے) کلکی اوتار آخری پیغمبر ہوگا جو سارے پیغمبروں کا خاتم ہوگا۔

☆ کلکی اوتار ایسا خوبصورت ہوگا کہ اس کے حسن و جمال کی کہیں مثال نہ ملے گی۔

☆ کلکی اوتار کے جسم سے نہایت عمدہ خوشبو پھوٹتی ہوگی جو فضا کو معطر کرے گی اور طبیعتوں میں انتہائی فرحت لائے گی۔

☆ دنیا کا سردار آٹھ ربانی صفات سے متصف ہوگا، رؤف، رحیم، شہید اول، آخر، نور، حق مبین۔ مہا بھارت میں آٹھ صفات یہ ہیں (غیبی باتوں کی اطلاع پانا، عالی نسب، اپنے نفس پر غالب وحی و نبوت پانا، طاقتور جسم کا ہونا، کم بولنا جود وسخا حکمت و دور اندیشی) ایک اُڑنے والے تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوگا جو اسے فرشتے دیں گے اور وہ تلوار سے بے دینوں ظالموں کو کچلے گا۔

اتھر وید میں ہے کہ اے سچوں کے رب! دشمن کی جنگ میں بہادروں نے اپنی بہادری اور والہانہ نغموں سے تجھے خوش کر دیا جب تو نے اپنے بندے احمد ﷺ کے لئے دس ہزار دشمن کو لڑائی کے بغیر شکست دے دی (غزوۂ احزاب)

رگ وید میں ہے کہ (عظمت اور حق والے باحکمت طاقتور اور دریا دل مامح (محمد ﷺ) نے اپنے کلام سے مشرف کیا یہ رحمۃ للعالمین اپنے دس ہزار جانبازوں اور خوبیوں والے ساتھیوں کے ساتھ ممتاز ہوا۔

مہارشی ویاس کا ایک مکاشفہ

ویدوں کے مرتب ویاس نے اپنے ایک مکاشفے میں لکھا ہے کہ

☆ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک غیر آریا روحانی معلم جو محامد (محمد ﷺ) کے نام سے معروف ہے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آیا۔

☆ اس عرب کے رہنے والے عظیم مقدس شخص کی صمیم دل سے تعظیم کیلئے راجہ بھوج اُٹھا اور اس کے آگے صندل وغیرہ کے ہدیئے پیش کئے۔

☆ اور راجہ بھوج نے ان سے کہا "آپؐ پر سلام اے نسل انسانی کے فخر، اے سر

زمین عرب کے رہنے والے اور اے شیطانوں کو مارنے کیلئے بہت سی قوت دیئے جانے والے' یہ راجہ بھوج ایک ہندوستانی راجہ تھا جس کے نام سے آج بھی گجرات (دکن) کے علاقے میں بھوج نام کا ایک شہر موجود ہے اسی راجہ بھوج کے شق قمر کا معجزہ دیکھنے کا قصہ موجود ہے۔ پنڈتوں نے اسے وید اور پران دیکھ کر بتایا تھا کہ یہ آخری پیغمبر کا معجزہ ہے وہ راجہ مسلمان ہوگیا تھا اس کے مکہ یا مدینہ پہنچنے کی بھی روایت ہے، اس نے راج پاٹ چھوڑ کر درویشی اختیار کرلی تھی۔

تلسی داس کا تجزیہ

یہاں رامائن کے مصنف تلسی داس کا تجزیہ پیش کیا جاتا ہے جس میں رام کی کہانی درج ہے، ان کی کتاب کا نام رام چرت مانس ہے جس میں انہوں نے ویدوں کے مرتب ویاس کی پیشین گوئی کا تذکرہ اور تجزیہ کیا گیا ہے۔

تلسی داس لکھتے ہیں۔

☆ یہاں میں کسی کی پاسداری نہ کروں گا، ویدوں اور پرانوں کی روشنی میں سادھوؤں سنتوں نے جو کچھ کہا ہے وہی کہوں گا۔

☆ وہ (آخری نبی ﷺ) ساتویں صدی بکرمی میں پیدا ہوگا اور سخت اندھیرے میں چار سورجوں کی روشنی کے ساتھ ظاہر ہوگا۔

☆ اور ہر ایک کو حکمت اور سیاست سے اپنے دین کی تبلیغ کرے گا، حالات کے مطابق خوشخبری بھی دے گا اور ڈرائے گا بھی۔

☆ اس کے چار مقدس خلیفے ہوں گے اور ان کی تائید و مدد سے اس پر ایمان

لانے والوں کی تعداد بہت ہو جائے گی۔

☆ اور جب اس کا دین اور اس کی بات ظاہر ہو گی تو محمد ﷺ کے بغیر کسی کی نجات نہ ہو گی۔

☆ پھر اس کا کوئی نظیر اور ہم مثل پیدا نہ ہو گا تلسی داس جو کہہ رہا ہے وہ حق اور سچ ہے۔

تلسی داس نے مزید تین شعروں میں کہا ہے کہ

☆ دس ہزار سال تک رسالت کا مرتبہ پورا ہو جائے گا پھر یہ رسالت کسی کو بھی نہیں ملے گی۔

☆ ملک عرب میں ایک ستارہ چمکے گا اس سرزمین کی شان قابل رشک ہو گی

☆ اس سے خرق عادت چیزیں اور معجزے ظاہر ہوں گے اور اسے اللہ کا ولی (محبوبؐ) کہا جائے گا۔

ہندو کتابوں میں مکہ مکرمہ کا ذکر

ویدوں اور دیگر ہندو کتب میں مکہ مکرمہ اور بیت اللہ کعبہ شریف کا ذکر بھی مختلف ناموں سے آیا ہے۔

☆ ان میں کہا گیا ہے کہ ہندوؤں کی بہت سی تیرتھ گاہیں ہیں جن کی زیارت کا اجر و ثواب ہے لیکن ہندوؤں کی نگاہ میں ایک تیرتھ گاہ ایسی بھی ہے جس کی زیارت کا ثواب سب سے زیادہ ہے، اس کے بارے میں ان کو اتنا تو پتہ ہے کہ وہ ہندوستان سے باہر ہے جس کے مختلف نام ان کی کتابوں میں آئے ہیں ان کا ایک ایک کر کے

ذکر کرتے ہیں۔

اَلاسپد یا اَلایاسپد

اَلا یا اَلایا کا مطلب ہے اللہ

س سے مراد کا، کے، کی ہے اور

پد کا مطلب ہے گھر

گویا اس کو ملایا جائے تو اس کا مطلب ہے ''اللہ کا گھر''

نابھی کمل (نافِ زمین کا کنول)

نابھی کے معنی ناف کمل کے معنی کنول یعنی ناف زمین کا کنول۔ پدم پوران میں ہے کہ نابھی کمل وہ جگہ ہے جہاں سے دنیا کی تخلیق شروع ہوئی تھی، حدیث نبوی سے بھی یہ ثابت ہے اور ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ اس جگہ پانی پر اللہ کا عرش تھا اور یہیں سے اللہ نے زمین کو پھیلایا۔

نابھا پرتھویا

پرتھویا زمین اور نابھا کے معنی وہی ناف یعنی ناف زمین جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ خانہ کعبہ کو ہی ناف زمین کہا جاتا ہے۔ رگ وید میں ہے کہ ہمارے معبود کا گھر ناف زمین میں ہے۔

داروکا بن

دار یا دارو کے سنسکرت میں معنی عورت یا ماں کے ہیں اور بن کا مطلب صحرا، جنگل بے آباد دھرتی۔ داروکا بن کا مطلب ہے ماں کا صحرا یا صحرا کی ماں۔ دھرتی کی ماں، اُم

القریٰ رگ وید میں ہے کہ اے عبادت گزارو! داروکا بن جو ایک دور ملک میں ساحل سمندر کے قریب ہے انسانوں کا بنایا ہوا نہیں، اس میں اپنے رب کی پوجا کر اس کی رحمت سے تو جنت میں داخل ہوگا۔

مکتیشور

یہ دو لفظوں مکہ اور ایشور کا مجموعہ ہے یعنی ایشور کا مکہ۔اللہ کا مکہ

آدِ پُشکر تیرتھ

مطلب ہے پرورش کرنے والے پالنے والے کا سب سے قدیم تیرتھ جو دل میں اس تیرتھ کی خدمت اور زیارت کی خواہش رکھتا ہے اس کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں جو اس کی یاترا کرتا ہے اسے لافانی ثواب حاصل ہوتا ہے۔

یہ سارے نام ویدوں اور پرانوں میں کعبۃ اللہ، مکہ معظّمہ کے ہیں جسے ہندو اپنا سب سے بڑا تیرتھ مانتے ہیں لیکن جان بوجھ کر انجان بنے ہوئے ہیں۔کیا یہ بات ان کی آنکھیں کھول دینے کیلئے کافی نہیں کہ وہ سب سے بڑے تیرتھ کو آدِ پُشکر تیرتھ کہتے ہیں اور شیولنگ وہ خدا کی نشانی یعنی حجرِ اسود کو کہتے ہیں اور مرنے والے کے کان میں یہ الفاظ کہے جاتے ہیں۔

لا الہ ہرنی پاپن اِلاّ لمبا پرم پدم
جنم بیکنٹھ پراب ہوتی تو جپے نام محمدؐ

اسے ہندو ان کہی کہتے ہیں لیکن یہ راز کسی کو بتاتے نہیں۔اکبر اعظم کے عہد میں ایک برہمن نے یہ الفاظ اکبرِ اعظم کو بتا دیئے تھے، یہ الفاظ اتھر (اطہر) وید میں موجود ہیں

اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہندو حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت ہیں جن کو طوفانِ نوح کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے تبلیغ کی تھی اور جن کو تبلیغ کی تھی وہ ان کے بیٹے حام (شام) اوران کی نسل تھی کیونکہ ہندو حام کو شام بولتے ہیں اور ویدیں وہ مقدس آسمانی صحیفے تھے جو حضرت نوح علیہ السلام پر اُترے یا ان کے آباؤ اَجداد پر اُترے لیکن موجودہ دور تک پہنچتے پہنچتے ہندوؤں نے اس دین فطرت کو اتنا بگاڑ دیا ہے کہ وہ خود بھی پریشان ہیں۔ ہندو قوم کے جاگنے اور دین اسلام قبول کرنے کی پیشین گوئی موجود ہے لیکن وہ دین اسلام اس وقت قبول کریں گے جب وہ اپنی ویدوں پرانوں اور اپنشدوں کے مطالعے اور تجزیئے سے دین فطرت یعنی اسلام کی حقانیت اور حقیقت تک پہنچ جائیں گے۔

ہندو کتابوں میں محمد ﷺ کے نام اور القابات

بھوشیہ پران مہاتم پوران ادھیائے اور سنگرام پوران میں محمد ﷺ سے ملتے جلتے نام محامد، موح مد ملتے ہیں۔ اتھر وید اور رگ وید میں لفظ ماح استعمال ہوا ہے اور انہی میں شروا کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے، شروا کا مطلب ہے جس کی کثرت سے تعریف کی جائے۔ سام وید رگ وید اتھر وید میں ایمد، ایمت احمد سے ملتے جلتے نام ہیں۔

اتھر وید میں احمد کا ہم معنی لفظ ربیھ بھی استعمال ہوا ہے، کارو ۔۔کارم ۔۔کیرے ۔۔ اتھر وید اور رگ وید میں آئے ہیں جو احمد کے ہم معنی ہیں بھاگوت پوران میں انتم اوتار (آخری نبی) استعمال ہوا ہے۔

رگ وید میں رحمۃ للعالمین کے مترادف لفظ اگنے وشوانر استعمال ہوا ہے، بھاگوت پوران میں محمد ﷺ کیلئے جگت پتی سارے جگ کے سردار کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ رگ وید میں سمدرادوت عربن استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں (ختم نبوت والا عربی رسول) آپ ﷺ کیلئے مہارشی، ہر مقدس کا مربی، رعد والا ''اندر'' قلعوں کو توڑنے والا جوان، عقیل کے نام بھی استعمال کئے گئے ہیں۔ اب بھی کوئی نہ سمجھے تو اس کی مرضی۔

دعوت عام

اس لئے اے نوح (علیہ السلام) کی اُمت اور ان کی اولاد کی اولاد، اب کس نبی کے آنے کا انتظار کر رہے ہو؟ اب تو آخری نبی کو آئے ہوئے بھی چودہ سو سال بیت گئے اب تو آخری دور ہے، قربِ قیامت کا دور ہے فتنوں کا دور ہے ایسے فتنے جو نوع بشر کو مسل کر رکھ دیں گے اور پھر ایسا وقت آئے گا کہ توبہ کا دروازہ بھی بند ہو جائے گا۔

لیکن اُمید کی آخری کرن باقی ہے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کا دور قریب ہے اس کیلئے تیاری کر لو اور اپنے ایمان کا قبلہ درست کر لو کیونکہ ان کی آمد پر سب کو ایمان لانا پڑے گا اور روئے زمین پر صرف ایک دین یعنی دین محمدی یعنی دین اسلام ہوگا باقی سب دین مٹ جائیں گے اور آخری نبی ﷺ پر ایمان لائے بغیر اور ان کی شفاعت کے بغیر کسی کی بخشش نہیں ہو گی۔

حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت ہونے کا ثبوت

نرسنگھ وال نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ آرین قوم ہندوستان میں منو (حضرت نوح علیہ السلام) کے ساتھ آئی، کب آئی کہاں سے آئی جواب یہ ہے کہ طوفان نوح کے بعد آئی۔ عراق سے آئی، جہاں کوہ ارارط کی چوٹی جودی پر آپ کی کشتی رکی تھی، زمین پر پانی خشک ہونے کے بعد حضرت نوح نے اپنے بیٹے سام علیہ السلام کو عراق میں بسایا اور خود حام کے ساتھ ہندوستان میں آئے اور جب تک زندہ رہے اسلام کی تبلیغ کرتے رہے باقی بیٹوں سام اور یافث کے علاقوں میں بھی آتے جاتے رہے لیکن ان کی آخری آرام گاہ اب بھی ہندوستان میں ہے، پنجاب کے شہر گجرات کے ایک قانون دان ایم زمان کھوکھر نے اپنی کتاب میں انکشاف کیا ہے کہ آدم ثانی خاک گجرات (پنجاب) میں محوِ استراحت ہیں ان کے دعوے کے مطابق گجرات سے ۲۵ میل دور شمال مشرق میں موضع بڑیلہ شریف کے نواح میں ۲۴۰ فٹ لمبا چوڑا ایک مزار ہے جو حضرت نوح علیہ السلام کا مزار ہے۔ یہ وادی چھمب کے سرحدی قصبہ ٹانڈہ کے قریب ہے تقسیم ہند سے قبل ہندو اسے منو مہترست کے مزار کے نام سے پکارتے تھے (یعنی کشتی والے کا مزار)۔

حضرت حام کا مزار بھی یہیں تھا، حام کی اولاد نے کشمیر کے نواح میں بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرائیں تھیں، بڑیلہ شریف کے نواح میں مٹی کے بڑے بڑے تودے اور ٹیلے اس بات کے گواہ ہیں کہ یہاں کبھی اولادِ آدم کی بڑی بڑی بستیاں ہوں گی۔

نوٹ: یہ ہوسکتا ہے کہ طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت

حام اوران کی اولا د نے کشمیر کے قریب پنجاب کے پر فضا مقام پر سکونت کا آغاز کیا ہو جس کے نشان اب بھی ملتے ہیں ۔ ہندو اس مزار کو منو (حضرت نوح کشتی والے) کا مزار کہتے تھے۔ حضرت شیث علیہ السلام کا مزار روال شریف میں بتایا گیا ہے۔

ایم زمان کھوکھر نے حضرت نوح علیہ السلام اور فرزند نوح کے مرقد کے علاوہ دیگر وسیع وعریض قبروں کی نشاندہی بھی کی ہے ان کے بقول موضع چوگانی میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بیٹے حضرت طانوغ کنعانی کا مزار ہے اولا د موسیٰ و ہارون میں سے متعدد بزرگوں کے مزار بھی یہاں موجود ہیں۔

کچھ اہم روایات درج ذیل ہیں۔

☆ حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان سے جا کر حج بیت اللہ کرتے رہے۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی ہندوستان سے مکہ جا کر لاتعداد حج کئے اور سرزمین ہند میں ہی وفات پائی اور وہیں ان کا مزار بنا۔

☆ طوفان نوح کے وقت حضرت نوح علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے تابوت کو ہندوستان میں ہی کشتی میں رکھا اور طوفان ختم ہونے کے بعد واپس اسی جگہ دفن کیا، جہاں آپ اترے تھے، دوسری روایت ہے کہ بیت المقدس میں دفن کیا۔

☆ ہندو جو حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد اور امت ہیں جانتے تھے کہ ان کا سب سے بڑا تیرتھ مکہ میں ہے وہ اس کی یاترا بھی کرتے رہے اور یہ کوئی اتفاق نہیں ہے کہ ان کی عبادت گاہیں یا مندر سارے کے سارے اب بھی قبلہ رو ہیں۔

☆ یہ بھی کوئی اتفاق نہیں ہے کہ سرورِ دو عالم ﷺ کو ہند کی طرف سے ٹھنڈی ہوا آیا کرتی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا تھا کہ سب سے عمدہ اور خوشبودار علاقہ ہند ہے اور عرب اب تک ہند کو اپنے بزرگوں کا علاقہ تصور کرتے ہیں۔

☆ سام اور حام کی اولاد میں صدیوں پہلے آغاز سے ہی ملنا جلنا رشتے داری اور تجارتی تعلقات موجود تھے اور دونوں بھائیوں کی اولاد کو حضرت نوح علیہ السلام کی تعلیمات ہی پہنچی تھیں۔

☆ اس طرح ہندو براہ راست حضرت نوح علیہ السلام کی امت بھی ہیں۔ طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام ہندوستان میں بسنے والے اپنے بیٹے حام اور اس کی اولاد کو تبلیغ کرتے رہے اور ان کی وفات کے بعد حضرت حام اور ان کی اولاد اسلام پر رہی پھر ان کے بعد آہستہ آہستہ شرک و کفر نے پنجے گاڑ دیئے پھر اس کے بعد کرشن مہاراج اوتار ہوئے اور انہوں نے سناتن دھرم کی تبلیغ جاری رکھی۔ سناتن دھرم کا معنی ہے قدیم سیدھا راستہ دکھانے والا دھرم یعنی دین اسلام۔

آدھ گرنتھ کیا؟

قرآن مجید میں صُحف الاولیٰ، زُبر الاولین اور بینات کے لفظ موجود ہیں۔ سنسکرت میں ان کے ہم معنیٰ الفاظ آدِ گرنتھ اور آدِ گیان ملتے ہیں۔ کیا قرآن جنہیں صحف الاولین کہتا ہے وہ یہی آدِ گرنتھ اور آدِ گیان نہیں؟

آدِ گرنتھ اور آدِ گیان ۔۔۔کا مطلب کیا ہے اس کا مطلب ہے اولین علم، قدیم ترین علم۔سورۂ ہود کے آخر میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ "یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کر رہے ہیں اس سے پہلے نہ تم ان کو جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم" گویا نوح علیہ السلام کے متعلق واقعات اور زُبر الاولین کا پہلے عربوں کو نہیں پتہ تھا۔قرآن اس کی گواہی دے رہا ہے یہ اولین علم یہ آدِ گرنتھ کیا ہیں۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام پر اترنے والے چالیس اوراق۔

۲۔حضرت شیث علیہ السلام کے ۵۰ صحیفے

۳۔حضرت ادریس علیہ السلام کے ۳۰ صحیفے

۴۔حضرت نوح علیہ السلام کے دو صحیفے

یہ ۸۲ صحیفے اور چالیس اوراق طوفان نوح میں بھی محفوظ رہے اور یہی صُحف اولیٰ اور زبر الاولین ہندوؤں کے پاس محفوظ ہیں جو کہ حضرت نوح علیہ السلام کے ذریعے اُمت نوح علیہ السلام اور اُنکی اولاد کو پہنچے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ آدھ گرنتھ یا صُحف الاولیٰ کہاں تھے، کس شکل میں تھے کیا وہ صرف زبانی یاد رکھے گئے تھے یا وہ کسی اور شکل میں تھے

یہ آدھ گرنتھ ناڈیوں کی شکل میں اترے

یہ بتایا گیا ہے کہ آدھ گرنتھ یا صحف الاولیٰ طویل سلیٹ نما تختیوں کی صورت میں ہیں، جو کئی فٹ لمبی ہیں اور یہ تختیاں توریت کی طرح اولین پیغمبروں پر لکھی ہوئی اُتریں

تھیں کن پیغمبروں پر اتریں وہ آدم و شیث علیہما السلام، ادریس علیہ السلام اور نوح علیہ السلام ہیں اور یہ ناڈیاں یا تختیاں تابوت سکینہ میں نسلاً در نسل محفوظ تھیں۔ یہ عربی زبان میں تھیں یا سنسکرت میں کیونکہ نوح علیہ السلام تک زبان عربی تھی، اور عربی کے بعد پہلی زبان سنسکرت تھی یا ان ناڈیوں کا بعد میں سنسکرت میں ترجمہ کیا گیا ہے یا وہ شروع ہی سے سنسکرت میں تھیں اور ان سے موجودہ چار ویدیں معرض وجود میں آئیں۔ اگر حام اور سام علیہما السلام کی نسل کے براہمن یہ ناڈیاں اس جدید دور میں میڈیا پر لے آئیں (کیونکہ ان میں تبدیلی نہیں ہوئی) تو ان صحف اولیٰ اور زبر الاولین کے ذریعے قدیم دین تک پہنچا جا سکتا ہے۔ ہمارا تو ایمان ہے کہ دین تو اسلام ہی تھا جو آدم علیہ السلام لائے، شیث علیہ السلام لائے، ادریس علیہ السلام لائے اور خود نوح علیہ السلام لائے۔ یہ پوری نسل آدم کا ورثہ ہے جس پر ہندو براہمن سانپ بن کر بیٹھے ہیں، ان کو ظاہر نہیں کرتے اور عام نہیں ہونے دیتے کہ کہیں ان کی مذہبی اجارہ داری ختم نہ ہو جائے۔

خدارا اب تو ناڈیوں کو ظاہر کر دو

بتایا گیا ہے کہ ان ناڈیوں میں تخلیق نور محمدی ﷺ سے لے کر تخلیق کائنات اور تخلیق کائنات سے تخلیق آدم تک اور پھر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کے تمام واقعات ترتیب وار درج ہیں۔ ان کو ظاہر کرنا تمام بنی نوع انسان پر احسان عظیم ہوگا، اس لئے میں ان ناڈیوں پر کنڈل مارنے والے سانپوں (برہمنوں) سے منو کے نام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ ان ناڈیوں کو منظر عام پر لاؤ، اب تو تمام نبی آ چکے اب کسی نبی نے نہیں آنا، کوئی ہدایت دینے والا نہیں آئے گا لیکن تمام بنی نوع

انسان کو مسلمان کرنے اور دینِ اسلام کو غالب کرنے والا آخری امام آنے والا ہے۔

وہ آ کر ہندوؤں کا سارا پول کھول دے گا اور تمام ہندو مسلمان ہو جائیں گے وہ خود آدِ گرنتھ کا مطالعہ کریں، ہٹ دھرمی چھوڑ دیں آدھ گرنتھ اور قرآن کا موازنہ کریں اور اپنے اصل قدیم سناتن دھرم سیدھے راستے والے دین کا اقرار کرتے ہوئے اسلام قبول کرلیں کیونکہ نبی آخرالزماںؐ پر دین اسلام مکمل ہو چکا ہے۔ اب اس میں کوئی ترمیم واضافہ نہ ہوگا۔

ویدوں میں توحید کا ذکر واضح ہے اور ہندو اب تک اس آخری نبیؐ کا انتظار کر رہے ہیں، حقیقت احمدیہ ومحمدیہ ویدوں میں واضح ہے ظہورِ ختمی مرتبت کا ذکر موجود ہے ان کی تاریخ پیدائش بھی ہندو ۱۲ بیساکھ ۶۲۸ بکرمی کا اعلان کر چکے ہیں لیکن پھر بھی اسلام کی نعمت سے محروم ہیں، آخر کب تک؟ آخر کب تک؟ وہ اپنے اصل ہندو مذہب کی حقیقت کو کب تک چھپاتے رہیں گے اور کب تک نبی آخرالزماں پر ایمان لانے سے گریزاں رہیں گے۔

ہندو مذہب کی حقیقت

ہندو مذہب کی حقیقت کیا ہے وہ نوح علیہ السلام کی قدیم ترین امت ہیں وہ صحف اولیٰ (آدِ گرنتھ) کے وارث ہیں، ویدیں توحید کا درس دیتی ہیں اور بت پرستی کی نفی کرتی ہیں۔ ویدیں حقیقت احمدیہ ومحمدیہ کو ظاہر کرتی ہیں۔ ویدیں بتاتی ہیں کہ آخری نبی نسلِ آدم کے سردار اور تمام نبیوں کے نبیؐ ہوں گے۔ کیا اب بھی کوئی رکاوٹ باقی ہے؟

جب ویدیں پران، اپنیشد نبی آخر الزماں کی تاریخ نبوت اوصاف نبوت اور شان نبوت سے بھرے پڑے ہیں تو پھر وہ اقرار کیوں نہیں کرتے؟ جب ان کا قدیم آریہ یا سناتن دھرم اسلام ہی کا دوسرا نام ہے تو پھر وہ اسلام قبول کیوں نہیں کر لیتے؟ آخر میں ویدوں میں ذکر محمد ﷺ کا اعادہ پھر دیکھئے۔

☆ لابھوش پوران ''پراتی سارگ'' یارو، کھنڈو۳، ادے۳، اشلوک ۵ تا۸ میں ہے کہ

''ایک ملیچھ (غیر ملکی) جس کا تعلق اجنبی ملک مارستھال سے ہوگا اور وہ فرنگی یا اجنبی زبان بولتا ہوگا وہ ایک روحانی معلم ہوگا وہ اپنے اصحاب کے ساتھ آئے گا اس کا نام آقائے دو عالم، تاجدارِ دو عالم محمد ﷺ ہوگا راجہ بھوج اُس مہادیو عرب فرشتہ صفتی کو ملائکہ کی صفت دے کر دونوں ''پنچ گاویا اور گنگا کے پانیوں'' کی طرح پوتر، تمام زمانوں کی روحانی تطہیر یا پاکیزگی عطا کرنے والا اقرار دینے کے بعد بے حد عجز و انکسار سے عرض کرتا ہے کہ طاعت تمہارے لئے ہے اے فخرِ موجودات، فخر انسانیت اپنی مخلصانہ، اطاعت و سپردگی کے بعد اے عرب کے رہنے والے آپ ﷺ نے ایک عظیم قوت شیطان کو مارنے کی طاقت جمع کر لی ہے اور بذات خود آپ کو ملیچھ دشمنوں سے حفاظت ملی ہے''

تشریح یا تفسیر

ا۔ آقائے دو عالم آخر الزماں کا نام محمد ﷺ ہوگا۔

۲۔ ان کا تعلق مارستھال (صحرائی ریگ زار) سے ہوگا۔

۳۔ وہ فخرِ انسانیت ہیں وہ فخرِ موجودات ہیں۔

۴۔ وہ شیطان وشر کو ختم کرے گا (شرک اور بت پرستی ختم کرے گا)

۵۔ اس کو اللہ کی طرف سے دشمنوں کے خلاف حفاظت ملے گی۔

بھوش پوران پراتی سارگ جزو۳، کھنڈ۳، اشلوک ۱۰ تا ۲۷

میں ویاس کی پیش گوئی درج ہے۔

"عربوں کی معروف سرزمین کو (غیر آریا) لوگوں نے خراب کر دیا ہے اور ملک میں آریہ دھرم (قدیم دھرم یعنی اسلام) کا وجود نہیں ہے اس سے پیشتر بھی ایک گمراہ شخص وہاں ظاہر ہوا تھا جس کو میں نے ہلاک کر دیا تھا اور وہ شخص اب دوبارہ کسی بے حد قوی دشمن نے بھیجا ہے اور دشمنانِ دین کو راہ راست دکھانے کیلئے بے حد معروف شخص محمد ﷺ ارسال کیا ہے جس کو میں نے برہما کے کلمہ صفت وخوبی سے نوازا ہے اور وہ ان گمراہ لوگوں کو راہِ حق دکھانے میں مشغول ہے۔ اور راجہ تجھ کو ان احمقوں کے دیش جانے کی ضرورت نہیں، تم میرے اکرام وعنایت سے پاک وصاف کر دیئے جاؤ گے، خواہ وہ رات ہو اور تم کہیں بھی ہو وہ شخص جو فرشتہ صفت اور ملائکہ خصال ہے اور بے حد عاقل ہے اور اس کے باوجود کہ وہ انسانی جامہ میں ہے بشر ہے اور اس نے راجہ سے کہا کہ اے راجہ بھوج! تمہارا آریہ دھرم قدیم ترین دین یعنی دین اسلام تمام مذاہب و ادیان پر حاوی کر دیا گیا ہے لیکن ایشور پرماتما کے احکام کے مطابق میں گوشت خوروں کی اشد ضرورت کے تحت ان کو کمک بہم پہنچاؤں گا میرا ماننے والا ایک شخص ہوگا جس کے ختنہ کیئے ہوئے ہونگے اس کے سر پر بودی (چوٹی) نہیں ہوگی اس کے رُخ روشن

پر داڑھی ہو گی وہ انسانی تاریخ میں ایک انقلاب برپا کرے گا وہ عبادت کے لئے اذان کا طریقہ رائج کرے گا اور وہ تمام حلال چیزیں کھائے گا وہ خنزیر کے سوا باقی جانوروں کا گوشت کھائے گا وہ اور اس کے ماننے والے متبرک جھاڑیوں (گھاس پھوس) سے طہارت یا صفائی نہیں کریں گے بلکہ وہ طہارت کیلئے جہاد فی سبیل اللہ کریں گے اور غیر مذہبی کافرین سے جنگ کرنے کے سبب وہ مسلمان کہلائیں گے، میں (سبحان تعالیٰ) گوشت خور قوم کے مذہب کو پیدا کرنے والا ہوں۔

کیا اتنی تفصیل جاننے کے باوجود کوئی کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے کوئی مانے یا نہ مانے یہ نبی آخر الزماں ﷺ کی صفات ہیں ان کے اصحاب کی صفات ہیں۔

☆ محمد ﷺ ہی ترا شان ہیں (جس کی تعریف کی گئی ہو)

☆ محمد ﷺ ہی کوراما (امن کا شہزادہ) ہیں

☆ محمد ﷺ ہی مہاجر ہیں۔

☆ محمد ﷺ ہندوستان کے نہیں ہیں کیونکہ وہ اونٹ کی سواری کرتے ہیں اور برہمن کیلئے اونٹ کی سواری منع ہے۔

ہندو ایک دن محمد ﷺ کو ضرور پہچان لیں گے اور مان لیں گے لیکن جب اللہ چاہے گا اور وہ وقت جلد آنے والا ہے۔ نہ تو شری کرشن بھگوان تھے اور نہ ہیں نہ رام چندر جی بھگوان تھے اور نہ ہیں وہ دونوں پیغمبر یا اوتار ہو سکتے ہیں۔ ہندوؤں کو صدیوں سے بگڑے ہوئے اپنے عقائد درست کرنے چاہئیں، ہندوؤں کا قدیم دھرم سناتن

دھرم سیدھے راستے کا دین یعنی دین اسلام تھا۔ جسے انہوں نے بت پرستی کے ذریعے بگاڑ لیا اب انہیں اپنے سیدھے راستے پر آجانا چاہئے کہ ان کا قدیم مذہب اسلام تھا اور اب بھی ان کی نجات اسلام سے وابستگی میں ہے۔ نبی آخر الزماں ﷺ کا دامن تھامنے میں ہے کیونکہ وہ نہ صرف آخری نبی یا اوتار ہیں بلکہ وہ سب نبیوں کے بھی نبی ہیں سب انسانوں کے نبی ہیں، سب زمانوں کے نبی ہیں۔

صحف اولیٰ کی زبان

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت نوح علیہ السلام تک زبان کے بارے میں یہی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ چونکہ جنت میں حضرت آدم وحوا کی زبان عربی تھی اس لئے زمین پر اترنے کے بعد بھی ان کی زبان عربی رہی ہوگی، پھر حضرت جبرائیل وحی لے کر آتے تھے تو ان کی زبان بھی عربی ہوگی لیکن حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نوح علیہ السلام تک زمینی حالات وواقعات، فطرتی اشیاء، جانداروں کے نام میں کچھ نہ کچھ تبدیلی ضرور آئی ہوگی موسموں کے لحاظ سے بھی ان کے نام اور ان کی خاصیتوں کے نام رکھے گئے ہوں گے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ زمین پر اترنے کے بعد حضرت آدم وحوا علیہما السلام نے زمینی حقائق کے مطابق نئی زبان اختیار کی ہو، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نسل آدم کی مادری زبان عربی ہو اور مرور ایام کے ساتھ ساتھ اس مادری زبان میں تبدیلیاں آگئی ہوں اور عربی کے بعد زمین پر سب سے پہلے بننے والی زبان سنسکرت ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک شامی نے سوال کیا تھا کہ وہ کون سے انبیاء

ہیں جن کی زبان عربی تھی تو حضرت نے فرمایا کہ وہ ہود علیہ السلام، صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت آدم، حضرت شیث، حضرت ادریس اور حضرت نوح علیہم السلام کی زبان عربی نہ تھی، تو ہوسکتا ہے کہ وہ زبان خطہ ہند میں وجود میں آنے والی پہلی زبان سنسکرت ہو اور وید بھی اب اسی زبان میں موجود ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحف اولیٰ کی زبان عربی نہ تھی بلکہ سنسکرت تھی لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صحیفے عربی زبان میں اُترے ہوں اور پھر ان کو مقامی زبان سنسکرت میں ڈھال لیا گیا ہو اور دنیا کی قدیم ترین زبان سنسکرت کہلائی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔۔۔

ایک روایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک ہزار زبانیں سکھائی تھیں جو انھوں نے اپنی اولاد کو سکھائی تھیں، طوفان نوح کے بعد یہ تمام ہزار زبانیں بابل میں مکس اپ ہوگئیں اور مختلف علاقوں کی زبانیں مختلف ہوگئیں، دنیا میں اب بھی ہزاروں زبانیں ہیں اس لئے صحف اولیٰ کی زبان کا سنسکرت ہونا کوئی تعجب خیز نہیں ہے۔

کیا ہندو ہی صائبین ہیں

قرآن مجید میں ہے کہ بے شک ایمان والے، یہودی، نصاریٰ اور صائبین جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں ان کیلئے اللہ کے پاس ان کے اچھے عمل کا اجر ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم۔ (سورۂ بقرہ)

صائبین صابی کی جمع ہے وہ لوگ ہیں جو ابتداء میں کسی دین حق کی پیروی

کرتے تھے لیکن بعد میں ان میں (دیوتا) فرشتہ پرستی یا ستارہ پرستی آ گئی یا وہ کسی دین کے پرستار نہ رہے ایسے بے مذہب لوگوں کو صابی کہا جائے گا۔ صائبین ایسا گروہ یا اُمت ہے جس نے ہر ایک دین سے اچھی باتیں لے کر اختیار کر لیں، موجودہ ہندو نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو مانتے ہیں، فرشتوں کی پرستش کرتے ہیں، زبور پڑھتے ہیں اور کعبہ کی طرف منہ کر کے پوجا کرتے ہیں۔

ہندو۔۔۔فرشتہ یا دیوتا پرست بھی ہیں اللہ یعنی بھگوان کو بھی مانتے ہیں۔۔ خود کو نوح علیہ السلام کی اُمت بھی سمجھتے ہیں۔ آخرت میں بھی یقین رکھتے ہیں۔ ان میں سے اچھے لوگ نیک عمل کرتے ہیں، جنت (سورگ) دوزخ (نرک) پر یقین رکھتے ہیں مکتی یا نجات کے قائل ہیں۔۔۔۔ یقیناً یہی صائبین ہیں ان میں سے اچھے عمل کرنے والے بخش دیئے جائیں گے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں انہیں نیک اعمال کا اجر ملے گا اور نیک اعمال کے بدلے انہیں سورگ یعنی جنت ملے گی اس فارمولے پر ہندو قوم کے بھگوان کو ماننے والے اور آخرت یعنی حساب کتاب پر یقین رکھنے والے لوگ بھی پورے اترتے ہیں، کیونکہ وہ بھگوان یا خدا یا اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں۔ اور ان میں اوپر والے کا تصور بھی ہے کہ بھگوان یا اللہ اوپر عرش پر ہے۔

ان ویدوں یا کتابوں میں نور اول یا تخلیق اول حقیقت احمدیہ ومحمدیہ کا بھی ذکر ہے اور وہ احمد ومحمد ﷺ کو دل وجان سے پوجتے ہیں ان کے نام کے وظیفے کرتے ہیں اور بھگوان سے ان کے صدقے میں اپنی حاجتیں بھی مانگتے ہیں انہی کا ورد کر کے

ہندو سالک یوگی یا ولی اللہ بن جاتے ہیں جن کو نورِ اول محمد ﷺ کا درشن بھی ہو جاتا ہے یہ درشن دیاس کو بھی ہوا، تلسی داس کو بھی ہوا، گرونانک اور بھگت کبیر کو بھی ہوا اور وہ قربِ خداوندی پا گئے یہ بھگت کبیر ہی کا شعر ہے

تُو ہی تُو نہ دوجا کو　　　پرگٹ بیا محمدؐ ہو

اور اپنے اپنے دور کے بڑے بڑے رشی، یوگی، مہنت صاحبان علم، صاحبان کشف اور صاحبان کرامات بنے اور کہلائے مگر انہوں نے اپنے اسلام کا اظہار نہیں کیا بلکہ وہ اپنی اپنی قوم کی اصلاح پر مامور ہوئے ان میں نبی بھی آئے جن میں سے کرشن، رام چندر اور بدھا پر گمان غالب ہے کہ وہ اپنے اپنے دور کے نبی تھے۔

ہندو قوم دین دھرم سے بھی واقف ہے، مالک پیدا کرنے والے، روزی دینے والے پرماتما کے تصور سے بھی آگاہ ہے، وہ بھگوان کے اصل نام اَلا سے بھی واقف ہیں۔ لا الہ سے بھی اور الا اللہ سے بھی واقف ہیں مگر اس کیلئے انہوں نے بھگوان کا نام معروف کر لیا ہے۔

رسول کے تصور سے بھی آگاہ ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ ان کی قوم میں بڑی تعداد میں اوتار یعنی پیغمبر یعنی رسول آئے وہ آخری نبی اور ان کے نام نامی سے بھی واقف ہیں وہ آخری نبی کے ناموں کے منتر وظیفے پڑھ کر فیض بھی حاصل کرتے ہیں ان کو اس بات پر بھی فخر ہے کہ وہ اولین دھرم قدیم ترین دھرم سناتن دھرم یعنی اسلام کے وارث ہیں۔اسی لئے وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتے اور کہتے ہیں کہ اصل دین اور اصل کتابیں ویدیں ان کے پاس ہیں، وہ نبیؐ آخر الزماں کی آمد کے بھی منتظر ہیں، کیا ان کو معلوم نہیں کہ وہ تو ۱۴ سو سال پہلے عرب میں آ چکے پھر وہ کب مانیں گے؟؟

کتابیات

☆ قرآن مقدس ☆ انجیل مقدس

☆ کتب احادیث

☆ قصص الانبیاء حافظ ابن کثیر

☆ قصص الانبیاء حامد سلطان قادری

☆ معارج النبوۃ علامہ کاشفیؒ

☆ محمدﷺ ہندو کتابوں میں ابن اکبر الاعظمی

☆ اگر اب بھی نہ جاگے تو مولانا شمس نوید عثمانی (صدیقی ٹرسٹ کراچی)

☆ اسلام اور ہندومت شیخ احمد دیدات

☆ بھگوت گیتا شری کرشن

☆ رسوم ہند پیارے لال

☆ عرب ہند تعلقات سید سلمان ندوی

☆ غیر سامی مذاہب کے بانی الطاف جاوید